خواب نامۂ ٹیپو سلطان

تدوین و ترجمہ

سلیم الدین قریشی



خواب نامہ ٹیپو سلطان

تدوین و ترجمہ

سلیم الدین قریشی

سنگِ میل پبلی کیشنز ○ لاہور

135-3 Tipu Sultan
Khabnama Tipu Sultan / Tipu Sultan
Mutarjama Saleem-ul-din Qureshi. -
Lahore : Sang-e-Meel Publications, 1999.
200p.

I. Title II. Saleem-ul-din Qureshi

1999
نیاز احمد نے
زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور
سے شائع کی۔
Price: Rs. 175.00

ISBN: 969-35-1023-2

سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101
http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com
Chowk Urdu Bazar Lahore. Pakistan. Phone 7667970



Oil painting by G.F.Cherry, 1792

فہرست

تعارف

۴ مئی ۱۷۹۹ء کو سقوط سرنگاپٹم کے بعد انگریزی فوج کو شاہی محل سے ٹیپو سلطان کا جو کتب خانہ، سرکاری دستاویزات اور کاغذات ملے ان میں ٹیپو سلطان کا خود نوشت خواب نامہ بھی شامل تھا۔ انگریزی فوجوں کے سپہ سالار کے فارسی دان سیکرٹری ولیم کرک پیٹرک کے ایک بیان کے مطابق ٹیپو سلطان اسے اپنی خواب گاہ میں لکھنے پڑھنے کی میز کے ایک خفیہ دراز میں رکھا کرتے تھے اور سلطان کے ذاتی اور باعتماد منشی حبیب اللہ کے علاوہ شاہی محل کے کسی دوسرے شخص کو اسکا علم نہ تھا۔ منشی حبیب اللہ نے بھی اسکی موجودگی کا علم ہونے کے باوجود اسے ذاتی طور پر کبھی دیکھا نہ تھا۔ ولیم کرک پیٹرک کی دریافت کے بعد خواب نامہ کا یہ نسخہ میجر بیٹسن کے قبضے میں آیا اور انھوں نے ۱۸۰۰ء میں اسے گورنر جنرل لارڈ ولزلے کی طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سیکرٹری مسٹر انگلس کو پیش کردیا اور کچھ عرصے کے بعد انگلس نے اسے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کتب خانہ، یعنی انڈیا آفس لائبریری میں جمع کرادیا۔ میجر بیٹسن نے اس خواب نامہ کے سرورق پر انگلس کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

Tipu Sultan's dreams in his own hand-writing presented in the name of the Marquis Wellesley to Hugh Inglis Esq., Chairman of the Board of Directors, by Major Alexander Beatson,late aid-de-camp to the Governor-

General. This register of the Sultan's dreams was discovered by Colonel William Kirkpatrick, amongst other papers of a secret nature in an escritoire found in the palace of Seringapatam. Hubbeeb Oollah, one of the most confidential of the Sultan's servant was present at the time it was discovered. He knew that there was such a book of the Sultan's compilation, but had never seen it, as the Sultan always manifested peculiar anxiety to conceal it from the view of any who happened to approach when he was either reading or writing in it. Of this extraordinary production six only have been translated which I have inserted in the appendix of *A View of the Origin and Conduct of War*. By some of them it appears that the defeat and conquest, and the destruction of the Kefers were the main subjects of his sleeping than of his waking thaughts. London, 23 April 1800.'

یہ کتاب ایک سو اٹھانوے اوراق پر مشتمل ہے اسکے شروع کے سولہ اور آخری گیارہ اوراق کو خوابوں کی تفصیلات، انکی تعبیروں اور دیگر یاداشتوں کے اندراج کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب کے بقیہ اوراق خالی ہیں۔ اسکے پہلے سولہ اوراق کی عبارت کی ایک نقل جو اس مخطوطہ سے جولائی ۱۸۲۲ء میں تیار کی گئی تھی فرانس کے قومی کتب خانہ، بیلی

تک نیشنل (فہرست مخطوطات فارسی۔ سپلیمنٹ پر شین، ۷ ۱۹۳) میں موجود ہے۔
اصل مخطوطہ کی عبارت چونکہ بے حد شکستہ خط میں ہے اسلئے عبارت نقل کرنے میں جابجا غلطیاں شامل ہو گئی ہیں۔اسطرح انہیں پہلے سولہ اوراق پر دی گئی عبارت کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے The dreams of Tipu Sultan کے عنوان سے ۱۹۵۷ء میں کراچی سے شائع کیا تھا۔

زیر نظر کتاب میں اس خواب نامہ کو پہلی مرتبہ مکمل طور پر، یعنی پہلے سولہ اوراق کے ساتھ ساتھ آخری گیارہ اوراق پر درج شدہ اندراجات کی اصل فارسی عبارت اور انکا اردو ترجمہ، پیش کیا جارہا ہے۔مزید دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کتاب کے آخر میں اصل مخطوطہ کا عکس بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اسکے علاوہ خواب نامہ میں دی گئی یاداشتوں اور اس میں درج شدہ واقعات کا تاریخی پس منظر سمجھنے کے لئے ٹیپو سلطان کی دی گئی احمدی سالوں اور مہینوں کی تاریخوں کے ساتھ ساتھ انکی عیسوی اور ہجری تاریخیں بھی دے دی گئی ہیں۔اسطرح ہمیں نہ صرف خاربست اور دوسرے اہم مورچوں پر حملوں کی تاریخوں کہ تعین کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ اس دور کے کئی ایک دوسرے اہم واقعات پر بھی روشنی پڑتی ہے، مثلا بندہ بہادر نامی قلعہ کی فتح کا ذکر کرتے ہوئے ٹیپو سلطان لکھتے ہیں: درماہ رحمانی شب چہارم سال بسد مطابق پرا بھوا تھ از یورش فوج حیدری بھادر بندہ فتح شد۔ اسکے بعد ایک اور جگہ اس واقعہ کی تفصیلات دیتے ہوئے وضاحت کی گئی ہے کہ: سال بسد کے رحمانی مہینے کی چوبیس تاریخ، بروز ہفتہ، یعنی دوھاسے چالیسویں سال حملہ کے بعد بھادر بندہ کا قلعہ فتح ہوا،اور میرے کمان سے نکلے ہوئے ایک

تیرنے بھادر بندہ کے قلعدار کا سر قلم کردیا اور قلعہ میں محصور فوج نے ہتھیار ڈالدیئے۔ایک اور اندراج سے ان حملوں کے دوران شہید ہونے والے 'رفقاء' کے ناموں کا بھی علم ہوتا ہے ۔اسی طرح اندراج نمبر ۲۲ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پونہ والا، یعنی مادھوراؤ نارائین پیشوا نے اپنے وزیر نانا فرنولیس کی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر خفیہ طور پر ٹیپو سلطان سے مدد کی درخواست کی تھی۔ اسی سلسلہ میں آگے چل کر ہمیں سریمتی مادھو راؤ کی وفات اور خود مادھو راؤ کی خودکشی کی تاریخ اور وقت کا اندراج ملتا ہے ۔ ایک اور جگہ ٹیپو سلطان کے فرزند عبدالخالق سلطان اور انکے دوست اور سالار لالہ میاں شہید کے بیٹے معین الدین کی شادی کی اطلاعات ملتی ہیں۔

ٹیپو سلطان کی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان مین انگریزوں کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے، اسلام کی ترویج و اشاعت اور علماء وفضلاء کی صحبت میں گزرا تھا۔ چنانچہ سلطان کے بیشتر خواب بھی انہیں موضوعات سے تعلق رکھتے ہیں ، ان خوابوں سے ٹیپو سلطان کی شیخ مجدد الف ثانی، خواجہ بہاءالدین نقشبندی، خواجہ ابوالمصور ماتریدی، خواجہ ابوالحسن خرقانی اور دوسرے مشائخ سے گہری عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

ٹیپو سلطان نے اپنے ہر خواب کے اندراج سے پہلے اپنے اختراع کئے ہوئے سنہ احمدی [جسکا دراصل سنہ بعثت سے آغاز ہوتا تھا] ، مہینے کی تاریخ، دن کے نام، اور وقت کے ساتھ ساتھ اسکا محل وقوع وغیرہ کی تفصیلات درج کی ہیں۔ بعض دفعہ خواب کی تفصیلات کے بعد لکھا ہے کہ اس خواب کے فوراً بعد میں بیدار ہوگیا اور

اٹھ کر خواب کی تفصیلات کو درج کر لیا۔ اسیطرح ٹیپو سلطان نے بعض خوابوں کی جائے وقوع بھی درج کی ہیں، مثلاً اندراج نمبر ۴ کے شروع میں سال، مہینے، دن اور وقت کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ یہ بھی درج ہے کہ: میں سلام آباد کے قریب مدگیر کے مقام پر را ما نائیر کے مورچے کو فتح کر کے واپس آرہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا۔ ایک اور خواب کی تفصیلات کے بعد لکھتے ہیں:

'ہم اس گفتگو میں مصروف تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اٹھکر اس خواب کی تفصیلات کاغذ پر لکھ لیں۔

ٹیپو سلطان کے بعض خوابوں کا تعلق براہ راست انکی اپنی زندگی سے ہے۔ مثلاً ایک خواب کی تفصیلات دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔:

'لوگ اطلاع دیتے ہیں کہ ندی میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔ میں فوج کے ہاتھیوں کو ندی میں لاکر ایک دوسرے کے ساتھ ملکر اسطرح کھڑا کرنے کا حکم دیتا ہوں کہ وہ ایک پل کا کام دے سکیں اور اسکے بعد فوج کو ان ہاتھیوں پر سے گزر کر ندی کو عبور کر کے دوسری طرف جانے کا حکم دیتا ہوں۔ اسطرح ساری فوج ندی کے اس پار پہنچ جاتی ہے۔

یہ واقعہ ٹیپو سلطان کو ستمبر ۱۷۹۰ء میں پیش آیا تھا۔ ہری پنڈت پھر کیہ اور نظام علی خان کی فوجیں، جن میں پیادہ فوج کے علاوہ ایک لاکھ سے زائد سوار بھی شامل تھے تنگا بھدرا ندی کے کنارے محاذ آرا تھیں۔ ٹیپو سلطان کی فوجیں مقابلے کے لئے جب ندی کے دوسرے کنارے پہنچیں تو اس وقت موسلادھار بارش ہو رہی تھی اور ندی میں طغیانی آئی ہوئی تھی۔ ٹیپو سلطان کے سالاروں نے اس حالت میں ندی کو عبور نہ کرنے کا مشورہ دیا لیکن ٹیپو سلطان نے کشتیوں کا پل ہوا کر سب سے پہلے خود دریا عبور کیا اور

اسکے بعد اپنی فوج کو دوسری طرف لا کر دشمن پر حملہ کیا اور اس کو زبردست شکست دی تھی۔

اسی طرح ایک دوسرے خواب میں دہلی کے تخت پر ایک ایسے بادشاہ کو بٹھانے کی خواہش ظاہر کی ہے جو ملت اسلامیہ کو مضبوط کر سکے اور کفار کے غلبے کو روک سکے۔ ٹیپو سلطان نے ۲ اگست ۱۷۸۶ء کو محمد بیگ ہمدانی کے نام ایک خط میں انہیں جذبات کا اظہار کیا تھا:۔

> ہمارے دین پاک کی مدد کے لئے ضروری ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور کافروں کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا آخری مقصد سمجھیں تاکہ دین محمد روز بروز ترقی کرے۔ مسلمانوں پر جو وقت آیا ہے اس کا سب سے بڑا سبب سلطنت ہندوستان [دھلی] کی کمزوری ہے اگر مسلمان اب بھی متحد ہو جائیں تو انکی شان و شوکت پھر آسکتی ہے اور اس وقت ان کافروں کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔

ان خوابوں سے ٹیپو سلطان کی مذہبی رواداری کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اندراج نمبر ۲۰ میں ایک بت خانے کے دورے کے دوران نہ صرف وہاں کے مکینوں کو اپنی عبادت جاری رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں بلکہ اس خستہ حال مندر کی مرمت کا بھی حکم جاری کرتے ہیں۔

ایک اور خواب میں [نمبر ۱۸] ایک بت خانہ کی عمارت کے گر جانے پر اپنے آدمی بھیج کر اس بت خانہ کے قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں کی مزاج پرسی کا حکم دیتے ہیں

پرانی یادداشتوں اور تحریروں میں مصنف عبارت کے اختتام پر عموماً بیض کا مخفف لکھ دیا کرتے تھے ٹیپو سلطان نے اس طریقہ کار کو اپناتے ہوئے ہر اندراج کے بعد اپنے مخصوص انداز میں بیض کا مخفف لکھ دیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ٹیپو سلطان نے ان خوابوں کو تحریر کرنے میں کافی زود نویسی سے کام لیا تھا، یہی وجہ ہے انکی تحریروں میں کئی الفاظ کے ہجے مروجہ ہجوں سے مختلف ملتے ہیں، مثلاً :

بذرگ [بزرگ ۔ یہ لفظ خواب نمبر ا اور ۳۰ میں ذ سے ہے، جبکہ نمبر ۸ میں ز سے ہے] ؛ مذبور [مزبور ۔ نمبر ا، ۳، ۹، ۱۱، ۲۷] ؛ طلاوت [تلاوت ۔ نمبر ۸] ؛ قرعان [قرآن ۔ نمبر ۸] ؛ سحز، سحرائی [صحرا، صحرائی ۔ نمبر ۹، ۱۶] ؛ بر خواست، بر خواستم [بر خاست، بر خاستم ۔ نمبر ۱۳] ؛ عطاق [اطاق ۔ نمبر ۱۶] ؛ سوم و سلات [صوم وصلوٰۃ ۔ نمبر ۱۷] ؛ خزاب [خضاب ۔ نمبر ۲۱] ؛ زبطی [ضبطی ۔ نمبر ۲۷] ؛ استلاح [اصطلاح ۔ نمبر ۶۰] ؛ اصلحہ [اسلحہ ۔ نمبر ۳۴] ؛ مسری [مصری ۔ نمبر ۶۱] ؛ طلاوت [تلاوت ۔ نمبر ۸]

ٹیپو سلطان کی ان غلطیوں سے سید معین الحق صاحب نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ :

> کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اگرچہ متعدد معاصر ماخذ میں ٹیپو سلطان کی تعلیم کا ذکر ہے لیکن اس بات کو نظر انداز کر کے کرنل کرک پیٹرک کا یہ بیان کہ ڈائیری سلطان کی خود نوشت تحریر ہے صحیح مان لیا گیا ہے تاکہ ٹیپو کو جاہل اور ایسا جاہل قرار دیا جائے جو قرآن کو قرعان، بزرگ کو بذرگ، اصطلاح کو استلاح، خضاب کو خزاب، مصری کو مسری وغیرہ وغیرہ لکھتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ٹیپو کا شمار فضلا میں نہیں کیا جاسکتا لیکن جس شخص کی تصانیف رسالہ در۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(دیکھو اسلامک کلچر جلد چھاردہم و محبّ الحسن خان صفحہ ۳۷۴) موجود ہوں اسکے متعلق میجر سٹورٹ کا یہ بیان کہ اسکو مطالعہ کا شوق تھا اور علوم سے کچھ واقفیت تھی غلط سمجھنے کا کوئی جواز نہیں اسی مصنف کا بیان ہے کہ سلطان دن کا زیادہ حصہ اپنے مطالعہ کے کمرہ (اسٹڈی) میں صرف کرتا تھا ۔(دیکھو

سٹورٹ کا تیار کردہ کیٹالاگ، صفحہ ۴۳، ۴۳، ۱۹۲)۔[نوٹ از سید معین الحق۔ بصائیر۔ ٹیپو سلطان شہید نمبر، جلد ۳، شمارہ ۱، جنوری تا جولائی ۱۹۶۴ء، صفحہ ۲۳۵]

معین الحق صاحب کے مذکورہ بالا بیان کی تردید مین سب سے پہلے تو یہ کہنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے سٹورٹ کی کیٹالگ کے جن صفحات کا ذکر کیا ہے وہاں ایسی کوئی عبارات نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ : سلطان دن کا زیادہ حصہ اپنے مطالعہ کے کمرہ میں صرف کرتا تھا ۔بلکہ اسکے برعکس سٹورٹ کا بیان ہے

Although he acquired a taste for reading and a smattering in some of the sciences he was not well versed in any of them.

[ترجمہ] : ٹیپو سلطان کو اگرچہ پڑھنے کا شوق تھا اور کچھ علوم میں انہوں نے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کرلی تھی لیکن ان میں سے کسی مضمون میں بھی اعلے معیار حاصل نہ کرسکے تھے۔

اسکے علاوہ ٹیپو سلطان کی علمی اور ادبی قابلیت کا اندازہ لگانے سے قبل ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ آیا انکو ہوش سنبھالتے ہی اتنی فرصت تھی کہ وہ عربی، فارسی، اردو، کنٹری، مراٹھی[ٹیپو سلطان کی خط مین اس زبان کی تحریریں موجود ہیں]اور موڈی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں سے واقفیت رکھنے کے ساتھ ساتھ ان میں سے کسی ایک زبان یا موضوع پر عالمانہ قابلیت حاصل کرسکتے۔

ٹیپو سلطان کی روزمرہ کی مصروفیات کا اندازہ لگانے کے لئے انکے ایک درباری کا مندرجہ ذیل بیان بھی ضروری ہے جو اس نے ۱۷۹۰ء میں ٹیپو سلطان کی شخصیت اور انکے

روزمرہ کے معمولات کے متعلق فارسی زبان میں ایک رسالہ کی شکل میں لکھا تھا۔ اس کا
انگریزی ترجمہ ایشیاٹک اینول رجسٹر کی ۱۷۹۹ء کی جلد میں شامل ہے :

He rises sometimes seven o'clock, but more commonly at eight or nine in the morning on halting days; washes and takes medicine, the barber then begins to shave him, during which the head Aukhbar-neoise [Akhbar navis] or news writer comes in with the letters that have arrived by the tappauls, and relates the news of the different countries, as has received it. The officer commanding his guard then comes in and makes his report; after which the adjutants of corps comes, and makes report of their respective corps. About twelve o'clock he goes for dinner which is over in about an hour. He then holds his durbar and transacts all business, civil and military until five o'clock; he then gives out the parole, which he takes out from the planets, signs of Zodiac, writing it himself in a book which is deposited with his own guard, where the adjudant-general (for each kutcherry has an adjutant-general) comes and takes it : after which he lays down and

sleeps about an hour, rises, and takes his second meal; the monshees or secretaries are then called in; they read the letters that have been recerived during the day and he gives his orders for answering them; all this done and the letters prepared for dispatch, about two or three in morning he goes to rest.

[ترجمہ]

وہ عموماً صبح سات بجے اور امن کے دنوں میں اکثر آٹھ یا نو بجے اٹھتے ہیں، نہا دھو کر ناشتہ کرتے ہیں اور اسکے بعد حجام آکر شیو کرتا ہے اور اسی دوران خبریں موصول کرنے والے محکمے کا سربراہ وہ تمام خبریں لیکر آجاتا ہے جو ہرکارے اس دن لیکر آئے تھے اور دنیا بھر کی خبریں پڑھ کر سناتا ہے۔ اسکے بعد سلطان کے ذاتی دستہ کا سالار آکر اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے، بعد ازاں دوسرے رسالوں کے سپہ سالار آکر باری باری اپنی اپنی رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔ بارہ بجے کے قریب سلطان دوپہر کے کھانے کے لئے جاتا ہے۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ اس میں صرف ہوتا ہے۔ اسکے بعد دربار لگتا ہے اور شام کے پانچ بجے تک فوج اور عوام کے کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ اسکے بعد ستاروں اور علم نجوم کو دیکھ کر اپنے حکم جاری کرتا ہے اور انکو اپنے ہاتھ سے ایک کتاب میں نقل کرتا جاتا ہے۔ اس کام کے اختتام پر یہ کتاب اپنے ذاتی حفاظتی دستے کے سالار کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ سلطان اسکے بعد ایک گھنٹہ لیٹ کر آرام کرتا ہے۔ اسکے بعد اٹھ کر شام کا کھانا کھاتا ہے اسکے بعد وہ منشیوں کو بلاتا ہے اور وہ دن بھر میں وصول کئے گئے خطوط پڑھ کر سناتے ہیں اور وہ ساتھ ساتھ انکے جوابات تحریر کرواتا جاتا ہے۔ انکے بھیجنے کا انتظام کرنے کے بعد صبح دو یا تین بجے سونے کے لئے جاتا ہے۔

اسیطرح محمد خان بنگلوری نے تاریخ سلطنت خداداد میسور (صفحہ ۵۰۴) پر سلطان کے صبح کے معمول کاذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

سلطان ہر روز بلاناغہ بعد نماز صبح تلاوت قرآن مجید کرتا اور نماز کا اس قدر پابند تھا کہ جب مسجد اعلےٰ کا افتتاح ہوا تو سوال اٹھا کہ پہلی نماز کون پڑھائے۔ اس وقت بڑے بڑے علماء اور مشائخ آئے ہوئے تھے۔ طے پایا کہ جو شخص صاحب ترتیب ہو وہ امامت کرے مگر صاحب ترتیب کوئی نہیں تھا۔ اس پر سلطان نے کہا الحمدللہ میں صاحب ترتیب ہوں۔ چنانچہ پہلی نماز کی امامت خود سلطان نے کی۔

سٹورٹ نے خود بھی سلطان کی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اسکے اوائل عمر سے ہی عسکری تربیت میں مصروف رہنے کا ذکر کیا ہے :

The princes, and sons of gentlemen in the East, are from an early age initiated into the martial exercise of riding, shooting, fencing, etc. In addition to these, Tippo as he advanced in years, was instructed in the science of tactics, and attended his father at all military reviews in order to acquire knowledge of the discispline and art of war, more especially as practised by Europeans. His first essay in military capacity was during the year 1767 and 1768 when Hyder Ali invaded and overran the Carnatic. He was at that time nineteen years of age and commanded a corpse of cavalry with which he committed depredations and laid

waste the neighbourhood of Madras. [A descriptive catalogue of the Oriental library of the late Tippoo Sultan of Mysore. Cambridge, 1803, p., 44.]

[ترجمہ]

مشرق میں شہزادوں اور امراء کے لڑکوں کو اوائل عمر میں ہی شہ سواری، نشانہ بازی اور نیزہ بازی جیسے جنگی مشغلوں میں لگادیا جاتا ہے اسکے علاوہ ٹیپو کو بڑا ہوتے ہی جنگی تدابیر کی تربیت دی گئی تھی اور وہ جنگ کے قواعد اور داؤ پیچ، خصوصا یورپین اقوام کی سپہ آرائی کے فن کو سمجھنے کے لئے ہر مہم میں اپنے باپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکو اپنی فوجی صلاحیت کو عملی طور پر استعمال کرنے کا سب سے پہلا موقع ۱۷۶۷ء اور ۱۷۶۸ء میں ملا جب حیدر علی نے کرناٹک پر حملہ کر کے اسے فتح کیا تھا۔ اُس وقت اُس کی عمر صرف انیس سال تھی اور سواروں کے رسالہ دار کی حیثیت سے اُس نے بہت سی فتوحات کیں اور مدراس کے قریب وجوار کے علاقہ کو تباہ و برباد کر ڈالا تھا۔

جہاں تک اس خواب نامہ کے اصلی یا نقلی ہونے کا تعلق ہے انڈیا آفس لائبریری میں اس خواب نامہ کے علاوہ ٹیپو سلطان کی خود نوشت کئی دوسری تحریریں موجود ہیں جن سے مقابلہ کرنے کے بعد اس خواب نامہ کے اصلی ہونے میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ٹیپو سلطان کی دوسری تحریروں میں اس قسم کی غلطیاں نہیں ملتیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اسکی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اول تو یہ کہ ٹیپو سلطان نے یہ خواب صرف اپنی ذاتی دلچسپی کے لئے نوٹ کئے تھے اس لئے ان کے لکھنے میں اتنی احتیاط نہیں کی جو دوسری تحریروں کو قلمبند کرنے میں کی ہے یہی وجہ ہے کہ خواب نامہ کے سب اندراجات بے حد شکستہ خط میں ہیں جبکہ دوسری تحریریں، جن میں انکی سرکاری خط وکتابت بھی شامل ہے بہتر خط میں لکھے گئے ہیں

اسکے علاوہ، جیسا کہ اس سے قبل عرض کیا جاچکا ہے کہ ان اندراجات کی زبان اور انکا طرز تحریر وغیرہ کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ان میں سے بیشتر خواب یا تو کسی جنگ یا مہم پر روانہ ہونے سے قبل یا فوراً بعد لکھے گئے تھے، مثلاً خواب نمبر ۴ کے شروع لکھتے ہیں: میں سلام آباد کے قریب مدگیسر کے مقام پر راما نائیر کے مورچے کو فتح کرکے واپس آرہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا۔ ایک اور خواب کی تفصیلات کے بعد لکھتے ہیں: ہم اس گفتگو میں مصروف تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اٹھ کر اس خواب کی تفصیلات کو کاغذ پر لکھ لیا۔ ایک اور خواب کے شروع میں درج ہے: بیرون سلام آباد در لشکر وقت مراجعت از ملک فرخی ۔ایک دوسرے خواب کے شروع میں لکھتے ہیں: پیش از شب خون کردن بر مرآنبہ۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے موقعوں پر انسان کی پوری توجہ امور سلطنت اور دشمنوں کی کاروائیوں کی طرف ہوتی ہے نہ کہ اپنی کسی یاداشت کی تحریر کی نوک پلک کو ٹھیک کرنے کی طرف۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس خواب نامہ کے اصلی ہونے کا سب سے بڑا ثبوت وہ کاغذ ہیں جن پر ٹیپو سلطان نے یہ خواب قلمبند کئے ہیں۔ ٹیپو سلطان اپنے ذاتی استعمال کے لئے جو کاغذ استعمال کرتے تھے وہ انکے ایک خاص سرکاری کارخانے میں تیار کئے جاتے تھے اور ہر کاغذ کے وسط میں ٹیپو سلطان کا ذاتی نشان، یعنی شیر کا واٹرمارک watermark ہوا کرتا تھا۔ اس خواب نامہ کو لکھنے کے لئے یہی کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

ٹیپو سلطان کی علم دوستی کا سب نے اقرار کیا ہے آپکے کتب خانے کا ذکر کرتے ہوئے سٹیورٹ لکھتا ہے:

The library consisted of nearly two thousand volumes of Arabic, Persian and Hindy [Hindustany} manuscripts, in all the various branches of Mohammedan literature. Many of these were beautifully written, and highly ornamented, but a great portion were in bad condition; and several having lost both the first and last pages, it was extremly difficult to discover the author or the period in which they were composed.

ترجمہ۔

ٹیپو سلطان کا یہ کتب خانہ علوم اسلامیہ سے متعلق عربی، فارسی، ہندی[یعنی ہندوستانی] مخطوطات کی تقریبا دوہزار جلدوں پہ مشتمل تھا۔ ان میں سے اکثر نہایت ہی خوش خط اور مطلاو مذہب تھیں، لیکن ان کی ایک بڑی تعداد بری حالت میں تھی۔ ان میں سے کچھ کے پہلے اور آخری صفحات ضائع ہو چکے تھے جس کی وجہ سے ان مخطوطات کے مصنف کا نام یا ان کی تاریخ تصنیف دریافت کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا۔

مذکورہ بالا فہرست میں سٹیورٹ نے صرف ایک ہزار نوے مخطوطات کی تفصیلات دی ہیں۔ ان میں سے صرف دو سو کے قریب جلدیں انڈیا آفس لائبریری میں اور کچھ اشیائک سوسائٹی آف بنگال، بوڈلین لائبریری آکسفورڈ، کیمبرج یونیورسٹی اور برطانیہ کے رائل آرکائیوز میں موجود ہیں۔ بقیہ کا کیا حشر ہوا اسکا تذکرہ ایک ہم عصر سرکاری وقائع نویس، اور سقوط سرنگاپٹم کے فورا بعد شاہی قلعہ مین داخل ہونے والے سرکاری افسر کرک پیٹرک نے ان الفاظ مین کیا ہے۔

It is already generally knwon that upon the reduction of seringapatam, in the year 1799, all public records of the then Government of Mysore passed into the possession of the captors. It is also, however, but too certain that many of these precious documents were evidently burnt or otherwise destroyed in the confusion and disorder which inavoidably ensued upon the assault of the fort, nor is improbable, that some portion of them has disappeared in the consequence of falling, on the same occasion, into the hands of private persons ignorant of the vakue, and indifferent to the preservation of thier prize. [Kirkpatrick. Select letters of Tipu Sultan. London, 1811. p.v]

ترجمہ:

یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے کہ ۱۷۹۹ء میں سرنگاپٹم کی تسخیر کے بعد سلطنت خدا داد کے تمام سرکاری اسناد و دستاویزات فاتح فوجوں کے ہاتھ آگئے لیکن اس بات کا شاید کم لوگوں کو علم ہو کہ سرنگاپٹم پر حملے کے دوران ہنگامی اور افراتفری کے عالم میں یقیناً ان قیمتی دستاویزات کی ایک بہت بڑی تعداد نظر آتش کردی گئی یا کسی دوسرے ذرائع سے ضائع کردی گئی تھی۔ اور یہ بھی ناممکن نہیں کہ ان میں سے کچھ ایسے لوگوں کے ہاتھ لگ کر ضائع ہوگئی ہوں جنکو یا توانکی قیمت کا صحیح اندازہ نہ تھا یا وہ اس قسم کے مال غنیمت کو محفوظ کرنے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے۔

ایک اندازہ کے مطابق ان میں کم از کم پینتالیس کتابیں ایسی تھیں جو خود سلطان کی نگرانی

میں تصنیف یا ترجمہ کی گئی تھیں۔ان میں سے بائیس کتابیں اب بھی انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہیں۔ [تفصیلات کے دیکھئے : فہرست مخطوطات فارسی از ہرمن ایتھے۔ آکسفورڈ، ۱۹۳۶ء]۔

آخر میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بڑھتی ہوئی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے ٹیپو سلطان نے جو کردار ادا کیا اس کا اندازہ لگانے کے لئے برطانوی حکومت کے ایک ترجمان کا مندرجہ ذیل بیان کافی اہمیت کا حامل ہے :۔

The importance of this event [fall of seringapatam] to the power and commerce of Great Britain in the East, is not within the reach of ordinary calculation. From every appearance of the improving state of Seringapatam, the cultivation of the country, the number of its inhabitants, and the advancing progress of the military establishment, the capital would, in a short time, would have been impregnable, and the power of Tipoo Saib would have been at least equal to the combined strength of the European establishment in India. [Asiatic Annual Register. pp 238].

ترجمہ :

'سرنگاپٹم کی فتح ہماری تجارت اور طاقت کے لئے کتنی اہم ہے عام آدمی اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ سرنگاپٹم اپنی آبادی، زراعت اور بڑھتی ہوئی فوجی طاقت کی وجہ سے

جلد ہی ہمارے لئے ناقابل تسخیر بن جاتا اور ہندوستان میں ٹیپو صاحب کی طاقت کم از کم یورپین طاقت کے ہم پلہ ہو جاتی'۔

یہ خواب نامہ ٹیپو سلطان کی شہادت کی دو صد سالہ تقریبات کی مناسبت سے شائع کیا جا رہا ہے اس سلسلے میں مکرمی جناب نیاز حمد صاحب، اعجاز احمد صاحب اور افضال احمد صاحب نے جس خوش دلی سے اسکی اشاعت کا اہتمام کیا ہے میں اسکے لئے انکا بے حد ممنون ہوں۔

سلیم الدین قریشی

لندن

۷ مارچ ۱۹۹۸ء

'مابدولت نے جو خواب دیکھے تھے اور جو خواب اب
دیکھتا ہوں اس کتاب میں درج کرتا جاتا ہوں'۔

[ٹیپو سلطان]

۱

سن دلو کے اوائل میں، احمدی مہینے کی پہلی تاریخ، ۱۲۰۰ ہجری، [ا جمادی الثانی ۔اپریل ۱۷۸۶ء]، جمعرات کی رات ۔ میں شمس آباد میں تھا اور رات کے چوتھے پہر کی پانچویں گھڑی گذر چکی تھی کہ میں نے خواب دیکھا:

میں دیکھتا ہوں کہ مرہٹہ فوج یہاں آ پہنچی ہے اور میں اسکے سردار کو آگے بڑھ کر مجھ سے دست بدست مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ مرہٹہ فوج کا ایک مسلمان سردار میری دعوت قبول کرتا ہے۔اسی دوران دونوں فوجیں میدان جنگ میں ایک دوسرے کے مقابل صف بستہ ہو جاتی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی مدد سے اس سردار کا جو کفار کے ساتھ ملا ہوا تھا مقابلہ کرتا ہوں اور اپنی تلوار کی ایک ہی ضرب سے اس مشرک کا کام تمام کر دیتا ہوں۔ اسکے بعد اس فوج کا سپہ سالار جو ایک نوجوان تھا میدان جنگ سے فرار ہونے کی کوشش کرتا ہے لیکن میں اس کا تعاقب کر کے اسکو اپنی تلوار کی ایک ہی ضرب سے ختم کر دیتا ہوں۔ اسکے بعد میں اس فوج کے ایک اور اہم سردار کو مار ڈالتا ہوں۔اس طرح مرہٹہ فوج کے تین سرداروں کو اپنی تلوار کی ایک ایک ضرب سے ہلاک کر کے میں نوید فتح کے ساتھ اپنی فوج میں واپس آتا ہوں۔

بعد ازاں میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ حیدر صاحب ا اور میری فوج کے تمام سردار ایک مکان میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ میں تھکا ہوا ہوں اور پینے کے لئے پانی مانگتا ہوں۔

دعوت میں شریک افراد آداب بجالانے کے بعد مجھے پہلے کھانا کھانے اور اسکے بعد پانی پینے کا مشورہ دیتے ہیں اسی دوران ایک سفید ریش بزرگ اپنے ہاتھ میں میٹھے دودھ کا پیالہ اور مٹھائی لیکر آتا ہے اور مجھے پیش کرتا ہے میں یہ دونوں چیزیں اس بزرگ سے لے لیتا ہوتا ہوں اور ان کو کھا کر اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ میں نے اتنا مزیدار کھانا کبھی نہیں کھایا۔ وضو کے بعد میں اپنی فوج کے سرداروں سے دریافت کرتا ہوں کہ آیا انہوں نے کفار کو نیست و نابود کردیا ہے یا نہیں ؟ حیدری فوج کے سردار جواب دیتے ہیں کہ کفار کی فوج مال غنیمت کے ساتھ قریب کے گاؤں میں ٹھری ہوئی ہے اور میری فوج میرے حکم کا انتظار کررہی ہے۔ میں اپنی فوج کو فوراً جنگ کے لئے تیار ہونے کا حکم دیتا ہوں اور اپنے مددگار سے تلوار لیکر اپنے کمربند میں لگالیتا ہوں اور اسکے بعد سید حمید ۲، سید غفار ۳ اور اپنی فوج کے دوسرے سرداروں کو جنگ کے لئے تیار ہونے کا حکم دیتا ہوں۔ اسی اثنا میں میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں بیدار ہوجاتا ہوں۔

۱۔ حیدر صاحب ولد شیخ الیاس۔ ٹیپو سلطان کے والد حیدر علی کے چچازاد بھائی اور فوج کا سپہ سالار۔

۲۔ سید حمید۔ ارکاٹ کی فوج کا ایک افسر جسکو حیدر علی نے ارکاٹ کی فتح کے بعد اپنی فوج میں چار ہزار فوج کا سالار مقرر کیا تھا۔ بعد میں وہ ٹیپو سلطان کی فوج میں رہا اور چھ فروری ۹۲ ۱۷ء کو اتحادی فوجوں کے سرنگاپٹم پر حملے کے دوران عیدگاہ کے مورچے کا دفاع کرتے ہوئے اپنے چار سو ساتھیوں سمیت شہید ہوا۔

۳۔ سید غفار۔ کرناٹک فوج کا ایک افسر جو بعد میں ٹیپو سلطان کی فوج میں ملازم ہو گیا تھا اور آخری دم تک ٹیپو سلطان کے ساتھ رہا۔ سقوط سرنگاپٹم سے کچھ دیر قبل [۴ مئی ۱۷۹۹ء] سید غفار سپاہ کے اس دستے کے سالار تھے جو حصار کے شگاف کے آس پاس متعین تھا اور دشمن کا گولہ لگنے سے شہید ہوئے۔ ٹیپو سلطان نے ان کی شہادت کی خبر سن کر کہا تھا: سید غفار ایک مرد جری تھا جو موت سے ڈرتا نہ تھا، آخر درجہ شہادت پایا۔

[حملات حیدری، صفحہ ۲۹۶]

۲

۲۶ ذی الحجہ [۱۲۰۰ ہجری۔ ۲۰ اکتوبر ۱۷۸۶ء] اتوار کے دن اور پیر کی رات، تمبھد پور کے اسطرف، دریائے کاویری ۱ کے کنارے، صبح کاذب کے وقت میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک بلند مقام پر کھڑا ہو کر عید الفطر کے چاند کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن لوگوں کو چاند نظر نہیں آتا۔ البتہ میں عید کے چاند کو کہکشاں ثریا کے ستارں کے گرد بے حد باریک اور خوش قطع دیکھ کر اپنے پاس کھڑے ہوئے لوگوں کو اس کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں کہ خدا کا فضل و کرم سے اگلے روز عید ہو گی۔ یہاں پر خواب ختم ہو جاتا ہے۔

۱۔ کاویری: سرنگاپٹم کے نزدیک ایک دریا کا نام۔

۳

یا کریم کار ساز

سال شا کے بہاری مہینے کی تیرہ تاریخ، ۱۲۱۵ھ مولود محمد ﷺ [۳ شعبان ۱۲۰۱ھ ہجری ۔۲۱ مئی ۱۷۸۷ء] پیر کی رات، ابھی پانچ گھڑی رات باقی تھی کہ میں نے خواب دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ میں دہلی کے قریب پڑاؤ ڈالے ہوئے ہوں اور مرہٹہ سردار سندھیا بھی ہماری طرح اپنی فوج لئے نزدیک ہی پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اور دہلی کی فوج کا ایک سردار ہمارے نزدیک کھڑا ہے میں قاصد بھیج کر اسکو اپنے پاس بلاتا ہوں۔ وہ اور قطب الدین خان نزدیک آکر میرے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور مین ان کے سامنے تسبیح رکھ کر ان دونوں سرداروں کو کہتا ہوں کہ وہ اپنی اور قطب الدین خان سرکار کی فوجوں کے ساتھ کفار کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں اور میں دہلی کا بندوبست کر کے اور وہاں کے تخت پر ایک نئے بادشاہ کو بٹھا کر واپس آتا ہوں کیونکہ اس سے ملت اسلامیہ مضبوط ہو گی اور اسکے بعد میں کفار کو مکمل طور پر تباہ کر سکوں گا ۳۔ ہم اسی گفتگو میں مصروف تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اٹھ کر فوراً اس خواب کی تفصیلات کاغذ پر قلمبند کر لیں۔

اور بس خدا عزت کا معلّی ہے۔

ا۔مادھوجی راؤسندھیا(۱۷۳۰۔۱۷۹۴ء)۔گوالیار کا مہاراجہ جو ۱۷۹۰ء میں روہیلوں اور راجپوتوں کو شکست دے کر دہلی اور اسکے گردونواح کے علاقوں پر قابض ہو گیا تھا۔اور اپنے آپ کو شاہ عالم ثانی کا وزیر مقرر کر کے بالواسطہ دہلی پر حکومت کرنے لگا تھا۔اس نے ۱۷۹۱ء میں کارنوالس کے ساتھ ملکر ٹیپو سلطان کو شکست دی تھی۔

۲۔ ٹیپو سلطان کی فوج کا ایک سالار جو فروری ۱۷۸۹ء میں ٹیپو سلطان کے وکیل کی حیثیت سے علی رضاخان کے ساتھ نظام کے پاس گیا تھا۔

۳۔ ٹیپو سلطان نے ۲ اگست ۱۷۸۶ء کو محمد بیگ ہمدانی کے نام ایک خط میں انہیں جذبات کا اظہار کیا تھا:۔

> ہمارے دین پاک کی مدد کے لئے ضروری ھے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور کافروں کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا آخری مقصد سمجھیں تاکہ دین محمد روز بروز ترقی کرے۔ مسلمانوں پر جو وقت آیا ہے اس کا سب سے بڑا سبب سلطنت ہندوستان [دھلی] کی کمزوری ہے اگر مسلمان اب بھی متحد ہو جائیں تو انکی شان و شوکت پھر واپس آسکتی ہے اور اس وقت ان کافروں کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔لہذا امیران اسلام کو ایسی کاروائی نہیں کرنی چاہئے کہ روز فردا پیغمبر صلے اللہ وآلہ وصلعم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے۔[امتیاز احمد خان، ٹیپو سلطان کے ایام شہزادگی۔بصائر، ٹیپو سلطان نمبر، ۱۹۶۴۔ صفحہ ۴۲]

۴

سال شتا کے تقی مہینے کی ۱۵ تاریخ، ۱۲۱۸ مولود محمد ﷺ [۱۴ شوال ۱۲۰۵ ہجری۔ ۱۵ جون ۱۷۹۰ء]، بدھ کی رات، ابھی چار گھڑی رات باقی تھی اور میں سلام آباد کے قریب مدکیس کے مقام پر راما نائیر ۲ کے مورچے کو فتح کر کے واپس آرہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گائے کے تازہ تازہ دودھ سے بھرے ہوئے دو گھڑے مجھے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ یہ دودھ ابھی ابھی گائے کے تھنوں سے دوہ کر لایا ہوں اور یہ دودھ بے حد شیریں، لذیذ اور روغنی ہے۔ میں اسکے ہاتھ سے دودھ کا ایک گھڑا لے کر دیکھتا ہوں کہ دودھ کی سطح پر روغنی آئی ہوئی ہے اور اس میں روغن کے ٹکڑے تیر رہے ہیں۔ دودھ والے کے کہنے پر کہ یہ دودھ واقعی شیریں اور لذیذ ہے میں دودھ کا گھڑا لے کر اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ اسی دوران میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہوں اور میں اٹھ کر خواب کو لکھ لیتا ہوں۔

۱۔ ٹیپو سلطان نے ستیا منگم کا نام سلام آباد رکھ دیا تھا۔ محمود بنگلوری نے سلطنت خداداد میں اسے سہتو ر بتایا ہے۔

۲۔ راما ورما نائیر۔ ٹرانکوبار کا راجہ

۵

یا صادق

ماہ زبرجدی کی اکیسویں رات، جس کے اگلے روز بدھ کا دن تھا، ذی القعد کی بارہویں رات [۱۲۰۶ ہجری ۔ ۳ جولائی ۱۷۹۲ء] صبح صادق سے کچھ دیر پہلے میں دارالسلطنت میں تھا کہ میں نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا :

میں دیکھتا ہوں کہ میں محل کی بالائی منزل پر ہوں اور وہاں پر چالیس یا پچاس ناریل پڑے ہوئے ہیں ان میں سے سب سے چھوٹا ناریل ایک لیموں کے برابر اور سب سے بڑا ایک گھڑے کے برابر ہوگا۔ میں ان سب کو جمع کر کے اپنے پاس رکھ لیتا ہوں اور ان مین سے ایک ناریل کو تراش کر کے اسکا دودھ پیتا ہوں اور اس کی لذت کی تعریف کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ اسکا دودھ بے حد شیریں اور خوشگوار ہے۔ میں نے اس سے قبل دو تین مرتبہ پہلے بھی ناریل کا دودھ پیا تھا اور ہر مرتبہ اسکا ذائقہ بدمزہ اور کڑوا پایا تھا۔ اسلئے اب ان ناریلوں کا دودھ اتنا شیریں پاکر تعجب کر رہا تھا کہ اسی اثناء میں کچھ اجنبی عورتوں نے جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں ایک بڑے ناریل کو کاٹ کر اسکا خول علیحدہ کیا اور اسکا گودا مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ گودا بے حد لذیذ اور شیریں ہے۔ چنانچہ میں نے اس ناریل کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دوسرے ناریل میرے پاس پڑے ہوئے تھے کہ اسی دوران میں بیدار ہوگیا اور اسکے بعد میری آنکھ نہ لگ سکی۔

۶

یار حیم

اسی ماہ کی ۲۴ تاریخ [۲۴ ذی القعد ۱۲۰۶ھ ہجری ۔ ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء] جمعہ کی رات کو جسکے اگلے روز ہفتہ کا دن تھا میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ شخص بلور کا ایک بڑا گولہ ہاتھ میں لئے آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس قسم کے پتھروں کی کان مخدوم جہانیاں ۱ جہاں نما کے پہاڑ میں ہے جو سلیم ۲ کے نزدیک واقع ہے۔ چنانچہ میں اپنے معتمد اہلکاروں کو وہاں جاکر اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے کہتا ہوں کہ کیا واقعی وہاں پر اس قسم کی کان موجود ہے؟

۱۔ شیخ جلال عرف مخدوم جہانیاں جہان گشت (۱۳۰۸۔۱۳۸۴ء) ملتان کے ایک صوفی بزرگ۔ انکا مقبرہ اچھ شریف میں ہے

۲۔ مدراس میں سلیم سے تقریباً سترہ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ کا نام۔

۷

سال سراب کے خسروی مہینے کی سترہ تاریخ کی رات، ۱۲۱۷ھ مولود محمد ﷺ [۵ جمادی الاول ۱۲۰۳ ہجری ۔ ۱۱ فروری ۱۷۸۹ء، بروز بدھ] میں سلام آباد میں تھا کہ میں نے کو خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ سرکار احمدی کی فوجوں نے ایک قلعہ کے نزدیک مورچہ لگا رکھا ہے اور اس قلعہ میں نظام علی خان اور بسالت جنگ کا لڑکا محصور ہیں اور قلعہ میں موجود لوگ رحم کی التجا کر رہے ہیں اور میں نے قلعہ کی تسخیر کے لئے بے حد موئثر بیٹریاں ۶ قائم کر رکھی ہیں اور میں اس مورچہ سے کاروائی کرنے میں مصروف ہوں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میں نے یہ خواب اس وقت دیکھا تھا جب قطب الدین خان اور علی رضا نظام علی خان کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔

ا۔ نظام علی خان، نظام آف حیدر آباد، وفات ۶ اگست ۱۸۰۳ء

۲۔بسالت جنگ امیر الامراء شجاع الملک۔ نظام کا بھائی

۳۔ قطب الدین خان۔ دیکھئے نوٹ نمبر   صفحہ

۴۔ میر علی رضا خان، عرف میر صاحب، ٹیپو سلطان کے چچا اور ایک با اعتماد سردار

۵۔ یہ فروری ۱۷۸۹ء کا واقعہ ہے ٹیپو سلطان نے نظام کے بھیجے ہوئے وفد کے ساتھ قطب الدین خان اور علی رضا کو نظام اور میسور کے درمیان قیام امن اور دوستی کے معاہدے طے کرنے کے لئے حیدر آباد روانہ کیا تھا۔

۶۔ Batteries

۸

سال شتا کے راز ثمری مہینے کی پانچویں تاریخ، بمطابق ۳ شوال ۱۲۱۸ مولود محمد ﷺ / ۱۲۰۴ ہجری۔ ۱۶ جون ۱۷۹۰ء [بروز جمعرات [بدھ ؟]، میں سلام آباد میں تھا اور دارالخلافہ کی طرف مراجعت کرنے والا تھا کہ اسی دوران میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ کسی شیخ کے دو مرید، جو آپس میں بھائی نظر آتے ہیں خورد و نوش کی اشیا لئے چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حضرت بندہ نواز کے حکم کی تعمیل میں وہاں آئے ہیں اور حضور نے انکو میرے لئے کچھ تبرکات دیئے ہیں، اسکے بعد وہ غلاف خانۂ کعبہ مدینہ منورہ اور بندہ نواز کے مقبرہ کے غلاف کے کچھ ٹکڑے، قرآن کریم کا ایک نسخہ اور کچھ مٹھائی پیش کرتے ہیں اور میں یہ سب تبرکات لے کر اپنے سر پر رکھ لیتا ہوں۔ اسکے بعد میں قرآن کریم کے نسخے کو کھول کر دیکھتا ہوں۔ یہ ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت خط میں لکھا ہوا ہے۔ قرآن کریم کے ہر صفحہ پر اسکے خوشنویس کا نام تحریر ہے، بعض صفحوں پر حضرت بندہ نواز اور دوسرے بزرگوں کے نام درج ہیں۔

یہ دونوں بزرگ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا یہ نسخہ کئی مشہور بزرگوں اور خوشنویسوں کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور حضرت بندہ نواز اس قرآن کریم کی اکثر تلاوت کیا کرتے تھے اور انہوں نے یہ نسخہ آپ کو بھیج کر بہت بڑی عنایت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ خود حضرت بندہ نواز کی اولاد میں سے ہیں۔ میں حضرت بندہ نواز کی قبر پر جاکر فاتحہ

پڑھتا ہوں اور نذر اور نذرانے پیش کرتا ہوں۔ اسکے بعد میں قرآن کریم کی وہ آیات پڑھتا ہوں جو ایک بے حد خوبصورت خط میں بندہ نواز کی درگاہ کے دروازہ پر لکھی ہوئی تھیں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل گئی۔ اسی شام تین بجے میں نے گیارہ خوانوں پر فاتحہ پڑھ کر مٹھائی تقسیم کی۔

۱۔ گیسو دراز، بندہ نواز، سید محمد احمد شاہ (۸۲۵۔۷۲۱ ہجری)۔ بہمن دور کا ایک صوفی بزرگ۔ ٹیپو سلطان کے آباواجداد آپکے مقبرہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔

۹

سال ستا کے ثمری مہینے کی تیسری تاریخ کی رات جو رمضان المبارک کی آخری رات تھی اور جس کے اگلے روز عید کا دن تھا ، ۱۲۱۸ر محمد ﷺ [۲۹ رمضان ۱۲۰۵ھ ہجری، ۱ جون ۱۷۹۱ء، بروز بدھ] سلام آباد کے قریب جب میرا لشکر فرخی کی مہم سے واپس آرہا تھا مین نے خواب دیکھا :

میں دیکھتا ہوں کہ میں ہاتھیوں کے شکار پر گیا ہوا ہوں اور ہم ہاتھیوں کے دو یا تین گلے جن میں دو سو کے قریب ہاتھی ہونگے بھیڑوں کی طرح جنگل سے لے آئے ہیں۔ ہم نے ان میں سے عمدہ عمدہ ہاتھی چن کر پکڑ لئے ہیں اور ان پر فیل بانوں کو سوار کر کے باقی ماندہ ہاتھیوں کو، جن میں مادہ ہاتھی اور ان کے بچے شامل ہیں جنگل میں رہا کر دیا ہے اور رہا کئے گئے ہاتھی بجائے بھاگنے کے جنگل میں اسی جگہ گھوم رہے ہیں۔

میں ان قید کئے ہوئے ہاتھیوں کو لے کر جب اپنی فرودگاہ میں آتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ نیزوں اور بندوقوں سے مسلح چند سپاہی دو سفید ہاتھی اور دو گھوڑے لئے میری بارگاہ کے سامنے مجھے سلام کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ میں وہاں کھڑا ہو کر ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ میری سلطنت کی

سرحد سے بادشاہ چین کے سفیروں کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ میں اپنے محل میں داخل ہو کر دیوان عام میں آکر دربار لگاتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کے چین کے سفیروں کو دربار میں حاضر کیا جائے چنانچہ شاہ چین کے دونوں سفیر، دونوں ہاتھیوں اور گھوڑوں سمیت دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور آداب گاہ میں پہنچ کر آداب بجالاتے ہیں ان کے وہاں پہنچنے پر جب خواجہ سرا انہیں دربار میں سفیروں کے لئے مخصوص جگہ پر کھڑا ہونے کے لئے کہتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں سفیر کافی عمر رسیدہ اور بزرگ ہیں۔ میں ان کو بیٹھنے کا حکم دے کر ان سے بادشاہ چین کی خیریت دریافت کرتا ہوں اور ان سے یہاں آنے کا مقصد پوچھتا ہوں۔

وہ عرض کرتے ہیں کہ ان کے آنے کا مقصد دوستی کے اعادہ کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس کے بعد میں ان دونوں ہاتھیوں اور گھوڑوں کو طلب کر کے ورانکو گھما پھرا کر دیکھنے کے بعد ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ ہاتھیوں کو پکڑنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور ان کو بتاتا ہوں کہ ہم جنگل سے ہاتھیوں کا گلہ پکڑ کر لے آتے ہیں اور ان میں سے اچھے اچھے ہاتھی چن کر باقی کو چراگاہ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اسطرح ہم نے کل جو ہاتھی پکڑے تھے وہ انکا معائینہ کر سکتے ہیں۔ یہ کہ کر میں کل قید کئے گئے ہاتھیوں کو حاضر کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ چنانچہ کل کے قید کئے ہوئے ہاتھیوں میں سے دو یا تین لا کر ان سفیروں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں ان سے کہتا ہوں کہ شاہ چین نے محبت اور دوستی کے طور پر ہاتھیوں اور گھوڑوں کا جو تحفہ بھیجا ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ اور دوستی میں اس قسم کے تحفے تحائف کی رسم بہت اچھی ہے سرکار احمدی کے پاس بھی ایک چند سفید ہاتھی موجود ہے اور دوستی میں دیئے گئے اس قسم تحائف ہمیشہ کے لئے یادگار

بن جاتے ہیں۔ چنانچہ تین چار ہزار سال قبل بھی بادشاہ چین نے ایک سفید ہاتھی، ایک گھوڑا، ایک کنیز تحفے کے طور پر سکندر بادشاہ کے پاس بھیجے تھے اس کا ذکر حضرت نظامی کی لکھی ہوئی کتاب، سکندر نامہ میں موجود ہے۔ اس کے بعد اب تک سرکار احمدی کو بھیجے گئے تحائف کے علاوہ اس قسم کے تحایف کسی اور کو نہیں بھیجے گئے تھے۔ یہ کہ کر میں نے انہیں تحفوں اور تحائف سے نوازتا ہوں۔ یہ دونوں سفیر بے حد عقلمند، اور جہاں دیدہ تھے انہوں نے عرض کی کہ اہل چین نے سوائے سکندر بادشاہ اور میرے آج تک کسی اور سفید ہاتھی کا تحفہ نہیں بھیجا۔

اسی اثناء میں صبح صاق ہو گئی اور میں اٹھ بیٹھا۔

۱۔ چین اور مشرق بعید کے ممالک میں سفید ہاتھی بیحد متبرک اور قیمتی سمجھا جاتا ہے

۱۰

یار حیم

۲۹ ماہ حیدری [سال شتا۔ ۱۲۱۸ محمد ﷺ، ۳۰ محرم ۱۲۰۶ ہجری ۔ ۲۹ ستمبر ۱۷۹۱ء] جمعرات کے دن، الاصبح، پٹن کے مقام پر، مرہٹوں سے جنگ سے کچھ دیر قبل میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ یہ بندہ درگاہ کبریائی ایک ہاتھی پر سوار ہو کر کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ، جو گھوڑوں پر سوار ہیں سیر کے لئے دریا کے پار گیا ہوا ہے۔ دریا میں پانی کی مقدار ایک آدمی کے قد سے قدرے کم نظر آتی ہے۔ دریا عبور کرنے کے بعد سب لوگ اپنے کپڑے سکھانے کے لئے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور میں بھی ہاتھی سے اتر کر ان سب کے پاس کھڑا ہو جاتا ہوں۔

اسی دوران میں اپنے ہاتھی اور قریب ہی کھڑے ہوئے ایک دوسرے ہاتھی کی حرکتوں سے محسوس کرتا ہوں کہ یہ دونوں ہاتھی ایک دوسرے سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ابھی انہوں نے باقاعدہ لڑائی شروع نہیں کی تھی اسلیئے میں نے سوچا کہ بہتر ہے کہ میں اپنی حفاظت کے لئے میں ان ہاتھیوں سے دور ندی کے کنارے پہاڑی پر چلا جاؤں۔ میں آہستہ آہستہ اس پہاڑی کی طرف بڑھتا ہوں اور اس کے قریب پہنچ کر دیکھتا ہوں کہ اس کی چوٹی پر پہنچنے کے لئے کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ میں سوچتا ہوں کہ مجھے کسی نہ کسی طرح اس چوٹی پر پہنچنا چاہئے۔

میں نے چونکہ مصمم ارادہ کر لیا تھا اسلیئے میں چوٹی پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھتا ہوں لیکن

تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ ہی قدم آگے بڑھنے کے بعد مجھے واپس آنا پڑتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود میں دوبارہ مصمم ارادہ کر کے بڑی محنت سے چوٹی پر چڑھنے پر کامیاب ہو جاتا ہوں اور وہاں پہنچ کر اس پہاڑی پر واقع ایک قلعہ کی طرف جاتا ہوں اور وہاں پہنچ کر تھکاوٹ کے نشے کی وجہ سے میں اس قابل نہیں کہ ارد گرد نگاہ ڈال سکوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے قلعہ میں داخل ہونے کے لئے ایک چھوٹا سا دروازہ ہے۔ میں اس دروازہ سے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہوں۔ اندر داخل ہوتے ہی دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ کھڑا مجھے سلام کر رہا ہے اور مجھے اپنے پاس بلا کر میری عزت و خاطر کرتا ہے۔

اس بزرگ کے سامنے ایک اور بزرگ دست بستہ کھڑا ہے۔ چونکہ یہ قلعہ کافی بلندی پر ایک صاف ستھری جگہ پر واقع تھا اسلئے انسان یہاں سے دور دور کا نظارہ کر سکتا تھا۔

میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ عجب اتفاق ہے اور یہ بزرگ کتنا عجیب و غریب ہے۔ اس وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

مقام پٹن بوقت جنگ مرہٹہ سے قبل۔

ا۔ ٹیپو سلطان کی فوج نے قمر الدین خان کی سرکردگی میں مرہٹہ سردار ہری پنڈت کے ایک کمانڈر بلونت راؤ کی فوجوں کو مدگیری کے مقام پر زبردست شکست دی تھی۔

۱۱

سال شتا کے شمری مہینے کی دس تاریخ، ۱۲۱۸ مولود محمد ﷺ [۷ شوال ۱۲۰۵ ہجری ۔۹ جون ۱۷۹۱ء بروزبدھ] نظر آباد کے قریب، فرخی کے علاقہ سے واپسی کے بعد جب میری فوج نصرانیوں، میر نظام علی اور مرہٹہ فوجوں کا مقابلہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھی اور میں فوج کے قواعد و ضوابط کے مطابق اپنی فوج سے تقریباً ایک میل دور کیمپ لگائے ہوئے تھا۔ یہ جمعرات کی رات تھی اور اسکے اگلے روز جمعرات کادن تھا اور دن مین فوج کی پریڈ ہونے والی تھی میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میری لئے نگر میں بنائی ہوئی ایک عمدہ تلوار لائی گئی ہے اور مین اسکو میان سے نکال کر ہاتھ میں لئے اسکا معائینہ کرنے اور اسکی خوبیوں کی تعریف کرنے میں مصروف ہوں۔ اس وقت لوگ شور مچا کر کہتے ہیں کہ ایک بڑا ریچھ ہماری طرف آرہا ہے۔ میں کھڑا ہو کر نظر ڈالتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ واقعی ایک بڑا ریچھ ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ جونہی وہ ہمارے قریب پہنچتا ہے میں اپنی تلوار سے وار کرکے پہلی ہی ضرب میں اسکی گردن کاٹ کر علیحدہ کردیتا ہوں اور اس کے چہرے کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے زمین پر پھینک دیتا ہوں۔ اسکے بعد رضا، جسکو میں ریچھوں سے نجات پانے کے لئے پیچھے چھوڑ آیا تھا میرے پاس آتا ہے اور میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کتنے ریچھوں کو ختم کیا۔ وہ جواب دیتا ہے کہ اس نے چار ریچھ مارے تھے اور ایک ریچھ زخمی ہو کر فرار

ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب چونکہ صبح ہو چکی تھی میری آنکھ کھل گئی۔ ناشتہ کرنے کے بعد مجھے جنگلی مشقوں کے معائنہ کے لیئے تین یا چار میل دور جنگل میں جانا تھا وہاں پہنچ کر جب میں ریچھوں سے نجات دلانے والے مذکورہ بالا شخص (رضا) کو ملنے گیا تو اس نے بتایا کہ اس نے دو ریچھوں کو مار ڈالا تھا اور ایک ریچھ زخمی ہو کر اپنی غار میں جا چھپا تھا۔

۱۔ نظر آباد۔ ٹیپو سلطان نے میسور کا نام نظر آباد رکھ دیا تھا۔

۲۔ نگر، شموگہ ڈسٹرکٹ، میسور۔ حیدر علی نے ۱۷۶۳ء میں اس پر قبضہ کر کے اس کا نام حیدر نگر کر دیا تھا۔

۱۲

تقویم زر کے مطابق سال بسد کے حیدری مہینے کی ۲۱ تاریخ [۱ ذی الحجہ ۱۲۰۰ہجری ـ ۱۴ ستمبر ۱۷۸۷ء روز جمعہ]اور پر بھوا سمجھر کے چالیسویں سال، تمھد ندی کے اس پار، کچھ فاصلے پر جہاں میں پڑاوَ ڈالے ہوا تھا ـ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ حشر کا دن ہے اور ہر شخص ایک دوسرے سے بے پرواہ ہے۔اس وقت ایک روشن چہرے اور سرخ ریش والا قوی ہیکل عرب آتا ہے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں ؟ میں جواب دیتا ہوں کہ میں نہیں جانتا۔ یہ سن کر وہ فرماتے ہیں کہ میں مرتضےٰ علی (رحمتہ اللہ علیہ) ہوں اور پیغمبر خدا نے انہیں فرمایا ہے اور اب بھی فرماتے ہیں کہ وہ تمھارے بغیر جنت میں داخل نہ ہونگے اور تمہارا انتظار کریں گے اور تمھارے ساتھ ہی جنت میں داخل ہونگے۔ یہ سن کر میں بہت خوش ہوتا ہوں اور اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالے قادر مطلق ہے اور حضور ہماری شفاعت کرنے والے ہیں بس یہی کافی ہے۔

۱ـ تنگابھدرا۔ Tungabhadra میسور کا ایک دریا جو تنگا اور بھدرا نامی دو دریاؤں کو مل کر بہتا ہے۔

۱۳

سال بسد کے حیدری مہینے کی ٦ تاریخ [۴ ذی الحجہ ۱۲۰۰ ہجری ـ ۲۸ ستمبر ۱۷۸٦ء] جمعرات کے دن] شاہ نور کے مقام پر، دیوگری ندی کے کنارے جہاں سرکار احمدی کی فوج مرہٹہ فوج پر شب خون مارنے سے قبل پڑاوَ ڈالے ہوئی تھی میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک وجیہ اجنبی نوجوان آکر میری مجلس میں بیٹھ جاتا ہے اور میں جس طرح عورتوں سے ہنسی مذاق کیا جاتا ہے ازراہ تمسخر اس کو کچھ کہتا ہوں اور اسکے فوراً بعد اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ یہ میری طبیعت کے موافق نہیں کہ اس طرح کسی سے ہنسی مذاق کروں، اسی اثناء میں یہ نوجوان کھڑا ہو جاتا ہے اور کچھ دور جاکر اپنی پگڑی کے نیچے سے بال نکال کر سیدھے کرنے لگتا ہے اور اپنا سینہ عریاں کر لیتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ در اصل مرد کے بجائے ایک عورت ہے۔ میں اس کو فوراً بلا کر اپنے پاس بٹھا لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس سے قبل میں نے تمہیں ایک عورت سمجھتے ہوئے ہی مذاق کیا تھا لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم مرد کے لباس میں ایک عورت ہو۔ میرا اندازہ صحیح تھا۔
میں اسی بات چیت میں مصروف تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ بعد میں میں نے اس خواب کا ذکر کچھ دوسرے لوگوں سے کیا اور میں نے اس خواب کی تعبیر کچھ اس طرح کی ہے کہ مرہٹوں نے صرف مردوں کا لباس پہنا ہوا ہے اور اصل میں یہ سب عورتیں ثابت ہونگے۔

بفضل خدا اور رسول اللہ ﷺ کی مدد سے میں نے اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو، ہفتہ کی صبح، مرہٹہ فوج پر اچانک حملہ کیا اور اپنے ساتھ دو سو یا تین سو نوجوانوں کو لے کر کفار کے کیمپ میں داخل ہو گیا اور کفار کو ہر محاذ پر شکست دے کر ھری پنڈت کے خیمہ تک جا پہنچا اور یہ لوگ عورتوں کی طرح وہاں سے فرار ہو گئے۔

ا۔ یہ پہلی اکتوبر ۱۷۸۶ء کا واقعہ ہے۔ ہری پنڈت نے شاہ نور کے نزدیک ایک لاکھ سے زائد فوج جمع کر رکھی تھی۔ ٹیپو سلطان نے تین سو سواروں کے ساتھ مرہٹہ فوجوں پر شب خون مارا اور ھری پنڈت کی فوجوں کو بری طرح شکست دی۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے محبّ الحسن خان، ہسٹری آف ٹیپو سلطان۔ صفحہ ۱۱۳۔

۱۴

سال شتا کے جعفری مہینے کی ۸ تاریخ ۱۲۱۸ مولود محمد ﷺ [۵ ذی الحجہ ۱۲۰۵ ہجری ۔۵ اگست ۱۷۹۱ء روز جمعہ] میں دارالسلطنت پٹن کے دریا باغ میں تھا کہ اسی دوران میں نے خواب دیکھا۔

میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک جنگل کے قریب نصرانیوں کے خلاف جنگ میں مصروف ہوں اور نصرانیوں کی تمام فوج تتر بتر ہو کر بھاگ نکلی ہے اور بفضل الٰہی سرکار احمدی کی فوج کو فتح حاصل ہوئی ہے۔

کفار کی فوج کے سردار چند عیسائیوں کے ساتھ ایک بڑے گھر میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیتے ہیں۔ میں لوگوں سے مشورہ کرتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے۔ وہ مشورہ دیتے ہیں کہ گھر کا دروازہ توڑ دیا جائے تاکہ گھر کا رنگ و روغن خراب نہ ہونے پائے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ یہ گھر اینٹوں اور پتھروں کا بنا ہوا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دروازے کو آگ لگا کر جلا دیں اور اس کے بعد نصرانیوں کو بندوقوں سے ختم کر دیں۔

اس وقت صبح ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی ۔خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہو گا۔

۱۵

سال دلو کے واسعی مہینے کی ۲۴ تاریخ ۱۲۰۰ ہجری [۲۰ رمضان ۔ ۸ اکتوبر ۱۷۸۶ء بروز پیر] دیوگری کے مقام پر میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوبصورت اور جواہرات سے مزین خنجر، جسکا دستہ ماہی کے دانت کا بنا ہوا ہے اور جسکے سر پر سرخ عقیق لگے ہوئے ہیں میرے قریب پڑا ہے اور میں اس کو ہاتھ میں لے کر اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسکو خلعت کے ایک تھان کے ساتھ بنگلور کے مشہور صوفی بزرگ سوتے صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اسی دوران سید معین الدین فرماتے ہیں کہ یہ خنجر اعلے قسم کا ہے اور انکی خواہش ہے کہ وہ سوتے صاحب کو کچھ رقم دے کر ان سے یہ خنجر حاصل کرلیں اور رومال میں باندھ کر اپنے پاس رکھ لیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ میں اسکے قبضے پر قیمتی پتھر جڑوا کر یہ خنجر انہیں واپس کردونگا۔ اسے دوران میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی۔

۱۔ میر سید معین الدین بھادر، عرف سید صاحب، سپہ سالار سلطان۔

۲۔ بنگلور کے ایک صوفی بزرگ۔

۱۶

ماہ جعفری کی ۲۳ تاریخ، [سال دلو ۱۲۰۰ ہجری، اگست ۱۸۷۷ء] بروز جمعرات، پنجن گودا کے اس طرف، ہڑتلہ کے مقام پر جب میں بے دین نصرانیوں سے جنگ کی تیاری میں مصروف تھا، میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں رات کے وقت گھر کے اندرونی کمرے میں بیٹھا ہوا ہوں اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ سردی کی لہر سے ہر چیز مثل آب منجمد ہو کر برف بن گئی ہے اور اس سے ملک میں سینکڑوں افراد کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ خدا فضل و کرم کرے گا۔ جب سردی کی لہر وہاں پہنچتی ہے تو میں بھی ایک اور اندرونی کمرے میں چلا جاتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ اس کمرے میں ایک سانپ موجود ہے، میں اس کو مار ڈالتا ہوں۔ اسکے بعد میں باہر آکر دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا شیر بھاگا جاتا ہے میں بندوق ہاتھ میں لے کر اس کا تعاقب کرتا ہوں۔ اور کچھ فاصلے پر جاکر اسکو گولی مار کر ہلاک کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ سردی کے بادلوں کی لہر پھر آرہی ہے اور میں ایک جگہ کھڑا ہو کر اس کا نظارہ کر رہا ہوں۔

اسی دوران معلوم ہوتا ہے کہ بارش ہو رہی ہے اور پانی کے قطروں کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے گل موکری، گل یاسمین اور چھوٹے چھوٹے کئی قسم کے دوسرے پھول برس رہے ہیں میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں اس قسم کے خوبصورت

پھول عطا فرمائے اور اب بھی ان سے ہمیں نواز رہا ہے۔
میں یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور اب صبح ہو چکی تھی۔
دعا ہے کہ خدا ہمیں اپنی نعمتوں سے نواز تا رہے۔

۱۷

سال شاداب کے جعفری مہینے کی ۸ تاریخ ۱۲۱۷ مولود محمد ﷺ [۲۹ ذی القعد ۱۲۰۴ ہجری۔۱۰ اگست ۱۷۹۰ء] میں سلام آباد کے مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا اور رامانا ئیر کے مورچوں پر حملہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد میں نے دعا مانگی کہ یاخدا ان پہاڑیوں پر موجود کفار کی فوجیں ہمیں صوم وصلوٰۃ سے روکتی ہیں اپنی قلم کی ایک ہی جنبش سے انہیں مشرف بہ اسلام کردے تاکہ تمہارے پیغمبر ﷺ کے لائے ہوئے دین کا بول بالا ہو۔

اسی رات صبح صادق سے قبل میں نے یہ خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ سرکار احمدی کی فوج پہاڑوں اور جنگلوں کو عبور کرکے ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے یہاں پر میں ایک گائے کو دیکھتا ہوں جو ببر شیر کے موافق ایک بچھڑے کے ساتھ، جسکی شکل وصورت اور دانت وغیرہ شیر کی مانند اور اگلی دونوں ٹانگیں گائے کی طرح اور پچھلی ٹانگیں غائب تھیں، کھڑی ہے میں دیکھتا ہوں کہ اسکی اگلی دونوں ٹانگیں حرکت کررہی ہیں اور وہ ان کی مدد سے آس پاس کے ہر شخص کو زخمی کررہی اور انکو اذیت پہنچارہی ہے۔میں اسکا اچھی طرح مشاھدہ کرکے اپنے کیمپ میں واپس آتا ہوں اور کچھ لوگوں کو تیار کرکے اپنے ساتھ لے آتا ہوں اور انکو کہتا ہوں کہ انشااللہ تعالےٰ خدا کے فضل وکرم سے میں اس گائے اور اسکے شیر نما بچھڑے کو ان کے قریب پہنچتے ہی کاٹ کر

ٹکڑے ٹکڑے کردونگا۔ یہ کہ کر میں اپنے خاص اصطبل میں کھڑے ہوئے گھوڑوں پر نظر ڈالتا ہوں اور اپنے لئے سرمئی رنگ کے دو گھوڑوں کو چن کر ان پر زین باندھ کر انکو تیار رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔

اسی دوران صبح ہو جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

اس خواب کی یہ تعبیر میری سمجھ میں آئی کہ پہاڑوں پر موجود نصرانی فوج دکھائی تو ایک شیر کی طرح دیتی ہے لیکن در حقیقت اس بچھڑے والی گائے کے کی مانند ہے اور خدا کے فضل و کرم اور حضرات رسالت مآب کی مدد سے اس جنگ میں فتح ہماری ہو گی اور یہ تمام بے دین نصرانی مارے جائینگے۔ گائے کے اگلی دونوں پاؤں کی حرکت سے میں نے یہ مراد لی کہ وہ جنگ کرنے کا قصد کرینگے اور پچھلی ٹانگوں کے نہ ہونے کا مطلب ہے کہ انکو کوئی اور مدد نہ دے گا۔ اور وہ کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہو گا۔

ا۔ سلام باد۔ ستیا منگلم۔ ٹیپو کا دیا ہوا نام۔

۲۔ راما نائر۔ ٹرانکور میں حیدر علی اور انکے بعد ٹیپو سلطان سے محاذ آرائی کرنے والا نائر قبیلے کا سردار راجہ راماورما۔

۱۸

سال شاداب کے بہاری مہینے کی ۹ اور ۱۵ تاریخوں کے درمیان ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ۔ [ذی القعد ۱۲۰۹ھ ہجری ۔ مئی ۱۷۹۵ء] میں نے بفضل وکرم خدا تعالےٰ دو خواب دیکھے۔

پہلے خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک شہسوار آتا ہے اور اعلےٰ قسم کے بڑے بڑے زمرد، جن میں سے بعض کا حجم ایک نارنگی کے برابر ہوگا میرے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور میں اسکو کہتا ہوں کہ اس قسم کے زمرد ہماری ریاست میں نہیں ملتے اور یہ سب فضل الٰہی کا کرشمہ ہے کہ حق تعالےٰ نے ہمیں اتنے بڑے بڑے زمرد عطا فرمائے۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی اور میری آنکھ کھل گئی۔

۱۹

دوسرا خواب کچھ اس طرح تھا۔

ایک مندر کے دروازے پر بنے ہوئے ایک مینار پر کفار نے روشنی کے لئے لکڑی کے بڑے بڑے تختے جمع کر کے ان کو آگ لگا رکھی ہے اس آگ کی روشنی جو نہی ختم ہوتی ہے لکڑیوں کا یہ انبار خود بخود نیچے آگرتا ہے اور اسکی وجہ سے تمام عمارت لرزش کرنے لگتی ہے اور یہ بندہ درگاہ الٰہی بھی سراسیمہ ہو کر عمارت سے باہر آجاتا ہے اور سوچتا ہے کہ مجھے چاہئے کہ جو لوگ اس عمارت سے باہر آئیں میں ان کی خیر وعافیت معلوم کروں اور اسی طرح اس بت خانہ کے قرب وجوار میں جن لوگوں کے گھر ہیں انکی بھی خیر وعافیت معلوم کروں۔

اسکے بعد لوگ وہاں جا کر اطلاع لاتے ہیں کہ مندر کا دروازہ تباہ ہو گیا ہے لیکن آس پاس رہنے والے سب لوگ محفوظ ہیں۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی اور میں بیدار ہو گیا۔

۲۰

سال شاد کے جعفری مہینے کی ۲۹ تاریخ ،بمطابق ۲۸ ماہ محرم ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ
[۱۲۰۸ ہجری ۔۵ ستمبر ۱۷۹۳ء] بروز جمعرات، الاصبح میں نے خواب دیکھا۔

دیکھتا ہوں کہ میں بہت سے دوسرے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہوں اور سید علی قاضی اور مولوی عبد الرحمان فرماتے ہیں کہ ہمیں چاہیئے کہ ایک ہی نشست میں سی حرفی ختم پڑہیں اس میں بڑی فضیلت ہے میں اس پر رضامند ہو جاتا ہوں ۔وہ فرماتے ہیں کہ اگر سو آادمی ملکر یہ ختم پڑہیں تو اس میں اور بھی فضیلت ہے میں کہتا ہوں کہ میں بھی اس میں شریک رہونگا۔ البتہ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے وہاں پر زیادہ عرصہ ٹھہرنا ممکن نہیں اسلئے بہتر ہوگا کہ وہ مجھے شامل کئے بغیر دوسرے سو آدمی لے لیں لیکن اس کے باوجود مین بھی اس ختم میں شامل رہونگا۔
انہوں نے سو آدمی چن کر میم کے حرف سے ابتدا کر کے ختم پڑہنا شروع کردیا۔ ختم کے شروع ہوتے ہی میں بھی اس میں شریک ہو گیا اسی دوران میں نے دیکھا کہ کچھ دوسرے لوگ جو اس ختم میں شامل نہ تھے ایک طرف بیٹھے کھانا کھارہے ہیں۔
اسکے بعد میں کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے ایک نالہ عبور کر کے اسکے دوسری طرف جارہا تھا کہ راستے میں ایک سیاہ فام اور موٹا مہرٹہ اپنے ہاتھ میں ایک خالی طشتری لئے آتا ہے۔ میں اسکو دیکھتے ہی اپنا خنجر نکال لیتا ہوں اور اس سے پوچھتا ہوں کہ وہ کون ہے۔وہ جواب دیتا ہے کہ وہ دھوندرجی کا خادم ہے اور وہ اسکے گھر کی دیکھ بھال

کے لئے ملازم تھا اب وہ وہاں سے میرے لئے سونا اور چاندی لے کر آیا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ میں یہ تمام سامان قبول کر لوں اور اس کے عوض اس کی جان بخشی کر دوں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میں اس وقت نماز کے لئے جا رہا ہوں واپس آ کر اس سے مزید بات چیت کر سکوں گا۔ چنانچہ وہ وہیں بیٹھ کر میرا انتظار کرنے لگتا ہے اور میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب واپس آتا ہوں تو اس وقت غلام علی صدور وہاں موجود ہوتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ یہ شخص اس کے گھر میں ٹھہرا ہوا تھا اور وہاں کا سامان چوری کر کے لے آیا ہے وہ مجھے اس سے خبردار رہنے کا مشورہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ شخص ایک بڑا چور ہے اور میرا گھوڑا لے کر وہاں سے فرار ہونا چاہتا ہے۔ اس کے بعد میں اس کافر سے کہتا ہوں کہ وہ جو کچھ زر لے کر آیا ہے اسے سرکار خداداد کے خزانے میں جمع کرا دے۔ میں اس سے مزید کہتا ہوں کہ اسے اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ اگر میں اس جیسے بدذات شخص کو رہا کر دوں تو وہ بہت سے دوسرے لوگوں کو زک پہنچا سکے گا۔ اسی اثناء میں موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

ا۔ سی حرفی ختم۔ یعنی یامعزّ کا ورد جو عموماً سو سے زائد لوگ مل کر کرتے ہیں۔

ا۔ دھوندیہ واگہ۔ حیدر علی کی فوج کا ایک مرہٹہ سردار جو بعد میں ٹیپو سلطان کی فوج میں بھی ملازم رہا۔ تیسری میسور جنگ کے بعد اس نے میسور کی سرحد پر اپنی عملداری قائم کر کے مرہٹوں پر حملے شروع کر دئے۔ ۱۷۹۴ء میں مرہٹوں سے شکست کھانے کے بعد وہ دوبارہ ٹیپو سلطان کی فوج میں شامل ہو گیا اور اسلام قبول کر کے اپنا نام شیخ احمد رکھ لیا اور اپنے

آپ کو ملک جہان خان کہلانے لگا۔ بعد میں میر صادق کے کہنے پر ٹیپو سلطان نے اسے قید میں ڈالدیا۔ ۱۷۹۹ میں سقوط سرنگاپٹم کے بعد رہا ہو کر فرار ہو گیا اور بعد میں انگریزی فوجوں پر حملے کرتا رہا۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۰۰ کو کرنل ولزلے کی فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوا۔

۳۔ میر غلام علی صدور۔ [لنگڑا] حیدر علی اور بعد میں ٹیپو سلطان کا بااعتماد وزیر جسے ٹیپو نے ۱۲۰۰ ہجری میں سلطان ترکی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ بعد میں وہ انگریزوں کے ساتھ سازباز میں شریک رہا۔ ۱۸۰۹ء میں فوت ہوا اور سرنگاپٹم میں دفن ہے۔

۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سال راسخ کے ربانی مہینے کی ۲۵ تاریخ، ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ [۱ رمضان ۱۲۰۷ھ ہجری ۔ ۱۲ اپریل ۱۷۹۳ء] بروز اتوار دن کی چار گھڑی ابھی باقی تھیں کہ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ نظام علی خان کا دیوان آیا ہے اسکا حلیہ کچھ ایسا ہے کہ اسکے منہ میں دانت نہیں اور داڑھی کو خضاب لگا رکھا ہے اور وہ مجھ سے مدد کی درخواست کرتا ہے۔ یہ بندہ درگاہ الٰہی اسکو جواب دیتا ہے کہ بہت خوب۔ میں اپنے مشیروں سے صلاح و مشورہ کر کے اسے جواب دے سکوں گا۔ اسے دوران میں اس کے ٹھہرنے کے لئے قلعہ کے باہر بندوبست کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اس جیسے شخص کو صرف بات چیت سے ہی دلاسا دے دینا چاہئے۔ اس سے قبل پونہ والا[۱] نے بھی مدد کی درخواست کی تھی اب یہ شخص کمک حاصل کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ مجھے ان کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔

[۱] ۔ پونہ والا ۔ مادھو راؤ نارائین پیشوا (۱۷۹۵ ۔ ۱۷۷۴ء) اپنے باپ نارائن راؤ پیشوا کی

وفات کی بعد پیدا ہوا۔ اور نانا فرنویس اور دوسرے وزراء کی سرپرستی میں پیشوا بن کر گدی پر بیٹھا۔ بالغ ہونے پر جب نانا فرنویس نے حکومت اس کے حوالے کرنے سے انکار کردیا تو ۲۷ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو قلعہ کی فصیل سے کود کر خودکشی کرلی۔ ٹیپو سلطان کے مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نانا فرنویس سے نجات حاصل کرنے کے لئے خفیہ طور پر ٹیپو سلطان سے مدد کی درخواست کی تھی۔

۲۲

سال حراست کے ذاکری مہینے کی ۸ تاریخ کو منگل کی رات، فجر کے وقت، جس کے بعد بدھ کا دن تھا، بمطابق ۷ جمادی الثانی ۱۴۲۲ مولود محمد ﷺ [۱۲۰۹ ہجری ـ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۷ء] میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا بت خانہ ہے جسکا پچھلا حصہ کسی قدر شکستہ حالت میں ہے اور اس میں کئی بڑے بڑے بت کھڑے ہیں۔ میں کچھ لوگوں کے ساتھ اس مندر میں داخل ہوتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ان بتوں کی آنکھیں حرکت کررہی ہیں اور میں ان بتوں کی آنکھوں کو متحرک دیکھ کر تعجب کرتا ہوں۔ اور اسکا سبب دریافت کرنے کے لئے ان کے قریب پہنچتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بتوں کی آخری قطار میں دو دیویوں کے بت کھڑے ہیں ان میں سے ایک دیوی اپنی ساڑھی کو زانوؤں سے ہٹا کر مجھ سے کہتی ہے کہ وہ دونوں دیویاں ہیں جبکہ دوسرے تمام بت مردوں اور مختلف قسم کے جانوروں کے ہیں اور یہ کہ وہ دونوں ایک عرصہ سے اپنی روحانی نشوونما کے لئے حق کی یاد میں مصروف ہیں۔ مٰں ان سے کہتا ہوں کہ وہ بہت اچھا کررہی ہیں اور میں ان کو یاد حق میں مشغول رہنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد میں اپنے آدمیوں کو اس خستہ حال عمارت کی مرمت کا حکم دیتا ہوں۔ اسے دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۲۳

سال شاد کے خسروی مہینے کی پہلی تاریخ،۱۲۲۱ محمد ﷺ [۲۳ شوال ۱۲۱۰ ہجری
،۱۵ اکتوبر ۱۷۹۵ء] دن کی پانچ گھڑی گزری تھی کہ محمد علی نمکحرام بادشاہی فوت ہوا۔
،تاریخ محمدی اشونج پر تھنے ،اس روز منگل کا دن تھا۔

۱۔ محمد علی۔ ٹیپو کا ایک باعتماد افسر جو ۸ فروری ۱۷۹۲ء کو صلح کی شرائط طے کرنے
کارنوالس کے پاس گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ٹیپو کے ساتھ نمکحرامی کی تھی۔

۲۴

سال شاد کے خسروی مہینے کی پندرہ تاریخ ۱۲۲۱ محمد ﷺ ،منگل کے دن [مطابق ۸
ذی القعد ۱۲۱۰ ہجری، ۲۸ اکتوبر ۱۷۹۵ء] شام کے وقت شری متی مادھوراؤ فوت
ہوئی اور اسی ماہ کی بارہ تاریخ [۲۰ ذی القعد ۱۲۱۰ ہجری، ۱نومبر ۱۷۹۵ء] کو بروز اتوار،
دوپہر کے وقت مادھوراؤ اپنے بالاخانہ سے گر کر ہلاک ہوگیا۔

ا۔مادھوراؤ ثانی پیشوا جس نے اپنے وزیر نانا فرنویس کی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر قلعہ کی فصیل سے کود کر خودکشی کرلی تھی۔بعض کتابوں مین تاریخ وفات ۲۷ اکتوبر دی گئی ہے۔۔

۲۵

میر میران سید غفار نے اپنی ایک عرضداشت میں جو سال حراست کے ذاکری مہینے کی چھ تاریخ کو وصول ہوئی تھی لکھا ہے کہ سال حراست کے دینی مہینے کی بارہ تاریخ، ۱۲۲۴ محمد ﷺ، ۱۰ دسمبر ۱۷۹۶ء، جمعہ کے روز، صبح کی نماز سے قبل، قطب کی طرف، حیدر آباد کی جانب، کہکشاں ثریا سے ایک بڑا ستارہ، ایک بڑے شہاب ثاقب کی چمک اور روشنی کے ساتھ گرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرکار خداداد کا ایک دشمن ختم ہو گیا ہے۔

۲۶

ماہ ذی الحجہ کی ۲۲ تاریخ کو، ۱۲۲۴ مولود محمد ﷺ مطابق ۸ ماہ تقی سال مذکور، ۱۲۱۰ ہجری۔ ۲۸ جون ۱۷۹۶ء بروز منگل۔

دہلی کے ایک اخبار نویس کی عرضداشت سے معلوم ہوا کہ ماہ صفر کی نو تاریخ ۱۲۱۰ھ ہجری [۲۵ اگست ۱۷۹۵ء بروز منگل]، بنارس میں جو انگریزوں کے تصرف میں ہے پہلے آگ کی بارش ہوئی اور اسکے بعد خون برسا اور تمام شہر سرخ ہو گیا۔

۲۷

سال حراست کے جعفری مہینے کی ۱۲ تاریخ ، ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ ،اربیع الاول ۱۲۱۱ھ ہجری ۔ ۴ ستمبر ۱۷۹٦ء] پیر کے روز الاصبح میں نے خواب دیکھا

میں نے دیکھا کہ یہ بندہ درگاہ کبریائی ایک ہاتھی پر سوار ہو کر آموں کے ایک باغ میں جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس باغ کے درختوں پر بے شمار آم لگے ہوئے ہیں اور ان میں سے ہر آم ایک ایک بالشت کے برابر اور بے حد میٹھا ہے اور ان میں سے گول آم ناریل کے برابر ہیں ۔ میں ان آموں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوتا ہوں اور ان میں سے اچھے اچھے آم درختوں سے چن کر ھودہ میں اپنے سامنے رکھ لیتا ہوں ۔ میں ابھی اسے آموں کے باغ میں گھوم رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی ۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

۲۸

سال حراست کے بہاری مہینے کی ۱۲ تاریخ کو، ۱۲۲۲ھ مولود محمد ﷺ،[۶ ربیع الاول ۱۲۱۰ھ ہجری ۔ ۹ ستمبر ۱۷۹۶ء]، جمعرات کی رات جسکے دوسرے دن جمعہ کا دن تھا اس بندہ درگاہ کبریائی نے خواب دیکھا۔

مجھے اطلاع دی جاتی ہے کہ شہر میں ایک اعلے مرتبہ فرانسیسی افسر آیا ہوا ہے میں اسے بلانے کے لئے پایغام بھیجتا ہوں۔ جب وہ آتا ہے تو اس وقت میں کسی کام میں مشغول ہوتا ہوں۔ لیکن جونہی وہ میری مسند کے قریب پہنچتا ہے میں اٹھ کر اس سے معانقہ کرتا ہوں۔ اور اسکو تشریف رکھنے کے لئے کہتا ہوں اور اسکی خیر و عافیت دریافت کرتا ہوں فرانسیسی جواب دیتا ہے کہ وہ دس ہزار فوج لے کر سرکار خداداد کی فوج میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوا ہے اور یہ فوج ساحل سمندر پر جمع ہے اور اس فوج کے سب سپاہی قوی ہیکل اور تنومند جوان ہیں وہ اس فوج کو ساحل سمندر پر اتار کر وہاں حاضر ہوا ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ بہت خوب ۔ خدا کے فضل و کرم سے جنگ کا سارا ساز و سامان تیار ہے اور مسلمانوں کی ہر قوم کی فوجیں جہاد کے لئے مستعد کھڑی ہیں۔ اسی دوران صبح ہو جاتی ہے اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۲۹

سال حراست کے بہاری مہینے کی ۱۴ تاریخ کو، ۱۲۲۴ مولود محمد ﷺ [۸ ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری۔ ۱۱ ستمبر ۱۷۹۶ء] ہفتہ کی رات میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ اسد علی خان مجھے ملنے آیا ہے اور عرض کرتا ہے کہ وہ کڑپہ کا علاقہ فتح کر کے واپس آرہا ہے اور اپنے چار ہزار سواروں سمیت میری فوج میں شامل ہونے کی اجازت مانگتا ہے میں اس کی پیشکش کو قبول کر کے کہتا ہوں کہ اسے چاہئے کہ چار ہزار سواروں کے ساتھ ساتھ نذرانہ بھی پیش کرے اسے اثناء میں صبح ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔

۱۔ اسد علی خان، مظفر الملک، المعروف ادونی والہ۔ ۱۷۹۵ء کی جنگ میں ٹیپو سلطان کے خلاف نظام کی فوجوں کا سپہ سالار تھا۔ اس سے قبل ۱۷۸۶ء میں صلح کی گفت و شنید کے لئے سرنگاپٹم آیا تھا

۲۔ سلطنت خداداد اور اب میسور کی ایک ڈسٹرکٹ کا نام۔

۳۰

ماہ رازی[راضی] کی تیسری تاریخ، بمطابق ۱ ماہ شعبان، ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ]
شعبان ۱۲۱۱ ہجری ۔ ۳۰ جنوری ۱۷۹۷ء] پیر کے دن اور منگل کی رات میر
دارالخلافہ میں تھا کہ صبح سویرے میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ رگھناتھ راؤ جو اس سے قبل مرہٹہ سردار کے وکیل کی حیثیت سے کئی بار میرے پاس آچکا تھا میرے سامنے حاضر ہے اور کہتا ہے کہ انگریزوں کو یورپ میں مکمل طور پر شکست ہوئی ہے۔ اور وہ ملک بنگالہ چھوڑ کر واپس جارہے ہیں۔ میں یہ سن کر جواب دیتا ہوں کہ بہت خوب۔ میں اس مقصد کے لئے روپیہ پیسہ اور فوج بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔ انشااللہ تعالے نصرانی ہندوستان سے نکال دئے جائینگے۔

ا۔ رگھناتھ راؤ ندوار کر پتور دھن۔ المعروف رگھوبا۔ مرہٹہ سردار باجی راؤ اول کا لڑکا جو نارائن راؤ کے قتل کے بعد پیشوا بنا لیکن کچھ عرصہ بعد نارائن راؤ کی بیوہ کے خلاف مقابلہ میں شکست کھا کر سورت بھاگ گیا تھا۔

۳۱

[۱ ماہ رازی [راضی] کی ۲۹ تاریخ، بمطابق ۲۷ ماہ شعبان، ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ شعبان ۱۲۱۱ ہجری ۔ ۲۵ فروری ۱۷۹۷ء] تنجی کور کے مقام پر جہاں میں شکار کے لئے آیا ہوا تھا ۔وہاں پر میں نے ایک قلعہ، جسکا نام میں نے الہ آباد رکھا تھا، تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ صبح سویرے میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں حج کے لئے گیا ہوا ہوں اور جب میں حرم کعبہ شریف کے اندر داخل ہوتا ہوں تو وہاں پر ایک معزز اور معتبر عرب آتا ہے اور مجھے کعبہ شریف کے اندر لے جاتا ہے اور وہاں پر نماز ادا کرنے کا طریقہ سمجھاتا ہے۔ میں اسکی ہدایت کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں اسکے بعد وہ مجھے دیوار میں لگے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے کہتا ہے۔ یہ ایک چوکور پتھر ہے جو ایک طویل دیوار میں لگا ہوا ہے۔ میں بڑے ادب سے حجر اسود کو بوسہ دیتا ہوں اور اس سے مجھے بڑی مسرت محسوس ہوتی ہے۔
خانہ کعبہ کے اندر ایک تنگ جگہ پر ایک صندوق رکھا ہوا ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ اس صندوق میں جو دستار رکھی ہوئی وہ خدا تعالے نے اب مجھے بخش دی ہے اسلئے مجھے چاہئے کہ میں اسے لے لوں۔ اسکے بعد وہ دستار نکال کر مجھے دے دیتا ہے میں دستار کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں اور اسکا دوسرا سرا وہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اسطرح جب ہم اس عمامہ کو کھول لیتے ہیں تو میں دیکھتا ہوں کہ یہ ایک پر تکلف اور زرین

دستار ہے۔ اسکو دیکھنے کے بعد میں اس دستار کو بڑی احتیاط سے دوبارہ تہ کر کے واپس صندوق میں رکھ دیتا ہوں۔ اور صندوق کو اپنے ساتھ لے آتا ہوں۔ اسکے بعد جب میں حرم شریف سے باہر آتا ہوں تو یہ بزرگ مجھے کہتا ہے کہ وہاں پر ایک بت موجود ہے۔ مجھے چاہئے کہ مین اسکے قریب جاکر اس پر لعنت بھیجوں اور پتھر برساؤں۔ اسکی ہدایت کے مطابق میں وہاں پہنچ کر اس بت پر پتھر پھینکتا ہوں اور اسکے بعد کچھ بزرگوں کے مزاروں کی زیارت کے لئے جاتا ہوں۔ اسی اثناء میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۳۲

سال ساز کے ذاکری مہینے کی دوسری تاریخ، بمطابق ۳ جمادی الثانی ۱۲۲۵ مولود محمد ﷺ [۱۲۱۱ ہجری ۔۴ دسمبر ۱۷۹۶ء] بروز اتوار جسکے اگلے روز پیر کا دن تھا ۔ میں نے خواب دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ تازہ کھجوروں سے، جنہیں مطب کہا جاتا ہے، بھری ہوئی چاندی کی تین طشتریاں لا کر میرے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کھجور ایک ایک بالشت کے برابر لمبی ہے اور یہ کھجوریں تازہ اور رسدار ہیں۔۔ مجھے بتایا جاتا ہے کہ یہ کھجورین ایک مقامی باغ سے لائی گئی ہیں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ صبح ہو چکی ہے۔

اس بندہ درگاہ الٰہی نے اس خواب کی تعبیر اسطرح کی ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے تین کافروں کی سلطنتیں میرے ہاتھ آنے والی ہیں۔ اس ماہ کی تیسری تارخ کو خبر ملی کہ نظام علی مر گیا ا

ا۔ یہ غالبًا افواہ تھی۔ نظام علیخان دراصل ۱۸۳۰ء میں فوت ہوئے۔

۳۳

سال ساز کے ذاکری مہینے کی ۲۷ تاریخ، بمطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ ۱۲۱۲ ہجری ۔[دسمبر ۱۷۹۷ء] بروزبدھ، بمقام دارالسلطنت ۔ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ سرکار خداداد اور نصرانیوں کے درمیان جنگ ہورہی ہے اور یہ بندہ خد ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے۔ میری فوج بھی میرے ساتھ ہے۔ اور میری فوج اپنی بندوقوں سے نصرانیوں کی فوج پر حملہ کرنے کی اجازت مانگ رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ وہ نصرانیوں کو عنقریب ہندوستان سے نکال دیے گی۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

سال ساز کے ذاکری مہینے کی ۲۱ تاریخ، بمطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۱۲ھ ہجری۔ سنہ ایک ہزار دو سو بارہ ہجری [۵۲۲ مولود محمد ﷺ] [۲ دسمبر ۱۷۹۷ء] بروز ہفتہ، بمقام دار السلطنت۔ میں نے خواب دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ یہ بندہ درگاہ الٰہی بزرگوں کی ایک محفل میں گیا ہوا ہے اس محفل میں پچاس ساٹھ بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ سب مجھے سلام و علیک کہتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ عطااللہ شاہ بھی ان بزرگوں میں شامل ہیں۔ وہ مجھے بلاتے ہیں اور میں ان کے پاس جا کر ان کے سامنے بیٹھ جاتا ہوں۔ وہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ میں اپنے لئے ایک بندوق حاصل کر لوں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میں ایک سپاہی ہوں۔ جس کسی کے پاس کوئی اسلحہ یا بندوق موجود ہے وہ دراصل میری ہی ہے اور ضرورت کے وقت میں سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں بندوق لے لوں گا۔

اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔

۳۵

ماہ رحمانی کی ۲۵ تاریخ ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ [بمطابق ۲۴ رجب ۱۲۱۲ھ ہجری [۱۲ جنوری ۱۷۹۸ء] بروز جمعہ، یعنی ہفتہ کی رات، الاالصبح میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مجھے ایک ہرے رنگ کی دستار عنایت فرماتے ہیں تا کہ میں اسے اپنے سر پر باندھ لوں۔ چنانچہ میں اس دستار کو اپنے سر پر باندھ لیتا ہوں۔

اسکے بعد حضرت بندہ نواز بھی مجھے ایک دستار عنایت فرماتے ہیں اور مجھے اپنے سر پر باندھنے کے لئے کہتے ہیں میں اسے بھی اپنے سر پر باندھ لیتا ہوں۔

اسکے بعد حضرت احمد بھی ایک اور دستار عنایت کرتے ہیں اور میں اسے بھی اپنے سر پر باندھ لیتا ہوں۔ اسکے بعد میں دیکھتا ہوں کہ ایک پہاڑی پر ایک شاندار قلعہ بنا ہوا ہے اور میں اسے دیکھنے کے لئے وہاں جاتا ہوں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میں اس خواب کی تعبیر سے یہ مراد لیتا ہوں کہ خدا تعالے اور حضور ﷺ ساتوں اقلیموں کی سلطنت مجھے بخشنے والے ہیں۔

بمطابق ۲۴ ماہ رجب ۱۲۱۲ھ ہجری [۱۲ جنوری ۱۷۹۸ء]

۳۶

سال شاداب کے احمدی مہینے کی ۱۲ تاریخ ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ [بمطابق ۲۵ شوال ۱۲۱۲ھ ہجری] [۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء] جمعرات کی رات، میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہم شکر ندی کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں اور یہ بندہ خدا ایک گھوڑے پر سوار ہے۔ لوگ اطلاع دیتے ہیں کہ ندی میں طغیانی آئی ہوئی ہے ۔میں فوج کے ہاتھیوں کو لا کر ندی میں ایک دوسرے کے ساتھ ملکر اسطرح کھڑا کرنے کا حکم دیتا ہوں کہ وہ ایک پل کا کام دے سکیں اور اسکے بعد فوج کو ان ہاتھیوں پر سے گزر کر ندی کو عبور کر کے دوسری طرف جانے کا حکم دیتا ہوں۔اسطرح ساری فوج ندی کے اس پار پہنچ جاتی ہے۔اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

ا۔یہ واقعہ ٹیپو سلطان کو ستمبر ۱۷۹۰ء میں پیش آیا تھا۔ہری پنڈت بھر کیہ اور نظام علی خان کی فوجیں، جن میں پیادہ فوج کے علاوہ ایک لاکھ سے زائد سوار بھی شامل تھے تنگا بھدرا ندی کے کنارے محاذ آرا تھیں ۔ ٹیپو سلطان کی فوجیں مقابلے کے لئے جب ندی کے دوسرے کنارے پہنچیں تو اس وقت موسلادھار بارش ہو رہی تھی اور ندی میں طغیانی آئی ہوئی تھی۔ ٹیپو سلطان کے سالاروں نے اس حالت میں ندی کو عبور نہ کرنے کا

مشورہ دیا لیکن ٹیپو سلطان نے کشتیوں کا پل بنوا کر سب سے پہلے خود دریا عبور کیا اور اسکے بعد اپنی فوج کو دوسری طرف لا کر دشمن پر حملہ کیا اور ان کو زبردست شکست دی تھی۔

۳۷

سال شاداب کے دینی مہینے کی پہلی تاریخ ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ [بمطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۲۱۳ھ ہجری، ۸ نومبر ۱۷۹۸ء] جمعرات کی رات، دن کی چار گھڑی ابھی باقی تھیں، بمقام دارالسلطنت میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں باداموں میں سالگرام کے، جو کافروں کا ایک بت ہے، پتھر شامل کر کے ختم پڑھ رہا ہوں۔ میرے ایسا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ان کے بتوں نے اسلام قبول کر لیا ہے اسطرح تمام کفار بھی حلقہ اسلام میں داخل ہو جائینگے۔ وظیفہ ختم کرنے کے بعد میں اعلان کرتا ہوں کہ کفار کے تمام بت مسلمان ہو چکے ہیں اور میں باداموں میں سے سالگرام کے پتھر نکال کر انکی جگہ بادام شامل کرنے کا حکم دیتا ہوں

بفضل خدا بندہ نے اس خواب کی یہ تعبیر نکالی ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے سب کے سب کفار مسلمان ہو جائیں گے اور انکا ملک سلطنت خداداد میں شامل ہو جائے گا۔

۳۸

ماہ خسروی کی تیرہ تاریخ ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری [۲۲ اکتوبر ۱۷۹۸ء] چاند کی چودہویں رات، بروز پیر، جسکے اگلے روز منگل کا دن تھا، صبح سویرے میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ حضرت سعدی شیرازی تشریف فرما ہیں اور موصوف کی شکل و صورت کچھ اس طرح ہے کہ انکا جسم اور سر بڑا ہے اور انکی داڑھی لمبی اور سفید ہے میں بڑی تعظیم و تکریم سے انکو کرسی پیش کرتا ہوں۔ صاحب موصوف اس پر بہت خوش ہوتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے کون کون سے ملک دیکھے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہندوستان، آرکاٹ، عبدالنبی خان کا ملک، کلوپنت کا ملک اور کوکنی کا ملک۔ اسکے بعد وہ کئی اشعار اور بیت پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور دولت سرا کا دورہ کرنے کے بعد ایک جگہ آکر بیٹھ جاتے ہیں۔

اس وقت چونکہ صبح ہو چکی تھی اسلئے میری آنکھ کھل گئی۔

سال شاداب کے تقی مہینے کی ۲۴ تاریخ ۱۲۲۱ء مولود محمد ﷺ بمطابق ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۱۲ ہجری [۷ جون ۱۷۹۸ء] بروز جمعہ بمقام حیدر آباد، سہ پہر کے وقت میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ یہ بندہ درگاہ الٰہی ایک باغ میں گیا ہے۔ اس باغ میں میں کئی عمارتیں ہیں۔ لوگ بتاتے ہیں کہ مولانا جامی وہاں آکر رہائش پذیر ہیں۔ میں وہاں جاکر مولانا جامی کی خدمت میں پیش ہوتا ہوں اور ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ وہ مجھے ملنے کے لئے وہاں آئے ہیں میں ان کے وہاں آنے کو بہتر اور بجا سمجھتا ہوں اور ان کو کہتا ہوں کہ پرانے زمانے میں مولانا سعدی ہوا کرتے تھے اور اب ہمارے زمانے میں حق سبحانہ تعالےٰ عزشانہ نے مولانا جامی کو پیدا کیا ہے۔ اور انہیں ہمارے پاس بھیجا ہے۔ تاکہ میں ان سے ملنے کی سعادت حاصل کر سکوں۔ یہ کہ کر میں مولانا جامی کو اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے آتا ہوں۔

۴۰

سی رات صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے میں نے ایک اور خواب دیکھا :
میں دیکھتا ہوں کہ ایک خوبصورت دوشیزہ ایک قیمتی اور جواہرات سے مزین لباس پ
ہوئے میرے پاس آتی ہے اور کھیروں کے برابر بڑے بڑے ، عمدہ اور پکے ہوئے ک
لاکر اس بندہ درگاہ الہی کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں
آج تک اتنے بڑے کیلے نہیں دیکھے تھے۔ اس کے بعد میں ان میں سے ایک پھل کھا
دیکھتا ہوں کہ کنار کے یہ پھل بے حد شیریں اور خوش مزہ ہیں۔ اسی دوران میری آن
کھل جاتی ہے۔

۱۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (۱۲۹۲ ۔ ۱۱۷۵ء) فارسی کے مشہور شاعر۔
۲۔ نورالدین عبدالرحمان جامی (۱۴۹۲۔۱۴۱۴ء) فارسی کے مشہور شاعر۔

۴۱

سال شاداب کے رحمانی مہینے کی دس تاریخ ۱۲۲۶ھ مولود محمدی بمطابق نوماہ شعبان ۱۲۱۳ھ ہجری سنہ ایک ہزار دو سو تیرہ ہجری [۱۶ جنوری ۱۷۹۹ء] بدھ کی رات جس کے دوسرے روز بدھ کا دن تھا، میں دارالسلطنت میں مقیم تھا کہ اس رات میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ کہ کفار کی فوج آرہی ہے اور سرکار خداداد کی فوج اسکو قتل اور قید کر لیتی ہے اور میں اپنی فوج سے کہتا ہوں کہ خبر آئی ہے کہ کفار کی ایک اور فوج آرہی ہے، ہمیں چاہئے کہ اس فوج کو بھی قتل اور قید کر لیں۔ چنانچہ میں بھی اس فوج کو قتل و غارت کرنے کے لئے روانہ ہو جاتا ہوں۔ اسی دوران میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی۔

۴۲

کولار کے شیخ سید محمد اسلم نے حضور کو ایک عرضداشت بھیجی جسکا مضمون یہ تھا:

رجب المرجب کے مہینے، بروز جمعرات فقیر کو بشارت ہوئی کہ امام جہاں سرخ فرش پر تشریف فرما ہیں اور یہ فقیر ان کی خدمت میں حاضر ہے۔ اچانک حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ تشریف لاتے ہیں اور حضور حضرت علی کا بازو پکڑ کر انہیں باہر لے جاتے ہیں اور ان کو ایک سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار کر دیتے ہیں اور حضور بھی ایک دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دونوں اپنے کندھوں پر ننگی تلواریں لے کر وہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں۔ روانہ ہونے سے قبل دیکھتے ہیں کہ لاکھوں نصرانی بندوقیں لئے کھڑے ہیں۔ اچانک پیچھے سے ایک دھماکے کی آواز بلند ہوتی ہے اور یہ سن کر نصرانی فوج ان دونوں سواروں کو ایک کروڑ فوج کے برابر سمجھ کر وہاں سے فرار ہو جاتی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سواری واپس آرہی ہے اور دارالخلافہ کی طرف آکر ایک جگہ ٹھہر جاتی ہے اس جگہ پہنچ کر حضرت سیدالمرسلین ﷺ ایک مصلہ پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ان کے پاس پانچ یا چھ سال کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا ہے اور انکے سامنے دین اسلام کے تمام امام مقتدیوں کی طرح قطار در قطار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ اس لڑکے کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ

لڑکا ہی سلطان [ٹیپو] ہے اور حضور ﷺ فرماتے ہیں دائم قائم، قائم دائم اور حضرت علی کو فرماتے ہیں کہ اس سلطان کے علموں پر اصحاب کہف کے نام لکھ دیۓ جائیں میں قدم بوسی کر کے باہر آجاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ سات گدڑی پوش خواجگان جارہے ہیں اور کوئی شخص ایک خادم سے پوچھتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟۔ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ خواجہ یوسف ھمدانی، خواجہ بایزید بستامی [بسطامی] ، خواجہ ابو الحسن خرقانی، خواجہ بہاالدین نقشبند، خواجہ ابو منصور ماتریدی ہیں ۔ اسی وقت شہنشاہ دو عالم وہاں تشریف لاتے ہیں اور یہ سب لوگ آپ کی قدم بوسی فرماکر رخصت ہو جاتے ہیں۔

۱۔ دو میل۔

۲۔ خواجہ یوسف ھمدانی، وفات ۱۱۴۱ء، ھمدان کا ایک صوفی عالم۔

۳۔ خواجہ بایزید بسطامی، ۸۴۸۔ ۸۷۴ء ، ایک صوفی بزرگ اور عالم۔ آپکا اصل نام طیفوری تھا

۴۔ خواجہ ابو الحسن خرقانی، وفات ۹۸۶ء، ایک صوفی بزرگ، شرح مخزن الاسرار اور مرات التحقیقین کے مصنف۔

۵۔ خواجہ بہاالدین نقشبند، وفات ۱۴۵۳ء، ایک صوفی بزرگ اور سلسلہ نقشبندیہ کے بانی اور دلیل العاشقین وغیرہ کے مصنف۔

۶۔ خواجہ ابو منصور ماتریدی، وفات ۵۶۹ ہجری، ۱۱۷۴ء، سلسلہ ماتریدیہ کے بانی ایک صوفی بزرگ اور عالم دین۔

۴۳

سال سراب کے رحمانی مہینے کی ۱۳ تاریخ ، ۱۲۱۸ مولود محمد ﷺ [۳ جمادی الاول ۱۲۰۴ ہجری۔ ۱۹ جنوری ۱۷۹۰ء] بروز بدھ خاردار خندق پر پہلے حملے کے دوران سرکار خداداد کی فوج کے جو افراد شہید یا قید ہوئے ان کے نام یہ ہیں :۔

[English translation of the above note in Col. Kirkpatrick's handwriting].

Memorandum of the persons who were killed or taken prisoners in the first assault on the Travancore lines.

زمان بیگ سپہ دار ۔ شہید شد

عبدالحمید سپہ دار۔ شہید شد

تربیت علی خان

محمد حیدر ولد حاجی صاحب

محمد عمر عرض بیگی [پیشکار]

میر کریم الدین ولد میر صاحب ۔ شہید

محمد ٹیپو، داماد میر ابراہیم صاحب۔

محمد حسین ولد ابراہیم صاحب

محمد سعید جو نوایت کے رسد خانہ کا داروغہ خاص تھا۔

محمد جمال نجومی

اسد الہی فوج کا رسالہ دار سید محی الدین

بیر دار سید حنیف۔

ا۔ یہ جیاگوتا اور کرنگانور نامی پہاڑوں پر واقع قلعہ ماکڑی پر چڑھائی کے دوران کا واقعہ ہے۔ حملات حیدری
(صفحات ۶۲۷۔۶۲۶) میں اس قلعہ کی تفصیلات دیتے ہوئے لکھا ہے :
یہ قلعہ ایک نہایت استوار اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہوا ہے۔ اور گرداگرد اسکے خندق عمیق اور اس کے اطراف میں جنگلستان اور کنٹیلے درخت ایسے گنجان کہ پون کے پانو اس راستے سے گزرتے چھلنی بن جائیں، رستم واسفندیار کا ہفت خوان اسکی راہ پر فراز و نشیب کے سامنے افسانہ کہن تھا۔ ۔۔دو بڑے بڑے اونچے پربت ایک دوسرے کے سامنے پچاس گز تفاوت سطح زمین سے نکل کر اچان میں پانچ سو گز بلند ہو کر آکر کو چوٹی میں قریب دونوں آپس میں آملے ہیں گویا ایک ہی ہیں مابین ان دونوں کے ایک گہری خندق ہے۔
یہ قلعہ تقریباً ڈیڑھ سو برس سے ولندیزیوں کی عملداری میں تھا۔ ۱۷۷۹ء میں نواب حیدر علی خان نے اسے لے لیا تھا۔ لیکن بعد میں انگریزوں کے خلاف مدد کے صلے میں

انہیں واپس دے دیا تھا۔ بعد میں ٹراونکور کے راجہ نے سازباز کر کے اسے ولندیزیوں سے خرید لیا۔ یہ قلعہ چونکہ کوچین کے راجہ کی عملداری میں تھا اور یہ راجہ ٹیپو سلطان کو خراج ادا کیا کرتا تھا اسلیئے ٹیپو نے ٹراونکور کے راجہ راما ورما کو اسکی واپسی کے لئے کہا۔ راجہ نے ٹیپو کے خلاف انگریزوں سے مدد مانگی جسکی وجہ سے ٹیپو نے تقریباً پندرہ ہزار فوج کے ساتھ اس قلعہ پر حملہ کیا۔ مقابلہ میں راجہ نے ایک لاکھ سے زائد فوج جمع کر رکھی تھی۔ ٹیپو نے ۲۹ دسمبر ۱۷۸۹ء کو ٹراونکور پر حملہ کیا لیکن ناکام ہو کر واپس آیا۔ اسکے بعد انگریزی فوج بھی راجہ کی مدد لئے آپہنچی ٹیپو نے ۶ مارچ ۱۷۹۰ء کو دوبارہ چڑہائی کی لیکن دوبارہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اسکے بعد ۱۵ اپریل کو تیسری بار حملہ کیا۔ اس دفعہ راجہ کی فوجیں میدان چھوڑ کر بھاگ نکلیں۔ پہلے حملے میں ٹیپو کو کافی زیادہ نقصان اٹھانا پڑا تھا۔

۲۔ تربیت علی خان۔ آرکوٹ کے نواب مرتضےٰ علی کا پوتا اور ٹیپو سلطان کے دور میں ٹرانکوبار کا عامل۔

۳۔ ٹرانوبار کا راجہ راما ورما نائیر

۴۔ اسد الہی۔ ٹیپو سلطان کی فوج کا ایک خاص رسالہ۔

۴۴

سال شتا کے خسروی مہینے کی ستائیس تاریخ، سن ایک ہزار دو سو اٹھائیس محمد ﷺ، ۱۲۲۸ مولود محمد ﷺ [مطابق صفر ۱۲۰۵ ہجری، ۱۰ اکتوبر ۱۷۹۰ء]۔ پٹن کے آصف [افسر محکمہ مال] محمد مہدی نے گنڈل کے عامل عبدالقادر کی ایک عرضداشت کی ساتھ حضور پر نور کی خدمت میں ایک عرضی پیش کی جس کا مضمون یہ تھا۔ :

علاقہ گنڈل کے منجھلی نامی گاؤں کی کچھ زمین بسوا کے حساب سے علاقہ صدور کے ایک پیادہ کو اسکی خدمات کے عوض دے دی گئی تھی۔ اور یہ پیادہ اس پر کاشت کیا کرتا تھا۔ اس کھیت کے درمیان، آگنی کی طرف کسی انسان کے قدموں کے لمبے لمبے نشان دیکھے گئے ۔ اس واقع کو دیکھ کر گاؤں کے سب لوگ حیران ہوئے۔ اور انہوں نے ملکر ان قدموں کے نشانوں کی پیائش کی۔ اس پیائش کے طول و عرض کی تفصیلات حضور کی خدمت میں پیش کی جا رہے ہیں۔ ان کی لمبائی اور چوڑائی کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔
لمبائی میں ایڑھی سے پاؤں کی بڑی انگلی کے سرے تک گیارہ گرہ اور دو انگشت۔ اور چوڑائی میں، جائے انگلیوں کے پانچ قدم اور پانچ گرہ۔ پہلی تقسیم کے مطابق پہلے بائیاں پاؤں پڑا ہوا ہے اور اس جگہ سے جنوب کی طرف ۹۱ درعہ کے فاصلے پر دائیاں پاؤں ہے۔ اور اس جگہ سے ساڑھے بارہ درعہ کے فاصلے پر بائیں قدم کا نشان ہے۔ اور اس سے سات

درعہ کے فاصلے پر دائیں پاؤں کا نشان ہے اور اسی ترتیب سے پانچ قدموں کے نشان زمین پر بنے ہوئے ہیں۔

ء

۱۔ بسوا۔ زمین کی پیمائش کا معیار۔ ۱ بیگہ بیس بسوا کے برابر ہے۔
۲۔ درعہ۔ ایک گز
۳۔ گرہ، گز کا سولہواں حصہ، تین انگلیوں کے برابر

۴۵

دارالسلطنت پٹن سے فرخی کی جانب پہلی مرتبہ روانگی کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔
پہلی مرتبہ سال شا کے راذی مہینے کی ۲۷ تاریخ، ۱۲۱۵ھ محمد ﷺ [۱۸ شعبان ۱۲۰۲ھ ہجری۔ ۲۲ جون ۱۷۸۷ء] ہندو بار ہسپتیا چکرا کے مطابق دوھا سے اکتالیسوین سال، بروز بدھ۔ چھبیس گھڑی گزرنے پر سواری خاص فرخی کی طرف روانہ ہوئی۔

ا۔ ایک گھنٹہ، ڈھائی گھڑی کے برابر

۴۶

پہلی مرتبہ سال شا کے جعفری مہینے کی ۱۳ تاریخ، ۱۲۱۶ھ [محمد ﷺ، ۲۹ شوال ۱۲۰۱ھ ہجری۔ ۱۵ اگست ۱۷۸۸ء] ہندو بار ہسپتیا چکرا کے مطابق دوھا سے بیتالیسوین سال، بروز جمعرات۔ دن کی پندرہ گھڑی گزرنے پر سواری خاص دار السلطنت پٹن میں داخل ہوئی۔

۴۷

دارالسلطنت پٹن سے فرخی کی جانب دوسری مرتبہ روانگی کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔
دوسری مرتبہ سال سارا کے رحمانی مہینے کی ۳ تاریخ، ۱۲۱۶ھ [محمد ﷺ، ۱ جمادی الاول ۱۲۰۳ھ ہجری۔ ۲۸ جنوری ۱۷۸۹ء] ہندوبار ہسپتیا چکرا کے مطابق دوھاسے بیتالیسویں سال، بدھ کے دن اور جمعرات کی رات۔ جب رات کی تین گھڑی گزر چکی تھی اور مشتری سرطان کے زیر اثر آچکا تھا، سواری خاص دارالسلطنت پٹن سے احمد نگر کے راستے فرخی کے لئے روانہ ہوئی۔

۴۸

دوسری مرتبہ سال سراب کے خسروی مہینے کی ۲۷ تاریخ، ۱۲۱۷ھ محمد ﷺ [۳ صفر ۱۲۰۴ھ ہجری۔ ۲۳ اکتوبر ۱۷۸۹ء]، بروز جمعہ، دن کی چھ گھڑی گزر چکی تھی، چاند کے زیر اثر سواری خاص فرخی کے لئے روانہ ہوئی اور سال ستا کے تقی مہینے کی انیسویں تاریخ، ۱۲۱۸ھ محمد ﷺ بروز جمعرات اللہ تعالے کی مدد سے دیورام نائیر پر فتح حاصل کرنے، اور دولت اور اقبال کے ساتھ سلام آباد کے گرد و نواح میں داخل ہوئی۔

۴۹

یاحافظ

حساب زر کے مطابق سال در آز کے ربانی مہینے کی ۹ تاریخ، جو دوہا تقویم کے ۳۹ سال [۱۷۸۸ء]، شمر وشوا وشو سمجھر، بروز جمعہ، دن کی پانچ گھڑی باقی تھی جب سرکار احمدی کی فوجیں مہرتہ فوج کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کو تنبیہ کے لئے دارالسلطنت پٹن سے روانہ ہوئی

سال شا کے زار جعفری ی مہینے کی بائیس تاریخ، بروز اتوار، دوہا تقویم کے مطابق اکتالیسواں سال، اور مطابق پلوتک سمجھر روک شر اون بھول ستہمی، بروز اتوار، ابھی دن کی سات گھڑی باقی تھی۔، خدا کے فضل وکرم سے ہماری سواری مراٹھوں کے ساتھ جنگ میں فتح و نصرت حاصل کرنے کے بعد دار لسلطنت میں داخل ہوئی۔

۵۰

سال بسد کے خسروی مہینے کی آٹھ تاریخ، بمطابق پرابھوا مجھر، یعنی دوہا [ہندو باہسپتیا
چکرا] کے چالیسویں سال [۱۷۸۹ء] فوج کے اسدالہٰی رسالے نے شاہ نور کے مقام پر
مرہٹہ نا سردار ہری پنڈت پھڑکہ کے لشکر پر شبخون مارا اور اسکو صحیح معنوں میں سزا دی۔

۵۱

سال بسد کے ذاکری مہینے کی بارہویں تاریخ کی رات، بمطابق پرابھوا برگبوت کود [ہندو
باہسپتیا چکرا کے چالیسویں سال] اسدالہٰی فوج نے ہری پنڈت پھڑکہ کی فوج پر دوبارہ
شبخون مارا اور خدا تعالےٰ کی مدد سے مراتوں کے تمام لشکر کو غارت کر دیا۔
سال بسد کے رحمانی مہینے کی چوبیسویں تاریخ، بمطابق پرابھوا بسمجھر [ہندو باہسپتیا چکرا
کے چالیسویں سال] حیدری فوج نے بہادر بندہ کا قلعہ فتح کیا۔

۵۲

سال بسد کے رحمانی مہینے کی ۲۴ تاریخ ، دوہا تقویم کے چالیسویں سال، بھادر بندہ کے قلعے پر یورش کی بعد فتح حاصل ہوئی اور دست خاص سے نکلے ہوئے ایک تیر نے قلعدار کا سر قلم کریا اور قلعہ کے لوگوں نے اطاعت قبول کی۔

۵۴

تعلقہ بنگلور میں باناوار کی طرف، موضع مادوار کے نزدیک لب سا مقام پر جو سلطان شتا کر کے نام سے مشہور ہے۔

سال شتا کے بہاری مہینے کی چودہ تاریخ، ۱۲۱۸ محمد ﷺ، بمطابق ساوہارن سمجھر [یعنی بار ہسپتیا چکر کے چالیسویں سال] دن کی پانچ یا چھ گھڑی باقی تھی کہ خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی اور بارش کے ساتھ ساتھ زمین پر چند پودے اور پھول نکل آئے۔ یہ پھول شکل و صورت میں پھولسری کے مانند تھے۔ چنانچہ بنگلور کے عامل نے چند پھول حضور کی خدمت میں پیش کیے۔

۱۔ ہندہ بہادر مرہٹوں کا ایک بے حد مضبوط قلعہ تھا۔ ٹیپو نے اسے سات دن کی یورش کے بعد ۱۳ جنوری ۱۷۸۷ء کو فتح کیا تھا۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے محب الحسن، صفحہ ۱۱۵۔

۵۴

سال بسد کھرو ی مہینے کی اٹھارہ تاریخ ،بمطابق پراَبھوا کھرد [ہندو باہسپتیا چکرا کے چالیسویں سال۔۱۷۸۹ء] سرکار احمدی کی فوج کے اسد الہی دستے نے شاہ نور کے مقام پر ہری پنڈت بھڑکہ کی فوج پر شب خون مارا اور اسکو سخت سزا دی۔

۵۵

سال بسد کے ذاکری مہینے کی انیسویں تاریخ کی رات،بمطابق پراَبھوا برگبوت کود [ہندو باہسپتیا چکرا کے چالیسویں سال،۱۷۸۹ء] سرکار احمدی کی فوج کے اسد الہی دستے نے شاہ نور کے مقام پر ہری پنڈت بھڑکہ کی فوج پر دوبارہ شب خون مارا اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے اسکے تمام لشکر کو غارت کردیا۔

۵۶

سال بسد کے رحمانی مہینے کی چوبیسویں تاریخ، بمطابق پر ابھوا بر گبوت کود [ہندو باہسپتیا چکرا کے چالیسویں سال، ۱۷۸۹ء] حیدری فوج کے حملے سے بہادر بندہ کا قلعہ فتح ہوا۔

۵۷

سال شتا کے حیدری مہینے کی چھ تاریخ، ۱۲۱۸ محمد ﷺ، چراوڑ کے گاؤں کے اس طرف، منگل کے دن بمطابق ۴ محرم ۱۲۰۵ ہجری [۱۴ ستمبر ۱۷۹۰ء]، بے دین عیسائیوں سے جنگ کے دوران برہان الدین اور لالہ میاں کا لڑکا شہید ہوئے۔ دعا ہے کہ خداتعالےٰ انہیں مغفرت فرمائے۔

ا۔ برہان الدین۔ ٹیپو سلطان کی فوج کا ایک باصلاحیت اور نڈر کمانڈر جو ۱۳ ستمبر ۱۷۹۰ء کو ستیامنگلم سے سترہ میل دور چراور [چیور] کے مقام پر انگریزی فوج کے کمانڈر فلائیڈ پر حملے کے دوران شہید ہوا۔

۵۸

سال شتا کے حیدری مہینے کی ۲۸ تاریخ ، ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۲۰۵ ہجری، ۱۷۹۱ء] ، رات کی ایک گھڑی باقی تھی کہ فرخی کے آصف اول میر سید محمد کو بے ایمانوں نے دغا دے کر شہید کر دیا۔

۵۹

سال شتا کے ذاکری مہینے کی پانچ تاریخ، ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۲۰۵ ہجری، ۱۷۹۱ء] ، فرخی کے صدور حسین علی خان اور بے دین عیسائیوں کے درمیان جنگ ہوئی اور حسین علی خان اور احمد بیگ سپہ دار ٹرانکور کے مقام پر زخمی اور قید ہوئے اور سپہ دار غلام محی الدین شہید ہوا اور مہتاب خان اور فرخی کے علاقہ کا نائیب آصف تامبر چیری کی پہاڑیوں کی طرف روپوش ہو گئے۔

ا۔ یہ ۲۹ دسمبر ۱۷۹۰ء کا واقعہ ہے۔ انگریزی فوج کے کمانڈر کرنل ھارٹلے نے کالی کٹ کے نزدیک ترون گادی کے مقام پر فرخی کے صدور حسین علی خان پر اچانک حملہ کر کے ایک ہزار سے زائد افراد کو ہلاک اور ڈہائی ہزار کو قید کر لیا تھا۔ البتہ مہتاب خان اور فرخی کا

نائب آصف سرکاری خزانہ لے کر تامبر چیری Tamarasscheri کے پہاڑوں کے راستے محفوظ مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

٦٠

رخوردار عبدالخالق کی رسم نکاح کلپانور کے شہر کے نزدیک جہان سواری خاص رونق افزا تھی ادا کی گئی۔ اس وقت سال سراب کے احمدی مہینے کی آٹھ تاریخ، مولود محمد ﷺ سے ایک ہزار دوسو اور ستر سال[۱ شعبان ۱۲۰۴ ہجری، ۱۶ اپریل ۱۷۹۰ء] اور جمعہ کا دن تھا اور دن کی اٹھائیس گھڑیاں گذر چکی تھیں۔ اس وقت مشتری سنبلہ کے زیر اثر تھا۔ واس برج عقرب کے تیسرے مقام پر اور زحل اور مریخ برج دلو کے چھٹے مقام پر اور شمس اور زہرہ اور عطارد برج حوت کے کے چھٹے مقام پر، اور زنب برج ثور کے نویں مقام پر، اور قمر برج جوزد کے دسویں مقام پر اور مشتری برج سرطان کے گیارہویں مقام پر۔ ستارے ایک سوبیس سال کے بعد اسطرح ان برجوں اور مقاموں پر ملتے ہیں۔ اور اس قسم کا اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔
حق سبحانہ تعالےٰ عزشانہ سے دعا ہے کہ یہ رسم مبارک ہو اور خیر انجام پائے۔

۶۱

"الہ میاں شہید کے فرزند معین الدین کے نکاح کی رسم کے موقعہ پر دو انگوٹھیاں، جن میں سے ایک لعل اور دوسری زمرد کے نگینوں سے مزین تھیں، بہترین سونے کا ایک ہار، جس میں ہیروں کے دو نگینے لگے ہوئے تھے، ایک مہتابی خلعت، مصری اور باداموں کے ایک سو اکہتر طباق رسمانہ کے طور پر بنگلور کے قلعہ سے بھیجی گئیں۔

رجب المرجب کی نویں تاریخ کی رات، بمطابق سال شتا کے احمدی مہینے کی دوسری تاریخ ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۹ رجب ۱۲۰۵ ہجری، ۱ مارچ ۱۷۹۱ء] مذکورہ بالا برخوردار کی رسم نکاح بنگلور کے قلعدار کی لڑکی کے ساتھ سرانجام پائی۔

عربی اصطلاح میں بڑے دنبے کو دم کہتے ہیں۔

سید محمد وزیر اعظم نے اس جگہ دستخط کئے تھے۔

فارسی متن

کتاب خواب ہائے کہ مابدولت دیدہ بودم و می بینم
دریں مرقوم میشوند،

۱

معاملہ بتاریخ غرہ ماہ احمدی شب پنجشنبہ شروع سال دلو یک ہزار و دوصد ۱۲۰۰ ہجری [۱ جمادی الثانی ۱۲۰۰ ہجری۔ ۱۱ اپریل ۱۷۸۶ء بروز شنبہ] سہ ۳ پاس و پنج گھڑی شب شدہ بود کہ بر مقام شمس آباد خواب دیدم کہ فوج مرہٹہ آمدہ است و من می گویم کہ سردار آنہارا برائے جنگ تنہائی طلب نموم۔ ازو میان سردار مسلمان کہ شریک آنہا بود قبول کرد و درمیدان جنگ ہمہ فوج طرفین صف بستہ ہر دو طرف استادہ شد۔

بفضل الٰہی مابا سردار مسلمان کہ شریک کفار بود تنہا جنگ کردیم، بعون اللہ تعالے مشرک راازیک ضرب شمشیر کشتیم، ازین بعد رائیس آنہا کہ کودک بود فرار کرد، ماتعاقب او کردہ آنرا ہم ازیک ضرب کشتیم، و نیز دیگر یک سردار معتبر بود آنرا بہ یک ضرب کشتیم۔ جملہ سہ کس را ازیک یک ضرب شمشیر دوپارہ کردم۔ بعد تعقب تنہائی مظفر در فوج خود رسیدم می بینم کہ ہمہ سرداران و حیدر صاحب در مکان بلند نشستہ طعام می خورند و من ماندہ شدہ می گویم کہ برائے خوردن آب بیارند۔ ہمہ ہا بعد ثناخوانی می گوئید کہ حضرت طعام خوردہ آب نوشیدہ و درین اثنا یک مرد بزرگ ریش سفید زبد و شیریں بدست آوردہ می گوید کہ بخورید۔ من از دست بزرگ مذکور گرفتہ خوردہ می گویم کہ ہیچو چیز بہتر و مزہ دار گاہی خوردہ نشد و خوب مزہ است۔ من از بعد وضو کردہ از سرداران فوج خود پرسیدم کہ فوج مقہور را غارت کردہ اند یانہ؟۔ سرداران فوج حیدری جواب دادند کہ سوائے حکم ما پیش قدمی نکردیم و ہمہ فوج کفار باغنیمت در قریہ جات نشستہ است۔ مافوج خود را معاً آمادہ جنگ کردہ روان شدم و شمشیر از دست آدم گرفتہ بکمر بندم و باسید حیدر و سید غفار و دیگر

سرداران می گویم که مردم خود را درست کرده آماده جنگ باشید که درین میان بیدار شدم

وبس۔

۲

معاملہ۔ بروز یکشنبہ ثمری بیست و ششم ماہ ذی الحجہ [سنہ ۱۲۰۰ ہجری۔ ۲۰ اکتوبر ۱۷۸۶ء]
بہ شب دوشنبہ صبح کاذب بر مقام ایطر تمبھد پور بر کنارۂ جوئے کاویری خواب دیدم
کہ بر جائے بلند ما با مردم استادہ ماہ رمضان المبارک را می بینم بہ نظر ہیچ کس نیاید و
بنظر ما ماہ بسیار باریک و خوش قطع و گرداگرد ماہ متعدد ستارہ ہائے ثریا بنظر آمدہ شد و ما
ہمہ مردم را خود مینمائم و میگوئیم کہ انشاءاللہ تعالیٰ فردا عید تحقیقی است۔ وبس۔

۳

یا کریم کار ساز

معاملہ۔ بتاریخ سیزدہم ماہ بہاری سال شا ۱۲۱۵ھ محمد ﷺ [۳ شعبان ۱۲۰۱ھ ہجری۔ ۲۱ مئی ۱۷۸۷ء] روز دوشنبہ پنج گھڑی روز باقی ماندہ خواب دیدم کہ بہ نزدیک ملک دہلی فرود آمدہ ام و سندھیا سردار مراٹہ باجمعیت خود در آن نزدیکی فرود آمدہ است و یک سردار عمدہ از فوج دہلی در آن نزد یکے بود آنرا قول دادہ طلبیدم و سردار مسطور و قطب الدین خان روبروئے ما نشستہ اند و یک تسبیح کہ ہم روبرو گذاشتہ اند ما با سردار مذکوری گویم کہ شما قسم ایں تسبیح کہ کلام خدا است بخورند آنوقت ما باشما چیزے خواہم گفت۔ چنانچہ سردار مسطور قسم بر تسبیح خورد۔ آنوقت ما می گویم کہ شما با فوج خود و قطب الدین خان بادیگر جمیعت سرکار ہر دو کس روبروئے کفار فرود می آیند و انشاءاللہ تعالےٰ ما بہ دہلی رفتہ بندوبست آنجا نمودہ یک بادشاہ را بر تخت نشاندہ ی آیم کہ در ایں قوت قوم اسلام است۔ من بعد کفار را تنبیہ واقعی خواہم کرد و در ایں کلمہ و کلام بودم کہ بیدار شدم و ہماں وقت بر قرطاس نگاشتم۔

خدا معلےٰ عزت و بس۔

۴

بتاریخ ہجدہم ماہ تقی سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۳ شوال ۱۲۰۵ ہجری۔ ۱۵ جون ۱۷۹۰ء] بہ شب چہار شنبہ چہار گھڑی شب باقی ماندہ بعد فتح دیوار رام نایر وقت مراجعت بر مقام مدکیس، نزدیک سلام آباد معاملہ دیدہ شد۔ کہ شخصے در دو سبوحہ شیر مادہ گاؤ تازہ فلفور دوشیدہ روبرے ما آوردہ می گوید کہ ایں شیر مادہ گاؤ حالاً دوشیدہ برائے صاحب آوردہ ام، بسیار شیریں وخوش مزا و روغن دار است۔ ما از دست او گرفتہ می بینم کہ در شیر تازہ دوشیدہ کف ہا شیر است و زبدہ ہم بسیار پارچہ پارچہ در شیر است۔ ما میگوئیم ایں شیر بسیار شیریں وخوش مزہ باشد گفتہ از دست او گرفتہ بنہادہ ام در ایں بیدار شدم و نگاشتم۔

۵

یا صادق

بتاریخ شب بیست و یکم ماه زبرجدی [سال شتا؟] کہ فردائے آں سہ شنبہ باشد، بمطابق شب دوازدہم ماہ ذی القعد [۱۲۰۶ ہجری۔ ۳ جولائی ۱۷۹۲ء] وقت صبح در مقام دار السلطنت پٹن خواب دیدم۔ کہ بر بالا خانہ کلاں رفتہ می بینم کہ نارجیل دریائی قریب چہل پنجاہ گزاشتہ اند و کوچک آں برابر لیموں و بزرگ آں برابر یک سبوحہ بود ہمہ ہارا از دست کشیدہ پیش خود گزاشتہ ام و ازوں میان یک نارجیل را از دست خود تراشیدہ آب او را خوردم وبسیار تعریف شیرینیء آب کردہ میگویم کہ آب ایں نارجیل ہا بسیار شیریں و خوشگوار است وپیش ازیں کہ دو سہ بار نارجیل دریائی خوردہ بودم اما آب مذکور بسیار شور بود تعجب است کہ آب ایں نارجیل ہا چنین شیریں است، درایں اثناء چند زنان اجنبی کہ نشستہ بودند آنہا یک نارجیل کلاں را گرفتہ تراشیدہ و پوست آنرا بر آوردہ سفید کردہ بدست من دادند و عرض می کنند کہ مغز ایں بسیار شیریں است چنانچہ نارجیل مذکور در دست گرفتہ ام و دیگر نارجیل ہا پیش رو بودند کہ از خواب بیدار شدم و باز خواب نکردم۔

۶

یار حیم

بتاریخ شب بیست و چہارم کہ فردائے آں شنبہ باشد [۲۴ ذی القعدہ ۱۲۰۶ ہجری۔ ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء] خواب دیدم کہ شخصے مرد بزرگ آمدہ بدست یک سنگ بلور کلاں آوردہ داده می گوید کہ کان این در کوہ حضرت مخدوم جہانیہ است کہ کوہ مذکور نزدیک سلیم است چنانچہ مردم معتمد فرستادہ خبر گرفتم کہ تحقیقاً کان بلور در کوہ مذکور است۔

۷

بتاریخ شب ہفتد ہم ماہ خسروی سال سراب ۱۲۱۷ محمد ﷺ [۵ جمادی الاول ۱۲۰۳ ہجری۔ ۱۱ فروری ۱۷۸۹ء بروز چہار شنبہ] بر مقام سلام آباد خواب دیدم کہ فوج سرکار احمدی بہ قلعہ مورچہ کردہ است۔ ودر آن قلعہ قبائل نظام علی خان و پسر بسالت جنگ است و مردم قلعہ قول می خواہند و مابدولت بیتر یہائے خوب خوب تیار کردہ ام و کار فرمائی مورچہ می کنم کہ در این اثناء بیدار شدم۔ در وقت مقامات پیش از روانگی قطب الدین خان و علی رضا پیش نظام علی خان دیدہ شد۔

۸

بتاریخ پنجم ماہ راز ثمری سال شتا۔ بمطابق سیوم شوال ۱۲۱۸ محمد علیہ وسلم روز ---۔ ساوہار نسمجھر روز بخشنبہ [۱۲۰۴ ہجری۔ ۱۶ جون ۱۷۹۰ء] بمقام سلام آباد وقت مراجعت بدارالسلطنت پٹن معاملہ دیدہ شد کہ دو شخص بندہ مشائخ باہم برادر با سامان و سرانجام آمدہ اند و می گوئیند کہ مایان موافق حکم حضرت بندہ نواز آمدہ ام و از حضور خود تبرکات عنایات فرمودہ اند۔ گرفتہ غلاف کعبہ و مدینہ منورہ و درگاہ حضرت بندہ نواز وکلام اللہ ونبات و تبرکات را گرفتہ برسر نہادہ وکلام اللہ را واکردہ دیدم کہ بسیار خوش خط است و بر ہر ہر صفحہ قرعان نام خوش نویس علیحدہ علیحدہ نوشتہ است و برچند صفحہ نام حضرت بندہ نواز و دیگر بزرگان مرقوم است

و ہر دو مشائخ می فرمائند کہ کلام اللہ از خط بسیار بزرگان وخوش نویسان است حضرت بندہ نواز ہمیشہ در طلاوت این قرعان [قرآن] بزرگ را واشتہ بودند وبسیار از مہربانی کلام اللہ خاص عنایت فرمودہ اند وخودہا از اولاد حضرت بندہ نواز ہستیم میگوئیند و ما بدرگاہ حضرت بندہ نواز رفتہ فاتحہ میکنم وگرد درگاہ تصدق میشوم وچند آیہ وغیرہ حروف خوشخط کہ بر دروازہ درگاہ نوشتہ اندمی بینم کہ دراین اثنا بیدار شدم و بہ سہ ۳ پاس روز بنام حضرت بندہ نواز بریازدہ دک نبات پختہ فاتحہ خواندم۔

۹

بتاریخ شب سیوم ماہ ثمری کہ شب آخر رمضان باشد کہ فردائے آں عید رمضان المبارک بود سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۲۹ رمضان ۱۲۰۵ ہجری۔ ۱ جون ۱۷۹۱ء روز بدھ] بر مقام بیرون سلام آباد در لشکر وقت مراجعت

از ملک فرخی خواب دیدہ شد کہ مابدولت برائے شکار فیل رفتہ دو سہ گلہ افیال کہ قریب دو صد باشد مثل گوسپندان از سحرا [صحرا] آوردہ۔ ازان بہتر بہتر فیلان را چنیدہ گرفتہ ہما نوقت فیل بانان را سوار کردہ باقی مادہ فیل وبچہ ہا را در سحرا [صحرا] گذاشتہ ام و افیال گذاشتہ دم نکردہ ہمانجا میگردند۔

ما بعد افیال صید کردہ ہمراہ گرفتہ بفرودگاہ آمدم، می بینم کہ روبروئے بارگاہ دو فیل سفید و دو اسپ با چند پیادہ، نیزا و تفنگ داراز جائے آمدہ برائے سلام استادہ اند وماہم استادہ شدہ پرسیدم کہ شمایان از کجا آمدہ اند آنہابعرض رسانیدند کہ از سرحد ملک سرکار ہمراہ وکلائے بادشاہ چین آمدہ ایم۔ بعد داخل دولت سرا در دیوان عام نشستہ حکم فرمودیم کہ وکلائے چین حضور آرند چنانچہ ہر دو وکیل چین باہر دو فیل سفید و دو اسپ حاضر حضور شدند، بہ آداب گاہ رسیدہ وآداب بجا آوردہ ، پیش از آمدن آنہارا عرض بیگی بر مثل وکلاء استادہ کردہ دیدم ہر دو شخص پیر مرد سفید ریش اند حکم نشستن دادہ بعد ازان کیفیت خیرت بادشاہ چین پرسیدہ موجب آمدن شان دریافت کردم۔

آنہا عرض کردند کہ سوائے مطلب ازو یاد دوستی نوع دیگر نیست۔ من بعد ہر دو فیل و

اسپ طلب داشتم وہر دو فیل راگر دانیده دیدم وگفتم که در ملک شما آئینگر فتن افیال چه طور است وطور شکار کردن ما این است که از سحرا گله فیلان را آورده ازان میان سحرا اکبھتر باشند آنرا اگرفته باقی در سحرا برائے چراگاه بر می دہم۔ چنانچه امروز که صید شده است به بینید، گفته حکم کردیم افیال صید امروز حاضر کنند۔ چنانچه سه چهار فیل که صید شده بودند آنهارا آورده و روبروئے وکلاء گردانیده نموده گفتم که بادشاه چین ازراه محبت و دوستی که این فیل واسپ که فرستاده اند بسیار بهتر است و در دوستی چنین رسم خوش آینداست ودر سرکار احمدی یک فیل بسیار سفید است و مقدم دوستی برروزگار یادگار میباشد چنانچه پیش از سه چهار هزار سالی بادشاه چین یک فیل سفید و یک اسپ وکنیزک که به سکندر بادشاه که فرستاده بودند۔ این ذکر در سکندر نامه حضرت نظامی نوشته است۔ بعد آن هیچ کسے نفرستاده باشد مگر حال برائے سرکار احمدی فرستاده اند گفته و بروکلاء بسیار نوازش با ساختم و وکلاء مذکور بسیار مرد دانه وجهاں دیده بودند آنهانیز عرض کردند که سوائے بادشاه سکندر وحضرت دیگر رافیل سفید اہل چین نفرستادند۔ دریں عرصه صبح صادق و بیدار شدم۔

۱۰

یار حیم

بتاریخ بیست و نہم ماہ حیدری [سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ، ۳۰ محرم ۱۲۰۶ ہجری۔ ۲۹ ستمبر ۱۷۹۱ء] روز پنجشنبہ وقت صبح در مقام پٹن پیش از جنگ مرائٹہ معاملہ دیدہ شد کہ بندہ درگاہ کبریائی بر فیل سوار و با چند افیال سوار و اسپ سواران بطور سیر عبور ندی نمودہ آنطرف ندی رفتہ است و. در ندی آب بقدر یک آدم خیرے کم است و بعد عبور آب برائے خشک کردن پارچہ ہا استادہ اندو ما از فیل فرود آمدہ استادہ ام و درین میان یک فیل خالی کہ نزدیک فیل خاص استادہ بود ہر دو فیل قصد جنگ کردہ و جنگ نساختہ اند و در خاطر رسید کہ بر کنارہ ندی یک گریوہ کہ نزدیک بود از اندیشہ فیل خواستم کہ بر آں سوار شوم و بہ قدم آہستہ نزدیک گریوہ رفتم دیدم کہ گریوہ مذکور راہ بالا بر آمدن ندارد، خواستم کہ بمہر عنوان بالا باید رفت، غرض قصد کردہ یکبار سوار شدم و چند قدم رفتہ کہ باز واپس چند قدم شدم۔ من بعد من بعد [قذا] باز قصد کردم و بسیار راز محنت بالائے کوہ سوار شدم و بر قلہ [قلعہ] کوہ رفتم از شرماندگی در اطراف و جوانب نمی بینم و روبروئے ما یک دروازہ کوچک نظر آمدہ و بمحنت اندرون رفتن کر؟؟؟ یک مرد بزرگ سلام و علیک کرد و طلبیدند و نشستم و بسیار لطف ساختند نوازش می کنند و روبروئے مرد بزرگ یک درویش دست بستہ استادہ است و جائے بسیار مصفا و بسیار بلند است کہگویا جہان نما است۔ مارا حیرت است کہ عجب اتفاق و عجب مرد بزرگ ہستند کہ درین اثناء از خواب بیداری شد۔ در مقام پٹن پیش از جنگ مرائٹہ۔

۱۱

بتاریخ دہم ماہ مقرر ثمری [سال شتا ۱۲۱۸ محمد [۷ شوال ۱۲۰۵ ہجری۔ ۹ جون ۱۷۹۱ء] روز چہار شنبہ] بر مقام نظر آباد وقت مراجعت از ملک فرخی بقصد جنگ نصارے وبنظام علی ومراٹہ کہ از مکان مذکور بنا بر قواعد فوج وضابطہ لشکر کہ بفاصلہ نیم گروہ فرود آمدہ بودیم در آنجا خواب دیدہ شد۔ بہ شب پنج شنبہ کہ صبح آں پنجشنبہ بود قواعد نیز ہمان روز شد من دیدم کہ شمشیر بسیار بہتر از نگر آمدہ است آنرا از دست گرفتہ از نیام کشیدہ تعریف می سازم کہ دراین اثناء مردم شور کردند کہ خرس می آید۔ مابدولت استادہ شدہ دیدم کہ خرس کلاں می آید چونکہ نزدیک رسید با دست شمشیر زدم در یک ضرب دست گردن خرس بریدہ شد و دست دیگر کہ زدم دہان خرس بریدہ پارہا شدہ جدا افتاد۔ من بعد محمد رضا نیم باش را کہ دراثنائی راہ الطرف نزد یکتنجن کورو کہ برائے زدن خرس ہا گذاشتہ آمدہ بودم نامبردہ حاضر شد۔ آنرا پرسیدم کہ چند خرس زدئے میم باش ایطور ؟۔ عرض میکند کہ چہار خرس را زدم و یک خرس زخمی شدہ رفت و درین عرصہ بیدار شدم کہ صبح صادق بود و بعد فراغ طعام نہضت یک گروہ ۰ ۰۰ برائے قواعد شد چنانچہ بعمل آمدہ و در وقت قواعد میم باش مذکور آمدہ عرض کرد کہ دو خرس را از و پوست بر آوردہ آوردم و دیگر خرس زخمی شدہ در غار رفت۔

تاریخ بیست ویکم ماه حیدری سال بسدو از حساب زر و مطابق پرابھو اسمجھر سال چهلم از
ووها [۱ ذی الحجه ۱۲۰۱ہجری۔ ۱۴ستمبر ۱۷۸۷ء بروز جمعه] بر مقام ایطرف
ندی تمهد ها معامله دیده شد که روز حشر است ہیچ کس ہیچ کس نمی پرسد در آن حالت مرد
عرب بسیار قوی ہیکل جسم، منوره چہره و سرخ موئے ریش و بروت دارد آمده است و
دست گرفته می گویند که شما مارا می دانند که کیستم؟۔ ما گفتم که حرفاً نمیدانم آنزمان فرمودند
که من مرتضےٰ علی ہستم۔ و پیغمبر خدا فرموده اند و می فرمائند که بغیر شما قدم خود در بہشت
نخواہم نهاد و انتظار شما خواہیم کرد و با شما در بہشت خواہم رفت و من خوش شدم و بیدار
گشتم خدا قادر و پیغمبر خدا شفیع ہستند و بس۔

۱۳

پیش از شب خون کردن بر مرہٹہ بر مقام شاہ نور کہ فوج سرکار احمدی بر مقام نہر دیوگری فرود آمدہ بود کہ بتاریخ ششم ماہ حیدری بہ شب پنج شنبہ سال بسد ۔[۴ ذی الحجہ ۱۲۰۰ ہجری ۔ ۲۸ ستمبر ۱۷۸۶ء] معاملہ دیدہ شد کہ در مجلس ما مرد جوان خوش شکل اجنبی آمدہ نشستہ است و ما با او استہزا میکنم باین ترکیب کہ کسے کہ بازن تمسخر کند و نیز در دل خود می گویم کہ عادت ما نیست کہ با کسے تمسخر نمائیم ۔ در این میان جوان مسطور بر خواستہ چند قدم رفتہ باز گردیدہ از زیر دستار موئے سر خود را بیرون کردہ گذاشت و بند جامہ را وا کردہ سینہ خود را عریان کردہ نمود و می بینم کہ زن است ۔ باز نامبردہ را طلبیدہ نشانیدہ می گویم کہ پیش ازین ما را ترا مثل زن از قیاس دریافتہ تمسخر گری نمودم حالا یقین شد کہ تو زن بود کہ لباس مرد پوشیدہ بودی غرض قیاس خوب کار کرد ۔ درین گفت و گو صبح صادق شد و بیدار شدم و پیش دیگر مردم اظہار خواب و تعبیر کردم کہ انشاءاللہ تعالے این مرہٹہ ہا لباس مردم پوشیدہ اند در حقیقت زن صفت ہستند ۔ بفضل الٰہی با اعانت حضرت رسالت پناہی بتارخ ہشتم ماہ و سال مذکور بروز صبح شنبہ شب خون بر فوج کفار شد چنانچہ من خود اول در فوج کفار سہ گنان با دو سہ صد جوان چنین داخل فوج کفار تا خیمہ ہری پنڈت پھڑکہ رفتم و ہمہ ہا مثل زنان فوج کفار نظام گریخت

۱۴

بتاریخ ہشتم ماہ جعفری سال شتا۔ ۱۲۱۸ھ محمد ﷺ [۵ ذی الحجہ ۱۲۰۵ھ ہجری۔ ۵ اگست ۱۷۹۱ء بروز جمعہ] بمقام دارالسلطنت پٹن در دریا باغ معاملہ دیدہ شد کہ جائے بہ نزدیکے تراکیم اشجار جنگ با نصارے شد وہمہ فوج نصارے متفرق شدہ فرارے شدند و بفضل الٰہی فتح فوج سرکار احمدی شد۔ و ناسردار کفار با چند نصارے در یک خانہ کلاں رفتہ دروازہ رابستہ اند۔ و ماباِ مردم میگویم چہ باید کرد، مردم ظاہر می سازند کہ دروازہ باید شکست کہ پا خانہ رنگین است خراب نشود وما می گویم کہ خانہ خستے و پختہ است، لہٰذا دروازہ را آتش دادہ وسوختہ ہما نصارا را از سلک تفنگ باید کشت۔ درینمیان صبح وبیداری شد بفضل الٰہی ہم چنین بوقوع خواہد آمد۔

۱۵

بتاریخ بیست وچهارم ماه واسعی سال دلو ۱۲۰۰ ہجری [۱۷۸۶ء] - بر مقام دیوگری خواب دیده شد که کاردبسیار خوب وجوهردار ودسته آن از دندان ماهی و سر دسته از عقیق سرخ است در دست گرفته تعریف کردو باجز تهان خلعت به سوتے صاحب نامی مشائخ بنگلور را دادم و میر معین الدین میگوئید که این کاردبسیار بهتر است ما بیرون رفته از سوتے صاحب زر داده گرفته به رومال خود خواهم بست و من می گویم که قبضه شمشیر سنگ بستم بشما خواهم داد دراین اثناء بیدارے شد وقت صبح بود۔

۱۶

بتاریخ بیست و سیوم ماه جعفری [اگست ۱۸۷۷ء] روز پنجشبه بر مقام ہرتله آنطرف پنجن کور وقت قصد جنگ نصارے بے دین خواب دیده شد که در خانهٔ پٹن وقت شب نشسته ام و مردم می گویند که برف و سرما مثل ابر منجمد شده می آید و ازین سرما مردم ہلاک خواہد شد چنانچه ما میگویم خدا فضل خواہد کرد۔ وقتیکه ابر سرما نزدیک رسید ما ہم در عطاق رفته نشستم و اندرون عطاق یک مار بود آنرا زدم بیرون بر آمده می بینم که یک شیر کلاں است میگر سخت ما بدست خود تفنگ گرفته قدرے تعاقب کرده در سنگلاخ و زمین پخته از تیر تفنگ شیر را زدم و می بینم که ہماں ابر می آید و منم استاده می بینم که ابر نزدیک رسیده مثل باران رحمت می بارد و درباران گل موگره کلان کلان و از دیگر گلہائے کوچک سحرائی غنچه ہا بسته شده می بارد و ما می گویم که حق سبحانه تعالے عزشانه در رحمت گل ہائے خوب خوب مرحمت فرموده است و میفرماید۔ دریں خوشی بودم که بیدار شدم و صبح گردید۔ حق تعالے فضل خود سازد۔

بتاریخ ہشتم ماہ جعفری سال سراب ۱۲۱۷ محمد روز سہ شنبہ [۲۹ ذی القعد ۱۲۰۴
ہجری۔ ۱۰ اگست ۱۷۹۰ء] بمقام سلام آباد پیش از قصد گرفتن دیوا رام نائیر وبعد
نماز مغرب مناجات کردہ شد کہ الٰہی در کوہ کفاران دار الحرب مانع سوم و سلات [صوم و
صلواۃ] اند و آنہارا بیک قلم مشرف بہ اسلام ساز تا دین پیغمبر تو قوی گردد وہم در آن
شب در خواب وقت صبح دیدہ شد کہ از راہ تراکم اشجار و کتک گذشتہ لشکر سرکار احمدی فرود
آمدہ است دریمیان برا ہا نزدیک خیمہ گاہ دیدہ شد کہ یک مادہ گاؤ بمعہ بچہ بمثل شیر
کلاں ببری و در صورت و دندان وغیرہ بطور شیر است وہر دو پائے پیش مثل گاؤ وہر دو
پائے عقب ندارد از پاہائے پیش چیزے حرکت می کند بجرد ازیت می رساند ما خوب
ملاحظہ کردہ بہ لشکر رسیدہ چند مردم را تاکید کردم کہ تیار شدہ بیاید کہ تا انشاءاللہ
تعالےٰ رفتہ آن مادہ گاؤ و شیر صورت را بمع بچہ چو زنگ زدہ از دست خود پارہ پارہ
میکنم گفتہ اسپان طویلہ خاص دیدہ حکم فرمودم کہ دو اسپ خاص نیلہ را زود زین بستہ
تیار کردہ بیارد و درایں صبح صادق شد و بیدار گردیدم و تعبیر آں ہما وقت بر خاطر
گذاشت کہ کوہ مثل مادہ گاؤ بچہ دار بشکل شیر است بفضل الٰہی و ہمتے و اعانت حضرت
رسالت پناہی بسہل مکان مسطور مفتوح خواہد شد و ہمہ نصارے بے دین قتل خواہد کرد و
پائے عقب کہ ندارد، یعنی کمک او ہیچ کس نخواہد کرد و بہ ہیچ مسلمان را از دست ازیت او
نخواہد رسید بعون اللہ تعالےٰ

۱۸

بفضل الٰہی در ماہ بہاری سال شاد ۱۲۲۱ مولود محمد از نہم تا پانزدہم [بمطابق ذی القعد ۱۲۰۹ ہجری۔ مئی ۱۷۹۵ء] دو معاملہ دیدہ شد۔

اول اینکہ یک مردے آمدہ چند زمرد بہتر و برنگ قسم اول و در کلان بے مثل قد نارنج آوردہ بدست ما دادہ است و ما میگوئیم در ریاست ما ایقدر کلان زمرد نبود فضل الٰہی شامل حال است کہ این قدر کلان کلان زمرد حق تعالے عنایت فرمودہ است و وقت صبح بود بیدار شدم

۱۹

خواب دوئیم ایں است

برکویز۔ یعنی بر دروازہ بت خانہ کہ مینار است بر آں کفاران برائے روشنی سر چوب ہا بلند بستہ بر آں روشنی کردند۔ بمجرد آں روشنی خاموش شد وچوب ہا از بالا افتادند و کویز ہم خود بخود افتاد و چنین آواز شد کہ تمام عمارت در لغزش شد و بندہ درگاہ الہی ہم سراسمہ شدہ بیرون عمارت آمدہ می گویم کہ آدم ہا لغو بر آید خبر بگیرند کہ نزدیک آں بت خانہ مردم بسیار بودند۔ از احوال آنہا دریافت نمایند و مردم رفتہ خبر آوردہ کہ کویز افتادہ و بہما مردم نزدیکے آں بخیر اند و درایں عرصہ صبح شد و بیدار شدم۔

۲۰

بتاریخ بیست و نہم ماہ جعفری سال شاد ۱۳۲۱ھ مولود محمد ﷺ بمطابق بیست و ہشتم ماہ محرم[۱۴۰۸ھ ہجری۔ ۵ ستمبر ۱۹۷۳ء بروز پنجشنبہ وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ با جماعت گشتہ نماز صبح ادا نمودہ ہمایا نشستہ اند۔ و سید علی قاضی و عبدالرحمان مولوی میگویند کہ در یک جلسہ ختم سی حرفی باید خوانند بسیار فضیلت است وما قبول کردم و میگویند کہ یکصد اسم باید خوانند۔ ما میگویم کہ من ہم شریک ہستم از ما بدیر نشستن نمیشود سوائے ما یک صد اسم را مقرر کنید وما ہم شریک ایم چنانچہ مقرر کردند واز حرف میم شروع کردند ووقتیکہ ختم شروع شد منہم شریک ام و سوائے ختم خوانان دیگر مردم ہماں وقت یک طرف نشستہ طعام می خورند۔ ووقتیکہ برائے نماز میر قیم از جسر، یعنی پل عبور کردہ باہما مردم میر قیم آنزمان یک مہرتہ سیاہ فام و جسیم خالی دست روبروئے ما آمدہ و بمجرد دیدن او ما خنجر کشیدم و می گویم تو کدام است بگو۔ آنکس میگوید کہ خود نوکر دھونڈے جی ام وخانہ سامان آوردہ ام۔ زر طلاء و نقراء آوردہ ام بگیرند و مارہا کنند۔ ما می گویم کہ تو تا ادائے نماز بنشین۔ وبعد فراغ نماز خواہیم گفت۔ چنانچہ او نشستہ بعد فراغ نماز غلام علی صدور آمدہ عرض کردہ کہ ایں کس در خانہ ما فرود آمدہ و ما می گوئم شما خبردار باشید کہ این بسیار دزد است واسپ شما گرفتہ خواہد گریخت ونیز بہ او کافر میگویم کہ زر آوردہ در سرکار خدا داد برسان وتو خوب دریافت کن کہ ہیچو بدذات را اگر بگزارم یک عالم خراب خواہد شد و درایں عرصہ بارش ہم بسیار بارید و باہم درایں حال بیدار شدم۔

۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بتاریخ بیست و پنجم ماہ ربانی سال راسخ ۔ ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ [۱ رمضان ۱۲۰۷ ہجری۔ ۱۲ اپریل ۱۷۹۳ء بروز یکشنبہ بوقت چہار گھڑی روزباقی ماندہ بود معاملہ دیدہ شد کہ دیوان نظام علی خان آمدہ است و شکل او این است کہ در دہان دندان ندارد و بہ ریش خزاب کردہ و در خواست کمک می نماید و بندہ درگاہ الہٰی این جواب میدہد کہ خوب حالا شما فرود آید با مشیران مشورہ نمودہ جواب خواہم گفت گفتہ آنرا برائے فرود آمدن بیرون قلعہ روانہ کرد۔ میگویم کہ باینہا شخص دلاسا باید کرد۔ اول از طرف پونہ والہ درخواست کمک کردند و حالا اینہا درخواست میکنند اینہا را اعتبار ندارد و دررا این عرصہ بیدار شدم۔

۲۲

بتاریخ ہشتم ماہ ذاکری بہ شب سہ شنبہ کہ روز فردائے آن چہار شنبہ باشد سال حراست ۔ ۱۴۲۲ھ مولود محمد ﷺ، بمطابق ہفتم ماہ جمادی الثانی سن الیہ [۱۲۰۹ھ ہجری۔ ۳۰ دسمبر ۱۷۹۴ء] وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ یک بت خانہ است کلاں و عقب آں قدرے شکستہ است و در آں دیرچند بت کلان کلان نشستہ اند و مابدولت باچند مردم دریں بت خانہ رفتہ می بینم وبت ہا مثل آدم میبیند و چشم آنہا حرکت می کنند و ما بدولت میگویم کہ تعجب است کہ چشمہائے بتاں مثل زندہ حرکت میکنند چہ سبب باشد گفتہ نزدیک آنہا رفتم و در آخر صف بتاں یک دو زن بت است و ازان یک زن از میان ہردو زانوئے خود ساری بر آوردہ می گوید کہ خودہا زن ہستیم و دیگر بتان بشکل مرد و بصورت مختلفہ ہستند و میگویند خودہا ازمدت یاد حق میکنم خود را پرورش باید کرد۔ من می گویم کہ خوب است شما ہمچنا ن دریاد حق مشغول باشند گفتہ حکم بہ مردم کردم کہ مکان شکستہ اینہارا درست کردہ بدہند دریں اثناء بیدار شدم۔

۲۳

بتاریخ غرہ ماہ خسروی سال شاد ۳۲۲۱ مولود محمد ﷺ [۲۳ شوال ۱۲۱۰ہجری ۔ ۱۴ مئی ۱۷۹۵ء] بعد پنج گھڑی روز بر آمدہ محمد علی خان محکرام بادشاہی فوت شد۔ تاریخ ممبدوی اشونج پر تھنی پدا بروزسہ شنبہ بود۔

۲۴

بتاریخ پانزدہم ماہ خسروی سال شاد ۳۲۲۱ مولود محمد ﷺ [۸ ذی القعد ۱۲۱۰ہجری۔ ۲۸ مئی ۱۷۹۵ء] بروز سہ شنبہ بوقت شام سریمتی سوائے مادھوراؤ مرد و بہ دوازدھم ماہ مذکور بروز یکشنبہ وقت دوپہر از بالاخانہ مادھوراؤ پون پائیں افتاد۔

۲۵

در عرضی سید غفار میر میران مرقوم بود و عرضی مذکور بتاریخ ششم ژاکری سال حراست [۹ جمادی الثانی ۱۲۱۱ہجری، ۱۰ دسمبر ۱۷۹۶ء روز جمعہ] رسید نوشتہ بودند کہ بتاریخ

دوازدہم ماہ دینی سال حراست ۱۲۲۴ھ مولود محمد صلی اللہ علیہ پیش از نماز صبح روز جمعہ بطرف قطب سمت حیدر آباد ستارہ کلاں ثریا شعلہ عظیم با آواز درخش مثل شہاب کلاں افتادہ معلوم میشود یک دشمن سرکار خداداد نابود شدہ۔

۲۶

بتاریخ دبیست ودوئم ماہ ذی الحجہ ۱۲۲۴ھ مولود محمد صلی اللہ علیہ مطابق ہشتم ماہ تقی سال مذکور [۱۲۱۰ھ ہجری۔ ۲۸ جون ۱۷۹۶ء روز سہ شنبہ] از عرضی اخبار نولیس دہلی معلوم شد کہ در تاریخ نہم ماہ صفر ۱۲۱۰ھ ہجری [۲۵ اگست ۱۷۹۵ء روز سہ شنبہ] در بنارس کہ تصرف انگریز است اول آتش وبعد ازاں خون بارید تمام شہر سرخ شد۔

۲۷

بتاریخ دوازدہم ماہ جعفری سال حراست ۱۲۲۴ھ مولود محمد صلی اللہ علیہ [مطابق اربیع الاول ۱۲۱۱ھ ہجری۔ ۴ ستمبر ۱۷۹۶ء] بروز دو شنبہ وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ بندہ درگاہ کبریائی بر فیل سوار شدہ میروم ودر باغ انبہ رفتم وبر درختان دیدم خوشہ ھائے انبہ بسیار است وفی انبہ بقدر یک دست دراز وکند بسیار وہم انبہ مدور کہ بقدر نار جیل تراست انبہ ہا دیدہ بسیار خوش

شدم وانبہائے کلان کلان بسیار از درختان چنیدہ در عمادی فیل روبرے خود بر کردہ ام و در درختان میگردم و در این اثناء بیدار شدم۔

۲۸

بتاریخ دوازدہم ماہ بہاری سال حراست ۱۲۲۴ مولود محمد ﷺ [مطابق ۶ ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری۔ ۹ ستمبر ۱۷۹۶ء] بہ شب پنج شنبہ کہ فردائے آں جمعہ باشد بندہ درگاہ اللہ بروقت صبح چنان معاملہ دیدہ شدم کہ در حضور عرض شد کہیک فرنگی عمدہ فرانسیسی آمدہ است و ما اورا طلبیدم و فرنگی مذکور آمد وقتیکہ فرنگی بحضور آمدہ آنزمان آن را دیدہ برخواستم و با او معانقہ کردم و نشاندم وبعد ازان خیریت دریافتم و نصارا مذکور میگوید کہ خود برائے نوکری سرکار خداداد با دو ہزار فرنگی آمدہ ام و ہمہ فرنگیاں را بر کنارہ دریا فرود آوردہ حاضر شدہ ام و مابدولت میگوییم کہ بسیار خوب شد در انجا ہم بفضل الٰہی ہمہ اسباب جنگ تیار ا اہل اسلام قوم قوم مستعد جہاد ہستند دریں عرصہ صبح شد بیدار شدم۔

۲۹

بتاریخ چہاردہم ماہ بہاری سال حراست ۱۲۲۴ مولود محمد ﷺ [مطابق ۸ ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری۔ ۱۱ ستمبر ۱۷۹۶ء] بہ شب شنبہ معاملہ دیدہ شد کہ اسد علی خان آمدہ عرض میکند کہ خود ملک کڑپہ را تسخیر کردہ آمدہ ام اگر حکم شود با چہار ہزار سوار نوکری میکنم ﷺ و ما بدولت میگویم کہ بہتر است اما برائے نوکری چہار ہزار سوار چیزی پیشکش سالیانہ بدہند درین عرصہ صبح شد بیدار شدم۔

۳۰

بتاریخ سیوم ماہ رازی [راضی] مطابق غرہ ماہ شعبان ۱۲۲۴ مولود محمد [۱ شعبان ۱۲۱۱ ہجری۔ ۳۰ جنوری ۱۷۹۷ء] بروز دوشنبہ بہ شب سہ شنبہ در دار السلطنت معاملہ وقت صبح چنین دیدہ شد کہ رگھنات راؤ نامی وکیل مراتہ کہ سابق آمدہ بود آنکس حاضر است و میگوید خبر رسیدہ است کہ انگریز در ولایت بسیار شکست یافتہ است و ملک بنگالہ خود بخود گزاشتہ میرود۔ بعد استماع تقریر او ما بدولت گفتم کہ خوب است فوج فرستاد در زیر سرکار خداداد آوردہ خواہد شد کہ انشاءاللہ تعالے از ملک ہند نصارے را بر آوردہ خواہد شد۔

۳۱

بتاریخ بیست و نہم ماہ رازی [راضی] مطابق بیست و ہفتم شعبان ۱۲۲۱ھ مولود محمد [۱۲۱۱ھ ہجری۔ ۲۵ فروری ۱۷۹۷ء] بر مقام تجر کور برائے شکار سواری خاص متوجہ بود و ہمان زمان برائے تیاری قلعہ مذکور حکم فرمودہ و نام قلعہ الاہ باد نہادہ شد در آن تاریخ وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ ما بدولت برائے حج رفتہ ام و قتیکہ اندرون حرم کعبہ شدم یک شخصے معتبر عمدہ عرب آمدہ مارا اندرون خانہ کعبہ برد و میگوئید کہ چنین نماز کنید و ما مطابق گفتہ مشار الیہ نماز کردم و بعد ازاں میگوئیند حجر الاسود کہ در دیوار پست است آنرا بوسہ دہید و ما آن سنگ را بوسہ دادم و آن سنگ سیاہ در دیوار طولانی مربعہ بست بود و ما وقت بوسہ دادن سنگ بسیار خوش شدم۔ و با ادب بوسہ دادم و اندرون خانہ کعبہ کہ جائے خورد است و در آنجا یک صندوق است شخص مسطور میگویند کہ در آنجا دستاری کہ گذاشتہ است این دستار بہ شما از طرف خدا عنایت است بگیرید گفتہ از صندوق دستار بر آوردند و بدست ما دادند و یکطرف او و یکطرف ما گرفتہ واکردہ دیدم کہ دستار زرین ۔ و بسیار پر تکلف است بعد ملاحظہ ہماں طور با حتیاط بستہ در صندوق گذاشتہ گرفتم و بعد ازان بیرون بر آمدم بزرگ مذکور میگویند در اینجا یک بت است و باو مسخری کنید و سنگ زنید۔ موافق گفتہ او شان سنگ زدم و باز زیارت دیگر بزرگان میکنم کہ در این عرصہ بیدار شدم۔

۳۲

دردارالسلطنت بتاریخ شب دوشنبہ کہ فردائے آں دوشنبہ و دویم ماہ ذاکری سال ساز ۱۲۲۵ مولود محمد ﷺ مطابق سیوم ماہ جمادی الثانی ۱۲۱۱ ہجری۔ ۴ دسمبر ۱۷۹۶ء با شب معاملہ دیدہ شد کہ در سہ طبق نقرہ خورمائے تازہ کہ آنرار طب خوانند آوردہ روبرو گذاشتہ اندودانہ ہائے خورما برابر یک یک دست وہمہ تازہ وپراز شیرہ است و میگویند کہ در باغ تیار شدہ است دریں میان بیدار شدم وقت صبح بود۔

تعبیر ایں خواب بندہ درگاہ اللہ ہر چنین کرد کہ بفضل رحیم کارساز دولت و خانہ ہر سہ کفار بدست خواہد آمدو بتاریخ سیوم ماہ مذکور خبر آمد کہ نظام علی مرد۔

۳۳

بتاریخ ہجدہم ماہ ذاکری سال ساز ۱۲۲۵ مولود محمد ﷺ مطابق شانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۱۲ ہجری۔ بروز چہار شنبہ [۶ دسمبر ۱۷۹۷ء] دردارالسلطنت معاملہ دیدہ شد کہ بوقت صبح درمیان سرکار خداداد و نصارا جنگ واقع است برگریوہ بندہ درگاہ استادہ ا

ست و فوج ہم بر ہماں گریوہ استادہ است ہمہ مردم میگویند کہ مارا ہنا بر سر کردن تفنگ
حکم شود انشاءاللہ تعالےٰ نصارا را از ملک ہند بر می آریم و دریں عرصہ بیدار شدم۔

۳۴

بتاریخ بیست و یکم ماہ ذاکری سال ساز ۱۲۲۵ مولود محمد ﷺ بمطابق نوزدہم ماہ جمادی الثانی سن یکہزار دو صد دوازدہ ہجری ۱۲۱۲ ہجری [۲ دسمبر ۱۷۹۷ء] ۔بروز شنبہ در دارالسلطنت معاملہ دیدہ شد کہ بندہ درگاہ در مجلس بزرگان رفتہ می بیند کہ ہمہ بزرگان پنجاہ شصت نشستہ اند و ہمہ ہا سلام و علیکم کردند و می بینم کہ درمیان صاحبان مذکور عطااللہ شاہ صاحب نشستہ اند و مرا طلبیدہ و من روبروئے شان نشستہ ام۔ می گویند کہ شما تفنگ بگیرند و من جواب دادم کہ صاحب من مردم سپاہی ہستم و پیش ہر کہ تفنگ وغیرہ اصلحہ باشد ازاں من است از پیش ہمہ ہا خواہم گرفت و دراں میان بیدار شد۔

۳۵

بتاریخ بیست و پنجم ماہ رحمانی روز جمعہ کہ شب آں شب شنبہ باشد ۱۲۲۵ مولود محمد

معاملہ دیدہ شد بوقت صبح یک دستار سبز محمد ﷺ رسول اللہ تعالے عنایت فرمودند کہ بر سر بندد چنانچہ من بستم بعد ازاں حضرت بندہ نواز یک دستار عنایت فرمودند کہ بر سر بندم۔ آنہم بستم وبعد ازاں حضرت احمد دستار عنایت فرمودند کہ سر بندم آنہم بستم وبالائے کوہ یک قلعہ بہتر بود آنرا من رفتہ ملاحظہ میکنم کہ دراین عرصہ بیدار شدم و در خواب تعبیری کنم کہ حق سبحانہ تعالے و پیغمبر ما سلطنت ہفت اقلیم عنایت فرمودند۔

مطابق بیست و چہارم ماہ رجب ۱۲۱۲ھ ہجری [۱۲ جنوری ۱۷۹۸ء روز جمعہ] باشد۔

۳۶

بتاریخ دوازدہم بہ شب پنج شنبہ ماہ احمدی سال شاداب ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ [۲۵ شوال ۱۲۱۲ھ ہجری۔ ۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء] معاملہ دیدہ شد بر کنارہائے ندی ہمہ لشکر است وبندہ تعالے ہم سوار اسپ ہستند ومیفرمائیند کہ این ندی در طغیانی است ہمہ فیلان را طلبیدہ در ندی برابر مثل پل استادہ کردہ میفرمائیند کہ ازبالائے فیلان ودر پناہ فیلان ہمہ لشکر عبور ندی کنند چنانچہ ہمہ لشکر عبور ندی میکنند و دریں عرصہ بیدار شد۔

۳۷

بتاریخ غرہ ماہ دینی سال شاداب ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ [۲۹ جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری۔ ۸ نومبر ۱۷۹۸ء] ۔ بروز پنج شنبہ در دارالسلطنت چہار گھڑی روز باقی ماندہ چنین معاملہ معاملہ دیدہ شد کہ در بادام ختم سالگرام کہ بت کفار است چند داخل کردہ ختم می خوانم بدین نیت کہ بتان کفار است اینہا کہ حالا مسلمان شدہ اند انشاءاللہ تعالےٰ ہمہ کفار ہم مشرف بہ اسلام خواہند شد وبعد خواندن ختم میگوئیم کہ حالا بتان کفار ہمہ مسلمان شدہ اند از میان بادام این سنگ ہارا بر آرید و عیوض اینہا بادام داخل کنید بفضل اللہ تعالےٰ تعبیر ایںست کہ ہمہ کفار مسلمان و ملک بدست سرکار خداداد خواہد شد۔

۳۸

بتاریخ سیزدہم ماہ خسروی روز دوشنبہ سن یکہزار دوصد وبیست وشش مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ مطابق یازدہم جمادی الاول ۱۲۱۳ھ [ہجری، ۲۲ اکتوبر ۱۷۹۸ء۔ بروز یک شنبہ] بہ شب چہاردہم کہ فردائے آں سہ شنبہ باشد، وقت صبح چنین معاملہ دیدہ شد کہ حضرت سعدی شیرازی آمدہ اند۔ شکل صاحب موصوف اینست کہ جسم وسر کلان وریش کلان کردہ و سفید است مابدولت صاحب موصوف رابسیار تعظیم و تکریم کردہ نشاندہ ام و صاحب موصوف بسیار خوش آواز اندوماپرسیدم کہ صاحب کدام کدام دیدہ اند میفرمائیند کہ ملک ہندستان و ملک ارکاٹ و ملک عبدالنبی خان و ملک کلرپتر و ملک کوکنی دیدہ ام وبازد شعرو ابیات میخوانند وودردولت سرا کرہ کرہ میگردہ و نشستہ اند کہ دراین اثناء بیدار شدم صبح بود۔

۳۹

بتاریخ بیست وچہارم ماہ تقی سال شاداب روز جمعہ ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ بر مقام حیدر آباد، یعنی یک منہ مطابق بیست و دوئیم ذوالحجہ ۱۲۱۲ھ ہجری۔ ۷ جون ۱۷۹۸ء] ۔وقتِ سہ پہر روز چنین معاملہ دیدہ شد

بندہ درگاہ اللہ در باغے رفتہ است و در آنجا عمارت ہا است ودر آنجا میگویند کہ حضرت مولانا جامی آمدہ فرود شدہ اند۔ ما پیش مولانا رفتم و پرسیدم کہ تشریف فرمودن صاحب بسیار بہتر است و صاحب موصوف می گویند کہ ما بنا بر دیدن شما آمدہ ام باز می گویم تشریف آوردن آنصاحب بسیار بہتر وبجا است۔ درزمان سلف حضرت مولانا سعدی بودند و در زمان ما حق تعالے عزت شانہ مولانا جامی صاحب پیدا نمودہ پیش ما فرستادہ است سعادت حاصل خواہم کرد گفتہ ہمراہ خود مولانا موصوف را ہمراہ خود بہ دولتخانہ آوردم و ہم در آں شب وقت صبح معاملہ دیدہ شد۔

۴۰

یک زن جوان خوش رو باجواہر ولباس خوب پیش ما آمدہ در دست زن مرقوم سہ کنار پختہ کلان مثل چنار بزرگ آوردہ در دست بندہ درگاہ اللہ داد و میگویم اینقدر کلان کنار گاہے دیدہ نشد در آں یک کنار خوردم دیدم کہ بسیار شیریں و خوشگوار است دریں اثنا بیدار شدم۔

۴۱

تاریخ ہم ماہ رحمانی سال شاداب ۱۲۲۱ مولود محمد مطابق نہم ماہ شعبان سن یکہزار دو صد و سیزدہم ۱۲۱۳ ہجری [۱۶ جنوری ۱۷۹۹ء] ۔بہ شب چہار شنبہ کہ فردا آں چہار شنبہ باشد در دار السلطنت معاملہ دیدہ شد کہ اول یک فوج کفار کہ آمدہ بود آنرا از طرف سرکار خداداد قتل و اسیر کردہ شد۔بہ سپہ می گویم کہ خبر رسیدہ است دیگر فوج کفار می آید آنرا ہم غارت باید کرد چنانچہ بنا بر قتل او روانہ شدہ ام و دریں عرصہ بیدار شدم، وقت صبح بود۔

۴۲

سید محمد اسلم مشائخ باشندہ کولار بحضور عرضداشت نمودند بدیں مضمون کہ در ماہ رجب المرجب بروز پنج شنبہ فقیر بشارہ دید امام جہاں بر فرش سرخ نشستہ واین فقیر ہم حاضر بود دفعتاً آمدن حضرت شاہ مرتضے علی کرم اللہ وجہہ شد بازوئے آں شاہ گرفتہ بیرون آوردہ بر اسپ ابلق سوار گذاشتہ بر اسپ دیگر خود سوار شدہ شمشیر برہنہ بر دوش استادہ نمودو ہر دو سواران روانہ شدند۔ بیشتر رفتن دیدہ کہ لکوکہا نصارے تفنگ گرفتہ استادہ بودند یک دفعتاً از پس پشت آواز درخش با آواز بلند شد ہمہ نصارا گریختہ رفتند ہر دو سواران مقدار یک کروڑ رفتہ بود۔ دیدم کہ سواری خاص بازگشت شدہ شادمان بطرف دارالسلطنت در مقام دیگر فرود آید در آں مقام حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم بر مصلہ نشستہ بودند و نزدیک طفل بعمر پنج یا شش سالہ نشستہ اندو وصف ہمہ اماماں دین مانند مقتدیان حاضر مجلس بودند درین اثناء حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ عرض کردند کہ شاہ سلطان ہمیں است۔ حضرت فرمودند دائم قائم، قائم دائم۔ حضرت علی را فرمودند کہ بر علم ایشان اسمہائے اصحاب کہف نویشند۔ قدم بوس شدہ بیرون شدہ چہ دیدند کہ ہفت خواجگان خرقہ پوش میروند۔ یکے خادم را پرسیدند این صاحبان کیستند گفت ایشان خواجہ یوسف ہمدانی و خواجہ بایزید بستامی وخواجہ ابوالحسن خرقانی وخواجہ بہاء الدین نقشبند و خواجہ ابو المنصور ماتریدی۔ آن شہنشاہ آمدہ قدم بوس کرد و روانہ شدند۔

۴۳

Memorandum of the persons who were killed or taken prisoners in the first assault of the Trevancore lines. [Translated by Col. Kirkpatrick]

بتاریخ بیزدہم ماہ رحمانی سال سراب ۱۲۱۷ھ مولود محمد ﷺ [۳ جمادی الاول ۱۲۰۴ھ ہجری۔ ۱۹ جنوری ۱۷۹۰ء] بروز سہ شنبہ در جنگ گرفتن خاربست ملک کوچ اول بار کہ مردم سرکار خداداد شہید شدند واسیر گردیدو در خاربست مذکور مردم رام نائیر بودند۔

زمان بیگ سپہدار، عبدالحمید سپہدار تربیت علی خان، محمد حیدر پسر حاجی صاحب، محمد عمر عرض بیگی، میر کریم الدین پسر میر صاحب شہید، محمد ٹیپو داماد میر ابراہیم صاحب، محمد حسین پسر ابراہیم صاحب، محمد سعید داروغہ خاص رسد خانہ نوایت بود، محمد جمال نجومی، رسالہ دار اسد الہی سید محی الدین، برادر سید حنیف۔

۴۴

بتاریخ بیست و ہفتم ماہ خسروی سال شتاسنہ یکہزار و دو صد و پنج محمد ﷺ [۱۲ صفر ۱۲۰۵ ہجری۔ ۱۰ اکتوبر ۱۷۹۰ء] عرضداشت محمد مہدی آصف پٹن معہ عرضی عبد القادر عامل کنڈل بدین مضمون مرقومہ ذیل بحضور پرنور رسید۔

در علاقہ کندل در قریہ منجھلی زمینے در عوض دوعے بسوا پیادہ علاقہ صدور دادہ شدہ است۔ پیادہ مذکور زمین خود با مزروع ساختہ بود۔ در میان آن کشت زار بسمت اکنے دراز دراز نقش قدم انسان بنظر در آمد از وقوع این معنی ہمہ اہل قرینہ متعجب گردید، مجتمع گشتہ نقش قدم ہارا پیمائش نمودند بمقدار آن چوب عرض و طول روانہ حضور است۔ تا فصیل عرض و طول اینکہ از پاشنہ تا سر نر انگشت پا در طول یازدہ گز دہ انگشت و در عرض بجائے انگشتان پنجہ قدم پنج گرہ با تقسیم اول چپ افتادہ است و از آنجا سمت جنوب بفاصلہ نوزدہ ۱۹ درعہ یک قدم پائے راست است و از آنجا بہماں طرف بفاصلہ دوازدہ و نیم درعہ قدم پائے چپ و از آنجا بفاصلہ ہفدہم ہفت درعہ قدم پائے راست و از آنجا بفاصلہ بیست درعہ قدم پائے چپ جملہ پنج قدم بترتیب صدر بر روئے زمین افتادہ است۔

۴۵

نہضت بار اول کہ از دارالسلطنت پٹن بطرف فرخی شد مفصلہ ذیل۔

بار اول بتاریخ بیست و ہفتم ماہ رافعی سال شا ۱۲۱۵ [۸۸-۱۷۸۷ء] از دوہا چہل یکم سال بود بروز چہار شنبہ در طالعہ اسد در ساعتے مشتری بعد بیست و شش گھڑی رو گذشتہ سواری خاص برائے نہضت فرخی زینت بخش دریا دولت یک شدند وبعد روز پیشتر روانہ شدند از راہ احمد نگر۔

۴۶

بار اول بتاریخ سیزدہم ماہ جعفری سال شارا ۱۲۱۶ محمد ﷺ [۲۹ شوال ۱۲۰۱ ہجری ۱۵ اگست ۱۷۸۸ء] از دوہا چہل و دویم سال بود بروز پنج شنبہ ہجدہا گھڑی روز برآمدہ در ساعت سعد داخل دولت سرائے سواری خاص اندرون دارالسلطنت پٹن کردہ۔

۴۷

نہضت بار دویم کہ بطرف فرخی از دار السلطنت پٹن کردہ مفصلہ ذیل۔

بار دویم بتاریخ سیوم ماہ رحمانی سال سارا ۱۲۱۶ محمد ﷺ [۱ جمادی الاول ۱۳۰۳ ہجری۔ ۲۸ جنوری ۱۷۸۹ء] از دوہا چہل و دویم سال بود کہ بروز سہ شنبہ بہ شب چہار شنبہ در ساعت مشتری بطالعہ سرطان بعد سہ گھڑی شب گذشتہ از دار السلطنت پٹن سواری خاص بطرف فرخی متوجہ شد از راہ احمد نگر۔

ء

۴۸

بار دویم بتاریخ بیست و ہفتم ماہ خسروی سال سراب ۱۲۱۷ محمد ﷺ [۳ صفر ۱۳۰۴ ہجری۔ ۲۴ اکتوبر ۱۷۸۹ء] بروز جمعہ بعد شش گھڑی روز بر آمدہ در ساعت قمر از سلام آباد سواری خاص را نہضت بطرف فرخی شد بعون اللہ تعالے بعد فتح دیوارام نائیر بدولت و اقبال سواری خاص بتاریخ نوزدہم ماہ تقی سال ستا ۱۲۱۸ محمد بروز چہار شنبہ داخل سواری سلام آباد شد۔

۴۹

یاحافظ

از حساب زر بتاریخ نہم ماہ ربانی سال در آز کہ از دوہا سی و نہم سال بود مطابق بہار گھڑی مانس شد و شمر و شواوشو کھر [۱۷۸۸ء] روز پنجشنبہ پنج گھڑی روز باقی ماندہ لذ دارالسلطنت پٹن جہت برائے تنبیہ و جنگ مراتہ شدہ بود بتاریخ بیست و دویم ماہ زار جعفری روز یکشنبہ سال شا از دوہا سال چہل و یکم بود مطابق پلو تک کھر روک شر اون بھول ستمی روز یکشنبہ ہفت گھڑی روز باقی ماندہ بفضل الہی سواری خاص بعد جنگ مراتہ با فتح و نصرت داخل دارالسلطنت شد۔

۵۰

بتاریخ ہشتم ماہ خسروی روز شنبہ سال بسد روز دسیس کفار بود از حساب زر مطابق پرابھوا کھر سال چہلم از دوہا بود [۱۷۸۹ء] بر مقام شاہ نور از فوج احمدی ہری پنڈت پیڑکہ ضرب و شکست خورد و بہ شب پنج شنبہ کہ روز دسیس کفار بود یک خواب کہ دیدہ بودم در ذیل ذکر کردہ خواہد شد۔

۵۱

بتاریخ دوازدہم ماہ ذاکری سال بسد سال چہلم از دوہا بود[۱۷۸۹ء] روز یکشنبہ برگ بوت بود فتح فوج حیدری شد و تمام لشکر مراتہ و نظام علی خان غارت شد۔

۵۲

بتاریخ بیست و چہارم ماہ رحمانی روز شنبہ سال بسد[۱۷۸۹ء] کہ از دوہا سال چہلم بود بہادر بندہ از یورش گرفتہ شد و از تیر در خس دست خاص سر قلعدار بہادر بندہ برید و مردم قلعہ تکبیر شدند۔

۵۳

در تعلقہ بنگلور در طرف باناوار نزدیک موضع ماورا درمیان مہر شتا کہ سلطان شاکر نام دارد۔

بتاریخ چہاردہم ماہ بہاری سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۲۰۶ ہجری، اگست ۱۷۹۱ء] مطابق ساوہارن سمجھر پنج شش گھڑی روز باقی ماندہ بفضل الٰہی بارش شد، ہمراہ بارش چند درخت و گلہا بر زمین فرود آمدہ است و شکل گل مثل گل پھول بسری است چنانچہ چند گل عامل بنگلور بحضور فرستادہ۔

۵۴

بتاریخ ہشتم ماہ خسروی سال بسد مطابق سال پرابھوا سمجھر سال چہلم از دوابابود کہ اول شبخون اسد الٰہی بر مقام شاہ نو بر لشکر ہری پنڈت پھڑکہ ناسردار مراتہ بود شد و واقعی تنبیہ گردید۔

۵۵

بتاریخ شب نوازدہم ماہ ذاکری سال بسد پرابھوابرگوت کود شب خون دویم از فوج اسد الہی بر لشکر ہری پنڈت پپڑکہ شد تمامے لشکر مراتہ غارت بعون اللہ تعالے کردہ شد۔

۵٦

در بیست و چہارم ماہ رحمانی سال بسد مطابق پرابھوا سمجھر از یورش فوج حیدری بہادر بندہ فتح شد۔

۵۷

بتاریخ ششم ماہ حیدری سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ بر مقام ایطر فپسر اور روز سہ شنبہ مطابق چہارم ماہ محرم ۱۲۰۵ھ ہجری [۱۴ ستمبر ۱۷۹۰ء] در جنگ نصارا بے دین برہان الدین شہید، پسر لالہ میاں شہید شد حق تعالے مغفرت سازد۔

۵۸

بتاریخ شب بیست و ہشتم ماہ حیدری سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۲۰۵ہجری، ۱۷۹۱ء] یک پاس شب باقی ماندہ میر سید محمد اول آصف فرخی را نایمانان از دغا شہید کردند۔

۵۹

بتاریخ پنجم ماہ ذاکری سال ستا ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱۲۰۵ ہجری، ۱۷۹۱ء] با حسین علی خان صدور فرخی و نصارے بے دین بر مقام ترول انکاری جنگ شد۔ قضارا حسین علی خان و احمد بیگ سپہدار مجروح و اسیر شدند و غلام محی الدین سپہدار شہید شد و مہتاب خان و دویم آصف وغیرہ بربالائے کتک تامبرچیری شدند۔

۶۰

رسم شکر خوری برخوردار عبدالخالق، نزدیک شہر کلپانور کہ سواری خاص رونق افزا بود آنزمان بتاریخ ہشتم ماہ احمدی سال سراب سنہ یکہزار ودو صد و ہفدہ محمد ﷺ [۱۴ شعبان ۱۲۰۴ ہجری۔ ۱۶ اپریل ۱۷۹۰ء] بروز جمعہ بعد بیست و ہشت گھڑی روز بر آمدہ در ساعت مشتری در طلوع سنبلہ رسم خیر شد در آں ساعت راس در جائے سیوم وبرج عقرب وزحل و مریخ در جائے ششم در برج دلو د شمس وزہرا و عطارد در جائے ہفتم در برج حوت وزنب در جائے نہم در برج ثور و قمر در جائے دہم در برج جوزد و مشتری در جائے یازدہم در برج سرطان بود بر

این نوع سیارگان بعد یکصد وبیست سال ہمچو در برج و منازل سعد می آیند چنین اتفاق نادر است۔

حق سبحانہ تعالےٰ عز شانہ مبارک وسر انجام کند۔

۶۱

برائے شکر خوری معین الدین پسر لالا میاں شہید دو انگشتری از وےیکے بابت لعل ودیگر بابت زمرد و مالا طلائی بہتر بادو سموسہ جواہر و خلعت مہتابی و سر انجام شیرین بابتر سمانہ یک صد و ہفتاد و یک طبق مسری وبادام وغیرہ از محل بنگلور فرستاد۔ بتاریخ شب ماہ نور رجب المرجب مطابق دویم ماہ احمدی سال شتا ۱۲۱۸ محمد ﷺ [۱ رجب ۱۲۰۵ھ، ۱ مارچ ۱۷۹۱ء] باد ختر سید پیر قلعدار بنگلور رسم شکر خوری بر خوردار مسطور بعمل آمد۔

۶۲

دراستلاح [اسطلاح] عرطی دنبہ کلاں رادم میگویند۔ کیش ریش مانی۔ دستخط وزیر روم۔
التلمیز بعنایات الملک الکرم
السید محمد وزیرالاعظم درنامہ ایں دستخط بود۔

عکس مخطوطہ

[illegible] ... [illegible]

معامله ... [illegible] ... (٢١) ... [illegible]

خلاصه ... [illegible] ... معلوم ... [illegible]

[illegible] ... مسلمان ... [illegible]

[illegible] ... مسلمان ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... مظفر ... [illegible]

[illegible] ... طعام ... معلوم ... [illegible]

[illegible]

2

یا کریم کارساز

معامله بتاریخ [illegible] ماه بهار [illegible] سنه ۱۲۱۵ محمد [illegible] روز [illegible] باقی مانده [illegible] دیدیم

به [illegible] ملک [illegible] فرموده اید و [illegible] با سرداران [illegible] با جمهور [illegible] فرموده اند [illegible]

و [illegible] سرداران محمد [illegible] و [illegible] سرداران [illegible] و [illegible]

روبروی ما [illegible] دیگر [illegible] هم روبرو [illegible] لذا ما [illegible] سرداران [illegible] می گوییم که شما [illegible]

کلام [illegible] الوقت ما با شما [illegible] سرداران [illegible]

[illegible] ما می گوییم که شما با [illegible] الدین خان با [illegible] سرداران [illegible]

[illegible] اند [illegible] تا به [illegible] رفته [illegible] با جمهور [illegible]

[illegible] مرا [illegible] که [illegible] السلام [illegible]

[illegible] و [illegible] و السلام [illegible] برقرار [illegible]

محمد [illegible]

[illegible]

وبعضی از منجم هستند بار از بار جدید وی یافتی شوند بعدم آن بعد بسیار شود بعد تعیین کنند

که از این بار جدید حیلهٔ یخ ریزند است ودر این اثنا جند زمان الجیهٔ شیعه بعضی

ایها که بار جدید کلامی کرفته تفالی سیاوی وبعلت انقلاب ابو سعید کویند بدارت و مثلو بردم

وبعضی میکنند که همه این بسیار پیدی شد جنانچه بار جدید بعد در دارت کرفته ام

حکیم بار جدید بنی رو بعضی که در خلاف بیداری شدم ببلند خوانند نکنم

بار جحیم

ماهی بعض [illegible] زمین فرو [illegible] بعض بار بعد خوانند [illegible] بنی [illegible]

[illegible] بلور [illegible] او [illegible] میکوید [illegible] کوه حضرت محمد [illegible]

[illegible] کوه [illegible] شد [illegible] محمد [illegible] بلور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تا تمیم عالم برود تشویش [illegible] [illegible] مسلم [illegible] سلام [illegible] ای شما یان [illegible]

اینها معروض میدارد [illegible] و اهل [illegible] پادشاه جلیل [illegible] علم

تسخیر [illegible] و [illegible] [illegible] سعد [illegible]

به آگاهی [illegible] [illegible] سعید [illegible]

اند احکام [illegible] پادشاه جلیل [illegible] دریافت [illegible]

سعد [illegible]

دیدم [illegible]

از [illegible] میان [illegible]

[illegible]

[illegible] پادشاه جلیل [illegible] بسیار [illegible]

[illegible] بسیار سعد [illegible]

بایکدیگر مبالغه خانچه بشنوید رسیم کار بر ... بای شاه حاجی [illegible] سعید ... گشته و
گرگان به سکندر پای شاه گر ... بعضی ... سعید سکندر با هم ... نوشته بعد از
... نوشته باشد مگر ... نوشته ... بسیار ... باشم
و ... بسیار محمود ... دیگر ... کفته ... شاه ... سکندر
دیگر ... سعید ... نوشته ... صبح صادق و ...
باد ... [illegible]
... در مقام ... بیگ ...
... سلطان ... سعید ... الطرف ...
و بعد ... جنگ ... ما ... میان ...
... قصد جنگ ... رسید ... بیگ ...
که ... میدیم ... بیگ ...
... بالا ... قصد ... بیگ ... سعید ...

[illegible] بعد [illegible] بسیار [illegible] بالای کوه [illegible]

[illegible] بنظر [illegible]

[illegible] بسیار [illegible]

[illegible] بسیار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عوض می‌کند که چهار جزو بود و بعد جزوی [illegible] رفت و در این حضرت پیدا است [illegible] و بعد

فرمود طعام [illegible] کم کرده [illegible] و [illegible] بعد

[illegible] که جزوی بود [illegible] و [illegible] جزو [illegible] رفت

[illegible] ماه [illegible] می‌شد [illegible] مقام

[illegible] معامله [illegible] که روز [illegible] حالت

[illegible] بسیار [illegible] وقت [illegible]

[illegible] گفتم [illegible] ما [illegible]

[illegible] قدیم [illegible]

[illegible] شما [illegible] و بیدار

گفتم [illegible] مستند و [illegible]

[illegible] در مجلس [illegible]

[illegible] معاودت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

بتاریخ [illegible] سنه ۱۲۲۲ [illegible] مطابق [illegible] دیوان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الرحیم

بتاریخ [illegible] سنه ۱۲۲۲ [illegible] مطابق [illegible] ماه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بتاریخ [illegible] ماه [illegible] [illegible] سعدی [illegible] محمد [illegible] فوت کرد

تاریخ [illegible] [illegible] روز [illegible] [illegible]

بتاریخ [illegible] ماه [illegible] ۱۲۳۲ [illegible] محمد [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ماه [illegible] روز [illegible] [illegible] افتاده

تاریخ [illegible] [illegible] [illegible] ماه [illegible] ۱۲۳۳ [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] ماه [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] بتاریخ [illegible] ۱۲۳[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

بتاریخ دوازدهم ماه جمادی الاول ۱۲۲۱ مولوی محمد صاحب روز دوشنبه
وقت صبح صعادت دیدم که در مسجد در راه که بربانی خبر محمد مولوی صاحب
دو روز خانه که ایشان رفتم در حیدرآباد دیدم خوانده اند ایشان بسیار و هم این قدر
ملک دولت و لازم و نیز در بیان دیدم این قدر هم تقدیر با رنج
این ملک و بعض بسیار خوبی کردم و این هر دو حکایت کلان بسیار در روز خاص
جمله در شمار رفت بر روز خود که نه کرده ام و در تجارت میکنم و خدای اشنا
نیز بعد رسیدم ۵
بتاریخ پنجم ماه جمادی الاول ۱۲۲۱ مولوی محمد صاحب روز چهارشنبه صبح این حال باسمه
شب دیدم که رسول الله وقت صبح جهان صعادت دیدم که در حضور مصطفی صلی الله علیه وسلم
حضور شد بعضی حضرت و از در او صلی الله علیه وسلم و فرمودند مذکور را در دو حکم و فرمودند خواهد
در دولت در کار شغل بعضی که حکم فرمودند نمودند که عدد رسید این حال

و از جهت وصول برخورداری ستم و بار از معانقه محو و بشارت ... و مسعود ... جهت

دریا عظیم ... بیابان ... مسرور ... تحت ... نوکر ... از ... و ... باد ... جهد

فرمایند ... از ... پر ... بر ... زیر ... دریا فرموده ... از ... بسیار

فوج ... و ... و ... بستند ... دریا فرموده ... الله

دعا بدولت ... مسلم ... دریا ... سر ... از ... بسلام

تو ... مستوجب ... بستند و در این تحریر صحیح شد و بعد السلام ۵

... الله ... تعالی

بتاریخ چهارم ... ماه بهار ... سنه ۱۲۲۲ ... محمد ... رشید ... در ... حکم

... بعد ... از ... اهل ... عمل ...

دعا بدولت ... بالتحریر ... از ... زود

در این عرض صحیح شد ... ۵

تمت تمام شد بتاریخ سوم ماه [illegible] مطابق [illegible] ماه شعبان المعظم روز جمعه [illegible]

در عهد السلطان [illegible] معامله و وقت صبح [illegible] [illegible]

[illegible] انکه [illegible] شکر [illegible] تحریر [illegible]

[illegible] نافعه [illegible] [illegible] نعمه [illegible] بعد [illegible]

[illegible] دولت [illegible] [illegible] [illegible]

الله تعالی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... الله ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... نمود

[illegible] سال [illegible] مطابق [illegible] ماه [illegible]

[illegible] در میان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مطابق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ماه رجب [illegible]

بتاریخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بتاریخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تاریخ غرهٔ ماه ذی حجه سنه ۱۲۲۲ [illegible] بروز جمعه در دارالسلطنت [illegible] چهار پهر از روز باقی مانده [illegible]
[illegible] در بیان [illegible] دریا [illegible] کفار [illegible] لشکر [illegible]
[illegible] کفار [illegible] مسلمان [illegible] الله تعالی [illegible] مشرف بالله
[illegible] کفار [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] الله [illegible] مسلمان
[illegible] الله تعالی [illegible]

۱۲۱۲ تاریخ [illegible] ماه [illegible] روز [illegible] الاول سنه
[illegible] الله [illegible]
[illegible]
[illegible]

میرزا [illegible] ملک منصور شاه و ملک [illegible] و ملک عبدالعزیز خان و ملک [illegible] و ملک [illegible] دیده ام
و با نسخه [illegible]

صحیح نموده

[illegible]

ماه رجب ... ١٢٢٣ ...

بتاریخ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... ١٢٢١ ...

بتاریخ ... [illegible] ... ماه جمادی ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چون جوان خوش رو با جوان ... خوش سیما آمد و در دولت ... گفتار پخته [illegible]

معنی ... و در دولت ... الله ... ملکوم ... [illegible]

... گفتار ... دیدم بسیار ... در دولت ... باید [illegible]

... محمد ... شعبان ۱۲۲۱ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سید محمد عالم مشایخ باشند که از کار حضور بحر هدایت بود در بوحنیفه معظم که

در ماه رجب المرجب روز پنجشنبه وقت شب ره دیده امام جهان امیر قریش برخ نشسته دوم

فقیر هم حاضر بود دفعتاً آمدن حضرت شاه مرتضی علی کرم الله وجهه شد بازوی کلی

شاه گرفته بیرون آورده برد سبب آنکه اولاد کرامت همه کسے دیگر چو او از رسید همشیره

جبر دوش پناه کرده بزرگ کلال زلال شد بیشتر رفتند دیدن که ... نعمالها

نعاره گرفته ... بود ... دفعتاً از پس شد آواز داد خوش با آواز بلند شد همه

گرفته [illegible] رفتند ... که بود سبب ناصر بار گشت

شد خاندان العرف ولد السلطنة در مقام دیگر وقوع آمده در آن مقام حضرت سید المرسلین

صف اندر شسته سلسله بشش [illegible]

[illegible] بدین اثنا حضرت مرتضی علی

کرم الله

کرم الله وجهه عرض کردند که شاه سلطان مهدی است حضرت فرمودند لا هم
قایم و قائم و دائم و حضرت علی فرمودند که هر علم لدنی را صاحب
کشف می دانستند قدم اویس بوده بیرون شده چه دیدند که هفت خواجگان
خرقه اویس بردند یکی خاک سر رسیدند از صاحبان کیستند کشف ملک را
خواجه یوسف همدانی و خواجه بایزید بسطامی و خواجه ابوالحسن خرقانی و خواجه بهاء الدین
نقشبند و خواجه ابوالمنصور با ترمذی آن شش هفت آمده قدم اویس کو و دلاک شده

Memorandum of the
Soldiers who were killed
or taken Prisoners in the
Night Assault of the
Seringapatam Lines.

بتاریخ [illegible] ماه رجب [illegible] مولوی محمد [illegible] بخارا [illegible]
ملک [illegible] ابراهیم [illegible] شهید [illegible] بخارا [illegible]

محمد [illegible] جعفر

زین [illegible] شهید | سعادت بیگ شهید | محمد ابراهیم شهید محمد | تربیت خان [illegible]

محمد سعید پسر حاجی صاحب | محمد معصوم [illegible] بیگ | میر ابراهیم [illegible] پسر میرزا شهید | محمد [illegible] ملا ابراهیم صاحب

محمد [illegible] پسر ابراهیم صاحب | محمد سعید [illegible] ملا [illegible] | محمد [illegible] پسر | [illegible]

پسر [illegible]

ل

بتاریخ بیست و هشتم ماه جمادی سال شصت و سه یکهزار و دو صد و یک محمد حضرت
محمد مهدی مصنف بن حمد عیسی عبدالقادر عامل گندل بهمراه مرحوم
بحضور پر نور رسید

سنه ۱۲۶۳ دلقعده

در علاقه گندل در قریه منجیل زمینی در وقت ظاهر بسوار باید علاوه صدور
بیابان بود زمین هموار مزروع ساخته بود در میان آن گشت زار دیست اکثر
در اینده از نقش قدم آن شبیه و سلام از وقوع آنهمه اهل قریه
متعجب گردیده مجتمع گشته نقش قدم را الا بیان کنی کرده تعهد دار آن
حسب عرض مطول رواله حضور گشته تصدیق عرض مطول ایشان ادا باشد
تا هر چند برانگشت با در مطول تا نقله گردد در انگشته و در عرض کار اگر نشان
بنجه قدم هیچ گرد بانقسم اول حسب اتفاقیه گشته ملادانی کا بسمت جنوب لقا حلیه
تولد

۱۹) توقف در دفعه یکم قدم پای راست و از آنجا بهمان طرف بفاصله
ده انچه و سیم در دفعه قدم پای چپ و از آنجا بفاصله بعد در دفعه قدم
پای راست و از آنجا بفاصله بیست در دفعه قدم پای چپ حالا پنج قدم
بترتیب صدور پیروی رمی ادا کرده شد

بر صفت بار اول که از فرزند السلطان متولد بطالع مسعود بعمل مفصله ذیل

بار اول طالع [illegible] ماه [illegible] سال
[illegible] روز
چهارشنبه [illegible] در ساعت [illegible]
سعد [illegible] السلطان [illegible]
[illegible]
شدند [illegible]
[illegible]

بار اول طالع [illegible] ماه [illegible] سال ۶۱۳ محمد
[illegible] روز [illegible]
در ساعت سعد [illegible] السلطان [illegible]
شاهد السلطان [illegible]

بصفت [illegible] السلطان [illegible] مفصله ذیل

بار دوم طالع [illegible] ماه [illegible] سال ۶۱۳ محمد [illegible]
[illegible] روز [illegible] چهارشنبه در ساعت
[illegible] السلطان
[illegible]

بار [illegible] طالع [illegible] ماه [illegible] سال ۶۱۳ محمد [illegible]
بروز [illegible] در ساعت [illegible]
[illegible] الله تعالی [illegible]
[illegible] ۶۱۳ [illegible]
[illegible] روز چهارشنبه [illegible]

یا حافظ

فرزند [illegible] بتاریخ بیستم ماه رمضان [illegible] مطابق [illegible] روز [illegible]

[illegible] السلطان [illegible] بتاریخ [illegible] ماه [illegible] روز

یکشنبه [illegible] مطابق [illegible]

جمعه [illegible] روز [illegible] بتاریخ [illegible] السلطان [illegible]

بتاریخ [illegible] ماه [illegible] روز شنبه [illegible] مطابق [illegible] بمقام

[illegible] بتاریخ [illegible] ماه [illegible]

[illegible] بتاریخ [illegible] ماه [illegible] روز

شنبه [illegible]

[illegible]

حوادث تعلق به تنگ کوه و در طرف باباولی نوشته شد منضمه احوالات و میان امیر جان سلطان ساکن ناظر

بتاریخ بیست و سوم ماه بهار سنه ۸۱۲ محمد مطابق سنه و ماه سم... روز با قاتل

عمله ها و رسم ... ها با رئیس خود و دست و کیلی بر پایین فرمودند و سنگ قلعه شد ...

محصل سر راست جناب خود کار عامل تکلیف حضور فرستاده

بتاریخ پنجم ماه خرد سنه شد مطابق ... با هجری ... بعمل آمد تحویل ...

بر مقام شاه نور سنگ ... بندرست ... ملاحظه ... بود و واقعه شکسته

بتاریخ ... سیم ماه ... سنه شد ... بود ... تحویل ... بوقوع ...

بر سنگ ... بندرست ... ملاحظه ... بعون الهی ... شده

در ماه ... سنه شد مطابق ... هجری ... صد ... مبلغ ... نقد

بتاریخ نهم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۱۱ محمد ... بمقام اشرف ... از ... حاجی ... محرم الحرام ...

در ... سید ... مرحوم ... سید ... شهید ... تحویل ... بود

بتاریخ بیست و هشتم ماه ... سنه ۱۲۱۸ ... میر سید محمد ...

تا ... شهید گردید

بتاریخ ... ماه ذوالحجه سنه ۱۲۱۸ محمد ... حسینی ... برمقام

... و انتقال ... حسینی علی ... الله ... شهادت

... محمد ... رحیم ...

... شهید گردید

ز رسم شکر خود در سر بود از الطاف حضرت الخالق تموبک شاه قلی نور چشم سلطان بخاری رونق افزا بود

از مکان بتاریخ بیستم ماه شعبان سنه [illegible] بلند اختر سعادتمند محمد [illegible] بعد [illegible] بیست و [illegible]

روز سه‌شنبه [illegible] در ساعت مشتری در طلوع سنبله [illegible] شده و زحل [illegible] در جای سیوم در برج

عقرب [illegible] و مریخ در جای ششم در برج [illegible] و [illegible] در جای [illegible] در برج حوت و زهره

در جای هفتم در برج [illegible] و قمر در جای [illegible] در برج جوزا [illegible] و مشتری در جای [illegible] در برج سرطان بود

برای [illegible] بسیار [illegible] بعد [illegible] در منازل [illegible] اتفاق [illegible] افتاده

[illegible] شاه [illegible] مبارک [illegible] کناده

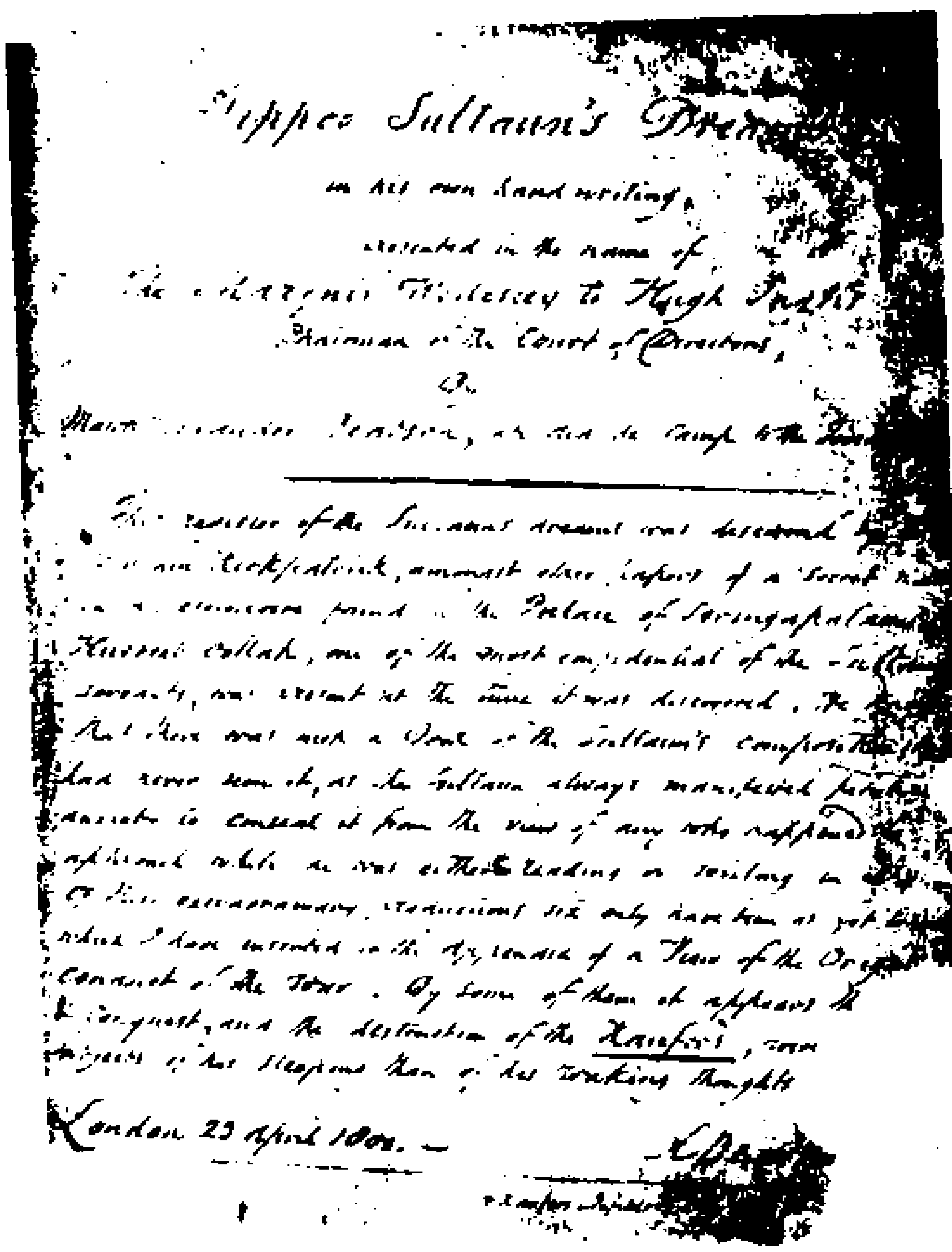
[illegible] معلق [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] محمد [illegible] ماه [illegible]

مطابق [illegible] ماه [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] وزیر [illegible]

السید محمد وزیر الاعظم [illegible]


Tippoo Sultaun's Dream[s]

in his own hand writing,

translated in the name of

The [illegible] Marquis Wellesley to High [illegible]

Chairman of the Court of Directors,

by

Major [illegible] Beatson, [illegible] Aid de Camp to the [illegible]

The register of the Sultaun's dreams was discovered [illegible] [illegible] Kirkpatrick, amongst other papers of a secret [illegible] [illegible] found in the Palace of Seringapatam [illegible] Hubbeeb Oollah, one of the most confidential of the Sultaun's servants, was present at the time it was discovered. [illegible] that there was such a Book in the Sultaun's composition [illegible] had never seen it, as the Sultaun always manifested [illegible] anxiety to conceal it from the view of any who happened [illegible] approach while he was either reading or writing in [illegible] Of these extraordinary relations six only have been as yet [illegible] which I have inserted in the Appendix of a View of the Origin [illegible] Conduct of the War. By some of them it appears [illegible] [illegible] conquest, and the destruction of the Kaufirs, were [illegible] objects of his sleeping than of his waking thoughts

London 23 April 1800. —

[illegible]

[illegible]

اشاریہ

اشارہ اندراج نمبر کی طرف ہے

◆ حملات حیدری	مولوی عبدالرحیم ترجمہ شیخ احمد علی
◆ شاہ جہاں نامہ	محمد صالح کمبوہ / ممتاز لیاقت
◆ تاریخ بیت المقدس	ممتاز لیاقت
◆ تزک بابری	ترجمہ رشید اختر ندوی
◆ تزک جہانگیری	مولوی سید احمد رامپوری
◆ تزک تیموری	ابوہاشم ندوی
◆ ہمایوں نامہ	ترجمہ رشید اختر ندوی
◆ اورنگ زیب	رشید اختر ندوی
◆ مسلمان اندلس میں	رشید اختر ندوی
◆ جغرافیہ خلافت مشرقی	جی ئی اسٹرنج / محمد جمیل الرحمٰن
◆ حیات لودھی	محمد عبدالحکیم خاں لودھی
◆ خلافت اندلس	نواب ذوالقدر جنگ بہادر
◆ اندلیس کا تاریخی جغرافیہ	محمد عناعت اللہ
◆ تاریخ ہندوستان (جلد اول - تا - دہم)	خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی مرحوم

RS: 175.00

www.sang-e-meel.com
ISBN: 969-35-1023-2
9789693510232